مطالب القرآن

از

ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

سابق صدر شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی

حیدرآباد

مطالب القرآن

از

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

سنہ ۱۴۰۲ھ
۱۹۸۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝

(اور ہم نے آسان کیا قرآن، سمجھنے کیلئے، پھر ہے کوئی سوچنے والا؟)

سنہ ۱۳۹۹ھ میں ریڈیو پاکستان (حیدر آباد) کی فرمائش پر مطالب القرآن کے نام سے قرآنِ پاک کے مضامین کو اختصار کے ساتھ مرتب کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ یہ مضامین تین ۳ ماہ تک نشر ہوتے رہے۔ پھر دو سال تک رمضان المبارک میں بھی نشر ہوئے۔ لوگوں نے انھیں قرآن پاک کے تعلق کی وجہ سے پسند کیا۔ کاش وہ بارگاہِ الٰہی میں بھی پسند آجائیں اور مجھ سیاہ کار کی بخشش کا ذریعہ بن جائیں۔

قرآن پاک بے شک آسان لیکن فصیح و بلیغ زبان میں ہے۔ راقم الحروف نے اس کے مطالب پیش کرنے میں معلوم نہیں کتنی غلطیاں کی ہوں گی۔ بس دعا ہے کہ خدایا —

ع بر من منگر، بر کرمِ خویش نگر

میرے بعض قریبی عزیزوں نے (جو اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے) اس کتاب کی طباعت میں اعانت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اجرِ عظیم اور بیش از بیش فلاحِ دارین عطا فرمائے۔ آمین۔

احقر۔ غلام مصطفےٰ خان

ع بے تو بودن نتواں، با تو نبودن نتواں (اقبالؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) سورۃ الفاتحہ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے قرآن پاک کی سب سے پہلی سورت ہے گویا اسی سے قرآن پاک کھلتا ہے اور اسی سے اس کی ابتداء ہوتی ہے۔ اس سورت میں سات آیتیں ہیں۔ ستائیس کلمے ہیں اور ایک سو چالیس حروف ہیں۔ یہ سورۃ مکیہ ہے، گو کہ مدینے میں بھی نازل ہوئی ہے۔ اس سورت کے بیس نام آتے ہیں۔ (۱) فاتحہ۔ (۲) فاتحۃ القرآن (۳) فاتحۃ الکتاب (۴) سبع مثانی (۵) اُمّ القرآن (۶) اُمّ الکتاب (۷) سورۃ الحمد (۸) سورۃ الصلوٰۃ (۹) سورۃ الدعاء (۱۰) سورۃ التفویض (۱۱) سورۃ المناجاۃ (۱۲) سورۃ السوال (۱۳) نور (۱۴) رُقیّہ (۱۵) شفا (۱۶) شافیہ (۱۷) کافیہ (۱۸) وافیہ (۱۹) سورۃ الکنز (۲۰) تعلیم المسئلہ۔ یہ بیس نام مختلف روایات میں مذکور ہیں۔ اسی لیے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سورۃ تمام قرآن کا خلاصہ ہے اور اس کے بغیر کوئی رکعت مکمل اور مقبول نہیں۔ اس سورۃ سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا اور پڑھنا ضروری ہے بلکہ سوائے سورۃ التوبہ کے، ہر سورۃ سے پہلے اسے پڑھنا چاہیے اور ہر مباح کام کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کرنا مستحب اور موجبِ خیر و برکت ہے۔ اس بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو خصوصیت کے ساتھ کسی ایک سورۃ کا جُزو نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ وہ قرآنِ پاک کی ایک ایسی آیت ہے جو ہر سورۃ کا جُزو بن جاتی ہے اور اس کی تلاوت، قرآن کی درمیانی آیات کے شروع میں بھی افضل ہے۔ اس چھوٹی سی آیت میں اللہ کا اسم ذات آتا ہے۔ پھر رحمٰن ایک صفت آتی ہے جس کے معنی ہیں ایسا مہربان جو ہر شخص پر مہربانی کرتا ہے، خواہ کوئی شخص اس کو مانے یا مانے لیکن

پھر رحیم ایسی صفت آتی ہے جو رحمت والے کی ہے اور اس کے معنی علماء نے یوں لکھے ہیں کہ وہ جو نہ مانگنے والوں سے ناخوش ہوتا ہو۔ گویا رحیم کی صفت اُس کے ماننے والوں کے لیے ہے جو اُس کے ہو کر دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہوں اور اُس سے نہ مانگتے ہوں۔ اللہ پاک ایسے ہی لوگوں سے ناخوش ہوتا ہے۔

سورۃ الفاتحہ کی ابتدا حمد وثنا سے ہوتی ہے۔ اس لیے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ہی اللہ پاک کی حمد وثنا کرنا افضل ہے۔ حمد وثنا کا مستحق صرف اللہ پاک ہے اور صرف اللہ پاک کی ذات کو حمد زیبا ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ سورۃ مبارکہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں حمد وثنا ہے۔ اُس کی ربوبیت، رحمت اور مالکیت کا ذکر ہے۔ خیر کی توفیق بھی اُسی سے حاصل ہو سکتی ہے، ہدایت بھی وہی کرتا ہے اور وہی کر سکتا ہے۔ بندوں کو صرف اس کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے وہی عبادت کے لائق ہے۔ اُسی سے استعانت کرنا چاہیے۔ اور اُسی کی مدد کی طلب چاہیے۔ رشد و ہدایت دینے والا بھی وہی ہے۔ دعا کرنے کے آداب بھی اس سورۃ میں واضح ہیں کہ صالحین کے حال سے موافقت اور گمراہوں سے اجتناب ہی خاص دعا ہونی چاہیے۔ دنیوی زندگی کا خاتمہ اور جزا و سزا کا دن بھی اسی لیے یاد دلایا گیا ہے کہ ہم صرف اُس سے ڈریں جو اس دنیا اور دوسری دنیا کا مالک ہے اور جو ہر طرح اپنے بندوں پر فضل کرنے والا ہے۔

اس سورۃ مبارکہ میں انسان کو صرف اپنے رب کے آگے جھکنا سکھلایا گیا ہے کہ اس کے آگے جھکنے سے انسان کے آگے ہر مخلوق جھکتی ہے۔ اتنے بڑے انعام کے شکریہ میں بندوں کو اس کی حمد وثنا کرنی چاہیے جو صرف اُسی کو زیبا ہے۔ رب العالمین کے الفاظ سے واضح ہے کہ اللہ

پاک تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ جہان یا جہانوں والے اُس کو مانیں یا نہ مانیں لیکن وہ سب کو پالتا ہے۔ اُس نے پیدا کیا ہے تو وہ اپنا ذمّہ سمجھتا ہے کہ سب کی پرورش کرے اور اُس کے رزق کا کفیل بنے۔ ربّ العٰلمین کے الفاظ سے یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ قدیم ہے اور تمام کائنات حادث بھی ہے اور اُس کی محتاج بھی ہے۔ اللہ کا قدیم ہونا اس بات کی دلالت بھی کرتا ہے کہ وہ ازلی بھی ہے اور ابدی بھی۔ وہ حیّ بھی ہے اور قیّوم بھی۔ وہ قادر بھی ہے اور علیم بھی۔ اُس میں یہ صفات موجود ہیں اسی لیے وہ ربّ ہے اور ربوبیت کی شان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اُس میں یہ تمام صفات ہونی چاہییں۔ ربّ العٰلمین کے الفاظ سے اس کی وہ صفت بھی ظاہر ہے جو ماں باپ سے بھی زیادہ محبت اور شفقت کی علامت ہے۔ ماں باپ کی شفقت اُس اولاد پر زیادہ ہوتی ہے جو خدمت گزار اور سعادت مند ہو۔ لیکن اللہ پاک کی شفقت بے پایاں اور تمام حدود سے بلند ہے۔ کافر، مُلحد، نافرمان، سرکش، باغی کوئی ہو اور کیسا ہی ہو، اللہ پاک اُس کا بھی رب ہے اور اپنے فرماں بردار بندے کا رب بھی وہی ہے۔ وہ ایسا داتا ہے جو دیتا ہے، لیتا نہیں، جو کھلاتا ہے لیکن کھلانے والے سے اجر نہیں چاہتا۔ بلکہ اُس کی مخلوق کو کھلانے والوں کو زیادہ کھلاتا ہے اور دونوں جہانوں میں اجر دیتا ہے۔ پھر مالکِ یوم الدین سے یہ بھی ظاہر ہے کہ جس طرح اللہ پاک اس دنیا کا رب ہے اُسی طرح دوسری دنیا میں بھی اُسی کا حکم اور اُسی کی قدرت جاری وساری ہوگی۔ دنیا کی زندگی ناپائیدار ہے، دوسری دنیا کے لیے اس ناپائیدار دنیا میں محض اپنے اور مخلوق کے فائدے کے لیے اتنا کچھ کرنا چاہیے کہ یوم الدین کے مالک کے سامنے حساب وکتاب پیش کیا جاسکے۔ لفظ مالک سے یہ بات بھی واضح

ہوتی ہے کہ پوری مخلوق مملوک ہے اور مملوک کبھی عبادت کیے جانے کے لائق نہیں۔ عبادت کے لائق صرف وہ ذات ہے جو کائنات کا مالک ہے اور مالک کو پورا اختیار ہے کہ وہ دین اور دنیا میں جیسا چاہے کرے اور جس کو جس طرح چاہے نوازے۔ یوم الدین کا خصوصیت سے ذکر اس لیے ہے کہ مخلوق اور مملوک اُس دن سے ڈرے اور وہ دن بڑی عظمت والا ہوگا جب کہ اللہ کے اذن کے بغیر کسی کو بولنے کی بھی جرأت نہ ہوگی۔ پھر ایاک نعبد کے کلمے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف اللہ ہی عباد کے لائق ہے اور صرف اُسی کو ہر عبادت زیبا ہے۔ اللہ کی عبادت کرنا اور اس کے آگے سر جھکانا گویا غیر اللہ سے انکار اور تمام طاغوتی طاقتوں سے بغاوت کا مترادف ہے اور یہی چیز کلمۂ طیبہ کی اساس ہے جو ہر غیر اللہ طاقت سے انکار اور صرف اللہ کا اقرار سکھلاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی عبادت کا اقرار ہر بُرائی کا انکار بھی ہے کیوں کہ عبادت کا تقاضا ہے کہ صرف اللہ کے احکام کی پیروی کی جائے اور یہ پیروی ہر بُرائی کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ گویا ایاک نعبد کے کلموں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اعتقاد مقدم ہے اور عمل مؤخر ہے یعنی سب سے پہلے اُس ذات واحد کا اعتقاد چاہیے اس کے بعد اس کے احکام کی پیروی ہوگی۔ بعض مفسرین نے ایاک نعبد سے ایک اور نکتہ تلاش کیا ہے کہ یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اس لیے اس امر کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ عبادت جماعت کی بھی مطلوب ہے تاکہ پوری انسانی جماعت اُس کے آگے سر جھکائے! اسی کے ساتھ ایاک نستعین ہے جس میں یہ تعلیم ہے کہ استعانت یعنی امداد طلبی، خواہ بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ، ہر طرح اللہ کے لیے خاص ہے۔ حقیقی مُستعان اور امداد پہنچانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ باقی جتنے آلات ہیں یا اس کے خدام اور احباب وغیرہ ہیں وہ سب کے سب محض اللہ کے عون اور مدد کے مظہر ہیں۔ بندے کو چاہیے کہ صرف

اللہ پر نظر رکھے اور ہر جگہ صرف اُس کے دستِ قدرت کو کارفرما سمجھے۔
سورۃ الفاتحہ میں ان مضامین کے بعد دعاء کا طریقہ بھی بتلایا گیا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ یعنی اے اللہ ہم سب کو صراطِ مستقیم اور سیدھے راستے اور طریقے پر چلا دے۔ حمد و ثنا اور ربوبیت، خالقیت اور مالکیت کے اقرار کے بعد عبادت اور استعانت کے کلمات آئے ہیں جن سے اللہ پاک کی ذاتِ حقیقت کی عظمت کا اقرار ہے۔ پھر اُس سے دعا بھی کیجاتی ہے کہ اے اللہ مجھ کو اور پوری انسانی جماعت کو وہ راہ دکھلا جو تیری رضا کے مطابق ہو۔ ظاہر ہے کہ اللہ کی رضا پر کامل اور مکمل طریقے پر قائم ہونے والی ذاتِ گرامی ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہوسکتی ہے جو خود بھی صراطِ مستقیم پر قائم ہوئے اور بنی نوع انسان کو بھی قائم ہونے کی تعلیم فرمائی۔ صراط المستقیم کی مزید وضاحت خود اسی سورۃ مبارکہ میں موجود ہے کہ وہ صراط صرف وہی راستہ ہے جو انعام کیے جانے والوں کا ہے۔ انعام الٰہی ظاہر ہے کہ اُن لوگوں ہی کا حصّہ ہوسکتا ہے جو احکام الٰہی کے پیرو ہیں اور جو اللہ پاک کی رضا کو ہر کام میں مقدّم سمجھتے ہیں۔ احکامِ الٰہی کی پیروی کا سب سے بہتر اور افضل نمونہ بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی میں ملتا ہے چنانچہ حضورؐ کی پیروی ہی اللہ کی رضا اور اللہ کی محبّت اور شفقت کے حصول کا واحد ذریعہ ہے۔ صراطِ مستقیم کی مزید وضاحت بھی اسی کی آیتِ آخری میں ملتی ہے کہ یہ راستہ اُن لوگوں کا نہیں جن پر اللہ کا غضب ہوا اور جو بھٹکے ہوئے ہیں۔ بعض مفسّرین کے نزدیک مغضوبین سے مراد یہود ہیں اور ضالّین سے مراد نصاریٰ ہیں اور ان مفسّرین نے ترمذی سے روایت کیا ہے۔ بہرحال اس آیتِ مبارکہ میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ دشمنانِ خدا سے اجتناب اور قطعی پرہیز لازم ہے بلکہ ان کے طور طریقے اور ان کے رسم و رواج بھی اختیار نہ کیے جائیں تاکہ اُن سے شباہت

بھی نہ بہ سکے ۔ لفظ مغضوب ہی اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ پاک کا غضب
ان لوگوں پر نازل ہوا ہے جو نافرمان ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کھلے اور واضح
احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں ۔ یہ لوگ وہ ہیں جن کے پاس متعدد انبیاء
علیہم السلام تشریف لائے اور بار بار اُن کو سمجھایا گیا لیکن انھوں نے نہ صرف نافرمانی
کی بلکہ بہت سے انبیاء علیہم السلام کو قتل بھی کر دیا ۔ انھوں نے یہ نہ سوچا کہ وہ
انبیاءؑ جو کچھ تعلیم فرما رہے تھے ان میں کس کا فائدہ تھا اور کس کی بھلائی
مقصود تھی ۔ البتہ ضآلین میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کے پاس پیغام
الٰہی نہیں پہنچا ۔ اور وہ لوگ بھی مُراد ہیں ۔ جنھوں نے پوری تحقیق نہیں کی اور
اللہ کے احکام پر عمل سے بے بہرہ ہے ۔

سورۃ فاتحہ کے اختتام پر آمین پڑھنا بھی سنّت ہے جس کے معنی ہیں
"ایسا ہی کر ۔ یا قبول فرما" یہ لفظ قرآن میں شامل نہیں لیکن اس کا ادا
کرنا پسندیدہ ہے کیونکہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ہے ۔ مختصر یہ
کہ سورۃ فاتحہ حمد و ثنا بھی ہے ، دُعا بھی ہے اور خیر و شر کی تاریخ سے
آگاہی کے لیے ایک اجمالی جائزہ بھی ہے جو انسان کی فلاح دارین کے لیے
ایک کامل اور مکمل ذریعہ ہے ۔

———(۔۔۔)———

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

(۲) سورۃ البقرہ

سورۃ البقرہ مدنیہ ہے۔ اس میں ۲۸۶ آیتیں، ۴۰ رکوع اور ۶۱۲۱ کلمے ہیں جن کے ۲۵۵۰۰ حروف ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ قرآن ہر شک شبہہ سے پاک ہے۔ اس سے وہی لوگ ہدایت پا سکتے ہیں جو متقین ہیں یعنی وہ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز اور زکوٰۃ قائم کرتے ہیں۔ قرآن اور اس سے پہلے کے صحیفوں پر ایمان رکھتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں، کافر وہ ہیں جو ایمان نہیں لاتے اور سرے سے احکام خداوندی کے منکر ہیں۔ لیکن منافق وہ ہیں جو بظاہر مسلمانوں سے ملتے ہیں اور در پردہ کافروں سے ساز باز رکھتے ہیں، اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ صرف اللہ کو پہچانے اور اس کی اطاعت کرے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور اس کے لیے کیا کیا نعمتیں بہم پہنچائیں۔ اور یہ قرآن بھی عنایت فرمایا جس کی ایک سورت جیسی عبارت کوئی انسان نہیں بنا سکتا۔ انسان اپنی تخلیق پر غور کرے تو وہ بے شک اللہ پر ایمان لا سکتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ بھی انسان کی بصیرت کے لیے بیان کیا جاتا ہے کہ انھیں خلافتِ الٰہیہ کے لیے پیدا کیا گیا اور علم کے زیور سے آراستہ کیا گیا اور اس طرح وہ مسجودِ ملائک بن گئے۔ لیکن ابلیس نے سرِ تسلیم خم کرنے سے انکار کیا اور وہ انسان کا دشمن بن گیا۔ اُس نے حضرت آدمؑ اور حضرت حوا کو بہکایا لیکن ان دونوں نے توبہ کی تو اللہ پاک نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ چنانچہ انسان کے منصب خلافت کو نہ صرف بحال کیا گیا بلکہ اس کو اُسی دشمن سے پھر آگاہ کیا گیا کہ وہ اس کی پیروی کے بجائے اللہ پاک کی طرف رجوع کرے اور استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں کامیاب فرمائے گا۔ پھر بنی اسرائیل (یہود) سے خطاب ہے کہ یہ قرآن

وہی دعوت دیتا ہے جو توراۃ میں تھی۔ اس چیز کو جانتے اور سمجھتے ہوئے اس کا انکار مت کرو اور "اوّلِ کافر" مت بنو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو کہ صبر اور نماز دونوں سے اصلاحِ نفس کی جاسکتی ہے۔ بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کے انعامات کو ٹھکرایا تھا جس کی پاداش میں وہ ذلیل و خوار ہوئے۔ مسلمان اس قوم کی ذلت و رسوائی سے سبق حاصل کریں اور نصرانیت کی گمراہیوں سے بھی آگاہ رہیں۔ بنی اسرائیل کو توراۃ عطا کی گئی اور فرعونِ مصر کے مظالم سے نجات دی گئی لیکن ان لوگوں نے شکر کرنے کے بجائے شرک اختیار کیا اور گئوسالہ کی پرستش شروع کردی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ شروع کردیا کہ اللہ کو ہماری ظاہری آنکھوں سے دکھلاؤ۔ اس امر پر اللہ نے انھیں سزا دی۔ بنی اسرائیل پر ایک اور انعام جو ہوا تھا اُس کا ذکر بھی ہے کہ اللہ نے صحرائے سینا کی بے آب و گیاہ اور دھوپ سے تپتی زمین پر بادلوں کا سایہ بھی کردیا تھا اور مَن و سلویٰ بھی غذا کے لیے نازل کیا تھا لیکن ان لوگوں نے اس انعام کی بھی ناشکری کی اور فتح و نصرت کے موقع پر بھی عبودیت اور نیاز کے بجائے غرور اور غفلت کو اختیار کیا۔ بنی اسرائیل کے لیے بارہ چشمے بھی موسیٰ علیہ السلام کے عصا کے مارنے سے جاری ہوئے تھے۔ لیکن ان لوگوں نے اس کی قدر بھی نہیں کی اور وہ نہ صرف کام و دہن کی لذتوں میں مبتلا ہوئے بلکہ انبیاء علیہم السلام کو قتل بھی کیا جس کی پاداش میں وہ لوگ ذلت و مسکنت میں مبتلا ہوئے۔ یہود و نصاریٰ کی گروہ بندیاں دنیا و آخرت کے لیے مفید نہیں ہوسکتیں بلکہ صرف اللہ پر ایمان، یوم آخر کا یقین اور عمل صالح ہی مفید ہیں۔ بنی اسرائیل نے کوہِ طور کے دامن میں یہ عہد کیا تھا کہ وہ توراۃ پر قائم رہیں گے اور احکامِ الٰہی بجا لائیں گے لیکن وہ اپنے عہد سے پھر گئے اور قتلِ نفس میں بے باک ہوگئے جو شریعتِ الٰہی کے نزدیک سب سے بڑا جرم ہے۔ اسی سلسلے میں ایک واقعہ ہے کہ جب

بنی اسرائیل نے ایک قتل ناحق کیا اور قاتل کی شناخت نہیں ہو رہی تھی تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ایک گائے ذبح کرو اور مقتول کی لاش کو اس کے ایک حصے سے ضرب لگاؤ۔ اس چیز کو وہ ٹالنا چاہتے تھے اور بڑی مشکل سے آمادہ ہوئے تھے۔ پھر مسلمانوں سے خطاب ہے کہ ایسے گمراہ بنی اسرائیل سے توقع نہ رکھو کہ وہ تمہاری دعوت پر ایمان لائیں گے۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے تورات میں تحریف کی ہے۔ ان میں کچھ منافق بھی ہیں، کچھ ایسے بھی ہیں جو بے بنیاد آرزؤں کو لیے بیٹھے ہیں اور اُن کے پیشواؤں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی خود ساختہ باتیں اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں، اور وہ سب یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم کچھ بھی کریں لیکن ہم یہودی ہیں اس لیے جہنم کی آگ ہم پر حرام ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ جنت اور دوزخ اس طرح تقسیم نہیں ہوتی۔ یہ محض خوش فہمی ہے۔ ایمان اور عمل صالح ہی یہودیوں اور مسلمانوں سبھی کے لیے ضروری ہیں۔ بنی اسرائیل کے اُس عہد کا پھر ذکر ہے جس میں انھوں نے اللہ کی اطاعت اور عبادت کا وعدہ کیا تھا، والدین، اقربا، یتیمیٰ اور مساکین سے حسنِ سلوک کا وعدہ کیا تھا، شیریں کلامی اور راست گوئی، نماز اور زکوٰۃ کا قیام، ناحق قتل سے احتراز، ایک دوسرے کو گھر سے بے گھر نہ کرنا بھی اسی عہد میں اہم شقیں تھیں لیکن وہ ان سب باتوں سے منحرف ہو گئے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کئی پیغمبر تشریف لائے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لائے اور سبھی تورات کی تعلیم دیتے رہے۔ لیکن بنی اسرائیل نے کبر و نخوت سے کام لیکر ان میں سے کسی کی تکذیب کی اور کسی کو قتل کیا۔ اب قرآن نازل ہوا تو اس کا بھی وہ لوگ انکار کر رہے ہیں حالانکہ یہ قرآن بھی وہی تعلیم دیتا ہے جو تورات کی ہے اور تورات کی تصدیق بھی کرتا ہے اور یہ لوگ تو قرآن سے پہلے تورات کی اس پیشین گوئی کی بنا پر دعا بھی کرتے

تھے کہ اے اللہ اُس نبی کو مبعوث فرما دے جس کی وجہ سے وہ لوگ کفار پر فتح یاب ہو سکیں۔ بنی اسرائیل کی یہ روش (انکار کی) اب لعنت کی سزا وار ہے اگر وہ اسے نہیں بدلتے۔ وہ تو اب نہ صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں بلکہ وہ جبریل علیہ السلام کو بھی بُرا بھلا کہتے ہیں۔ تو جو اُن کا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے اور قرآن کا انکار کرنے والے سرکش اور باغی ہیں۔ اس سے پہلے بنی اسرائیل کے پاس کوئی رسول تورات کی تصدیق کرتا ہوا آتا تو اُن لوگوں کا ایک گروہ کتاب اللہ پس پشت ڈال کر شیطان کی بتائی ہوئی چیزوں کی پیروی کرتا اور اسے سلیمان علیہ السلام سے منسوب کر دیتا۔ یہ لوگ جادوگری کی تعلیم کو بھی عام کرتے اور کہتے کہ ہاروت اور ماروت دو فرشتے ہیں جو بابل میں اتارے گئے اور وہ جادوگری کی تعلیم دیتے ہیں حالانکہ یہ سب غلط ہے۔ اس طرح اس عمل کا چلن شروع ہو گیا جو میاں بیوی کے درمیان جدائی کرا دے اور پھر نفسانی خواہش کے لیے اسباب بن جائیں۔ بنی اسرائیل کا یہ انتہائی خراب اخلاقی زوال تھا۔ اب یہودیوں کی دوسری بداخلاقی کا ذکر ہے کہ وہ لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذو معنی الفاظ کے ساتھ خطاب کرتے ہیں۔ مثلاً راعنا کہتے ہیں کہ جس کے معنی یہ بھی تھے کہ "ہماری رعایت کیجیے" اور یہ بھی مطلب تھا کہ (نعوذ باللہ) "تم چرواہے اور جاہل ہو"۔ بعض مسلمانوں نے بھی اس قسم کے الفاظ (لاعلمی میں) استعمال کیے تو انھیں منع کیا گیا اور فرمایا کہ کیا تم بھی ان لوگوں کی طرح کل کو وہی مطالبے اپنے رسول سے کرو گے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کیے تھے؟ پھر یہودی اور نصرانی لوگوں کا یہ گمان بھی غلط ہے کہ وہ جنت کے مستحق ہوں گے۔ اللہ کی اطاعت اور عمل صالح ہی جنت کے لیے کام آ سکتے ہیں۔ اب یہود اور نصاریٰ کے باہمی اختلاف کا ذکر آتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ تم حق پر نہیں مشرکین

عرب بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ لیکن حق یہ ہے کہ نجات اُس دین کے مطابق زندگی ڈھالنے پر ہے جو آدم علیہ السلام سے لیکر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تک آیا اور جس کا مستند دستور العمل اب قرآن ہے۔ اہل کتاب کا یہ خیال بھی غلط ہے کہ اللہ انسان کی طرح مادّی جسم رکھتا ہے جس سے نسل اور نسب وابستہ ہے۔ (نصاریٰ حضرت عیسیٰؑ کو اور یہودی حضرت عُزیرؑ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں) یہود و نصاریٰ تو اس وقت خوش ہوں گے جب اے رسولؐ آپ ان کی پیروی کریں، حالانکہ صرف اللہ کی پیروی چاہیے، کوئی خوش ہو یا ناخوش ہو۔ بنی اسرائیل کو پھر اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کی یاد دہانی کی جاتی ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کے بعد منصب امامت ان کی اولاد میں اسحٰق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام اور ان کی نسل کو ملا تھا۔ وہ سب ابراہیم علیہ السلام اور اُن کی پاکیزہ اولاد کی فرماں برداری کا پھل تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیا مذکور ہیں۔ پھر خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت اُن کی دعا، جس رسولؐ اور جس امّتِ مسلمہ کے لیے تھی اور جس کتاب (قرآن) کی تعلیم کے لیے تھی ان سب پر ایمان لانے کے لیے بنی اسرائیل کو دعوت دی جارہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا دین بھی یہی تھا اور اسی دینِ اسلام کے لیے انھوں نے اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کو وصیّت فرمائی تھی۔ نصرانیت یا یہودیت کا اختیار کرنا ہدایت نہیں ہے۔ بلکہ ملّتِ ابراہیمی کی پیروی یہ رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہ مومنین ہی کر رہے ہیں اور انھی کی طرح ایمان لانا اصل ہدایت ہے۔ پھر قبلہ کا ذکر آتا ہے کہ قریب سترہ ماہ تک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد بیت المقدس کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھتے رہے، پھر جب کعبہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم ہوا تو اہلِ کتاب نے اعتراض کیا۔ یہ اعتراض، تنگ نظری اور سمت و مقام کی پابندی رکھنے والوں کا ہے۔ ورنہ مشرق و مغرب سب اللہ کے لیے ہے اور اللہ کسی سمت سے

مخصوص نہیں ۔ پھر مختلف گروہوں کے مختلف قبلے ہیں تو ایک کے قبلے کو اختیار کرنے سے سب لوگ راضی نہیں ہو سکتے ۔ ابراہیم علیہ السلام نے جو کعبہ کی تعمیر کی تھی اس کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہ امّتِ مسلمہ کا قبلہ ہو گا ۔ اور یہی اُمّت "اُمّتِ وسط" ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہی کی بناء پر دنیا کی امامت کر سکتی ہے ۔ کعبہ کا قبلہ بنایا جانا ، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کا مبعوث ہونا اور قرآن جیسی کتاب کا نازل ہونا ایسی نعمتیں ہیں جن کا شکر ادا کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے ۔

عمل صالح اور اللہ کا خوف ہی راہِ ہدایت ہے اور صبر اور نماز میں ثابت قدمی ہی سے اللہ کی مدد حاصل ہو سکتی ہے ۔ اللہ کی راہ میں جان دینے والے مُردہ نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے وفاداروں کو مختلف طریقوں سے جانی مالی نقصانات سے آزماتا ہے لیکن ایسے وفاداروں پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے ۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حج کرنا بھی اللہ کی رضا کے حصول کے لیے ہے ۔ حق کو چھپانے والوں پر اور قرآنی تعلیم کی روگردانی کرنے والوں پر لعنت کی گئی ہے اور لغزش ہونے پر اگر استغفار کیا جائے اور عمل صالح اختیار کیے جائیں تو اللہ تعالیٰ ضرور معاف فرمانے والا ہے ۔ پھر کائنات کی چیزوں پر غور و فکر کرنے کی دعوت ہے جس سے انسان فوراً توحید کا قائل ہو سکتا ہے ۔ ناسمجھ اور احمق ہیں وہ لوگ جو کائنات کی چیزوں اور انعاماتِ الٰہیہ کا مشاہدہ کرنے کے باوجود شرک میں مبتلا ہیں ۔ ان کے برعکس ، مومنین کس قدر اللہ سے محبت رکھتے ہیں ۔ قیامت میں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ کتنی زبردست قوت کا مالک ہے اور وہاں مشرکین حسرتوں اور پشیمانیوں سے ہاتھ ملتے رہ جائیں گے اور پھر جہنّم سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے ۔ اب حرام چیزوں کا ذکر ہے کہ مُردار ، خون ، خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی چیزیں حرام ہیں ۔ حلال اور جائز طریقے پر حاصل کی ہوئی چیز کھائی جائے ۔ رشوت

کھانے والے اپنے پیٹ کو آگ سے بھرتے ہیں۔ یہ لوگ احکامِ الٰہی سے سرتابی کرتے ہیں۔ ان کے لیے جہنم کا دردناک عذاب ہے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ نیکیاں صرف وہ ہیں کہ جن کو اللہ نے نیکیاں قرار دیا ہے۔ مثلاً اللہ، اس کے رسولوں، فرشتوں، کتابوں اور یومِ آخر پر ایمان لانا، اللہ کے لیے مستحق لوگوں پر مال خرچ کرنا، نماز اور زکوٰۃ ادا کرنا، وعدہ وفا کرنا، احکامِ الٰہی پر عمل کرنے میں جو سختیاں درپیش ہوں اُن پر صبر کرنا۔ پھر کچھ تعزیری قوانین کا ذکر ہے اور حکم ہے کہ قرآن کے مطابق اپنے مال کی وصیت کرو۔ پھر قرآن کے مہینے یعنی رمضان کی فضیلت اور روزے کی فرضیت کا اعلان ہے جو تقویٰ کے حصول کے لیے ہے اور یہ کہ جب مریض صحت یاب ہو جائے اور مسافر جب اپنا سفر ختم کرلے تب روزے رکھ سکتا ہے۔ بوڑھے کے لیے روزے کا فدیہ ہے۔ اعتکاف کی ترغیب بھی ہے۔ وہ بے ایمانی جس سے کسی کی ملکیت سے فائدہ اٹھا لیا جاتا ہے سختی سے ممنوع ہے اور رشوت بھی ممنوع ہے۔ پھر ہلال کا ذکر ہے کہ وہ اوقاتِ کار اور حج کے وقت کے بتانے کا ذریعہ ہے۔ آدابِ معاشرت بھی بتائے ہیں اور جہاد کی ترغیب بھی ہے۔ مسجدِ حرام کے قریب جنگ ممنوع ہے اِلّا یہ کہ دشمن خود ہی لڑے۔ حج اور عمرہ کے احکام اور چند مسائل بھی ہیں۔ حج کے زمانے میں تجارت جائز ہے لیکن تجارت کی خاطر حج نہیں کرنا چاہیے۔ عرفات کے قیام، ذکرِ الٰہی کی ترغیب، حج کے زمانے میں لڑائی جھگڑے وغیرہ کی ممانعت اور اسلام کی مکمل پیروی کی ہدایت ہے۔ مسلمانوں کو بتایا جا رہا ہے کہ کہیں تم بنی اسرائیل کی طرح اللہ کی نعمتوں کی ناقدری اور ناشکری اور قتل و غارت، فتنہ و فساد نہ کرنا۔ تمھاری آزمائش بھی ہوگی اور صبر و استقامت پر قائم رہو گے تو اللہ کی مدد شاملِ حال ہوگی، برکتیں نازل ہوں گی اور آخرت سنور جائے گی۔ اب بتایا گیا ہے کہ حُرمت کے مہینوں میں جنگ نہ کی جائے اور کافروں کی طرح اللہ کی راہ سے اور

حرم کی راہ سے کسی کو نہ روکا جائے اور حرم کے باشندوں کو بے گھر نہ کیا جائے۔
ارتداد کی مذمت، ایمان، ہجرت اور جہاد کی فضیلت، شراب اور جوئے کی
خرابی، اللہ کے لیے انفاق اور یتیموں کی خبر گیری کے احکام ہیں۔ مومن، مومنہ،
مشرک، مشرکہ اور اسی لونڈی کے فرق کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ پھر عورتوں
کے متعلق مسائل ہیں۔ مخصوص دنوں میں اُن سے گریز، پھر اُن کی طہارت کا
ذکر ہے۔ طلاق شدہ کی عدت کا ذکر ہے اور فضول قسم کھانے کی مذمت
ہے۔ طلاق اور خلع کا ذکر بھی ہے اور یہ کہ محض تکلیف پہنچانے کے لیے
ایسی عورتوں کو روکے رکھنا اور اُن کے حقوق ادا کرنا اور نہ اُنھیں
خوش اسلوبی سے رخصت کرنا ممنوع قرار دیا ہے۔ آیندہ آیات میں عورتوں
کے ساتھ ناانصافی کی بُرائی بتائی گئی ہے اور یہ کہ بچّوں کے دودھ پلانے کے لیے
انتظام کی ذمہ داری باپ پر ہے۔ مدّتِ رضاعت بھی بتائی گئی ہے اور
یہ کہ عورتیں طلاق اور بیوگی کی عدّت پوری کر کے نکاحِ ثانی کر سکتی ہیں جسے
بُرا نہیں سمجھنا چاہیے۔ اب یہ مسئلہ بھی بتایا ہے کہ مرد اپنی بیوی کو رخصتی سے
پہلے طلاق دیتا ہے تو نصف مہر دینا چاہیے لیکن پورا مہر دیدے تو
یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔ پھر صلوٰۃِ وسطیٰ (عصر کی نماز) پر خصوصیت
سے زور دیا گیا ہے اور یہ کہ خوف و خطر کے موقع پر چلتے ہوئے یا سواری
پر نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ پھر جہاد فی سبیل اللہ پر زور دیا گیا ہے اور
اس کی سختیوں کو ہمت و حوصلے کے ساتھ برداشت کرنے کا حکم ہے۔ بنی اسرائیل
کے ایک گروہ کا ذکر ہے کہ انھوں نے اپنے نبی سے کہا تھا کہ ہم کو ایک ایسا سردار
دیجیے کہ جس کی رہبری میں ہم جہاد کر سکیں۔ طالوت کو منتخب کیا گیا تو بنی اسرائیل
نے کہا کہ وہ دنیوی حیثیت کے مالک نہیں ہیں۔ جواب دیا گیا کہ علم اور شجاعت
کے لحاظ سے وہی سرداری کے لائق ہیں اور ان کا انتخاب کتنا صحیح ہے کہ
ان کی یہ نشانی ہے کہ وہ صندوق جس میں تورات اور موسیٰؑ و ہارونؑ کی چیزیں

ہیں فرشتے اٹھائے ہوئے لائیں گے ۔حضرت طالوت جب فوج لیکر آگے بڑھے تو اپنے فوجیوں سے فرمایا کہ تمھاری آزمائش ہونے والی ہے اس لیے تم فلاں نہر کا پانی مت پینا سوائے ایک دو گھونٹ کے ۔ لیکن سوائے چند لوگوں کے ، سبھی نے اس کا پانی پی ڈالا ۔ جب وہ آگے بڑھے تو جنگ کی ہمّت نہ رہی لیکن ان میں سے وہ لوگ جو آخرت پر ایمان رکھتے تھے ، کہنے لگے کہ اللہ کی مدد سے چھوٹی جماعت بھی بڑی جماعت پر غالب آسکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ صبر و ثبات ہو ۔ چنانچہ اُن کی ایسی جماعت غالب آگئی ۔ مسلمان بھی اسی طرح جہاد میں غالب آسکتے ہیں ۔ اب بتایا ہے کہ ہر زمانے میں مختلف رسولوں نے وہی ایک اسلام پیش کیا ہے لیکن اُن کی تعلیم کو بھلا دینے والوں نے اختلافات پیدا کیے ہیں ۔
پھر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو آخرت کی سرخ روئی کی بشارت ہے ۔
آیۃ الکرسی میں اللہ پاک کی مختلف صفتوں کو بیان کیا گیا ہے کہ وہ حی و قیوم ہے ۔ آسمانوں اور زمین کا مالک ہے ۔ بغیر اُس کے اِذن کے ، اس کے آگے کوئی شفاعت نہیں کرسکتا ۔ وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور وہی علم بھی دیتا ہے ۔ آسمان اور زمین سب اس کی قدرت کے اندر ہیں اور وہ ان کا نگہبان ہے اور بہت عظمت والا ہے ۔ ایسے اللہ کی دی ہوئی ہدایت جو بہت روشن ہے انسانوں کو سوچنا چاہیے کہ وہ قبول کریں یا نہ کریں ۔ اُس کے ماننے والے اس کی حمایت حاصل کرتے اور شیطان کی پیروی کرنے والے تاریکیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں ۔ اب ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کا مکالمہ آتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اُس منکرِ خدا کو لاجواب کر دیا لیکن پھر بھی وہ ایمان نہ لایا ۔
پھر دو واقعات آتے ہیں کہ ایک بزرگ کا گزر ایک ویران بستی پر ہوا اُنھوں نے سوچا کہ اللہ اس مُردہ بستی کو کس طرح زندگی عطا کرے گا ۔ اللہ نے اُن پر سو برس تک کے لیے موت طاری کی ۔ جب وہ زندہ ہوئے تو سمجھے کہ وہ اس حال میں ایک دن یا اس سے کم وقت کے لیے رہے تھے ۔ پھر اللہ نے ان

کے کھانے پینے کا سامان دکھلایا کہ وہ اب تک سڑا نہیں اور اُن کی سواری کا گدھا بھی زندہ ہوگیا، تب وہ اللہ کی قدرت پر پورا ایمان لائے۔ دوسرا واقعہ ابراہیم علیہ السلام کا ہے کہ وہ بھی اللہ کی قدرت دیکھنا چاہتے تھے۔ حکم ملا کہ چار پرندے لے لو اور اُن کے ٹکڑے مختلف پہاڑوں پر رکھدو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر حکم ہوا کہ اچھا اب اُن کو بلاؤ۔ تو وہ سب اللہ کے حکم سے زندہ ہوکر آگئے۔ سبق یہ دیا گیا کہ انبیاء علیہم السلام کو حقائق دکھلا دیے جاتے ہیں اسی لیے وہ قیاس سے نہیں کہتے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بھی حقائق بیان کرتے ہیں۔ اب صدقات کی ترغیب ہے کہ وہ ریا کے لیے نہیں بلکہ اخلاص کے ساتھ دیے جائیں۔ اور جس کو صدقہ دیا جائے اُس پر احسان دھرنا یا دکھ پہنچانا ایسے صدقات کو ضائع کرتا ہے۔ صدقات خیرات میں بُری چیزیں نہیں دی جائیں۔ اچھی چیزیں دی جائیں۔ اور صدقات دینے سے دولت گھٹتی نہیں، بڑھتی ہے۔ شیطان بہکاتا ہے کہ صدقات مت دیا کرو کہ افلاس آجائے گا۔ پھر بتایا ہے کہ صدقات کو پوشیدہ طور پہ دینا زیادہ اچھا ہے۔ اور جو لوگ معاشی پریشانیوں میں مبتلا ہیں یا فاقوں کی وجہ سے بھی کسی سے نہیں کہتے وہ ان صدقات کے مستحق ہیں۔ صدقات کی ترغیب کے ساتھ ہی سود کی ممانعت ہے کہ اس سے باہمی مساوات اور محبت پر ضرب پڑتی ہے اور حاجت مندوں کا خون چوس لیا جاتا ہے۔ سود کی لین دین کو اللہ اور رسولؐ سے جنگ قرار دیا گیا ہے۔ قرض واپس لینے میں بھی سہولت اور وقت کی مہلت دی جائے اور عسرت والوں کا قرض معاف کردیا جائے تو اللہ کی بڑی خوشنودی ہے۔ لین دین کو تحریر میں لانا چاہیے البتہ جو لین دست بدست اور نقد ہورہا ہے اُس میں تحریر کی ضرورت نہیں۔ تحریر ہو تو دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی بھی ضروری ہے۔ سفر میں اگر لین دین کے لیے تحریر نہ ہوسکے تو ہرج نہیں۔ امانت بھی مطالبے

کے وقت بغیر لیت ولعل کے واپس کر دی جائے اور کوئی شہادت پوشیدہ نہ رکھی جائے۔ آسمان و زمین سب اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے اور کوئی چیز اُس کی گرفت سے بچ نہیں سکتی۔ لہٰذا ہر عمل کی جواب دہی ہو گی دل کے ارادے بھی اللہ سے پوشیدہ نہیں اس لیے انسان کو اپنی روش صحیح کرنی ہو گی۔ اللہ کے رسول اور مومن بندے ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اُس کے فرشتوں پر، کتابوں اور رسولوں پر بھی اور وہ اللہ کے رسولوں میں کوئی تفریق نہیں کرتے، ایمان کے تقاضوں کو بھی پورا کرتے ہیں اور اللہ سے مغفرت کے طالب رہتے ہیں کیوں کہ وہ قیامت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ اللہ نے کسی شخص کو اس کی طاقت اور برداشت سے زیادہ پابند نہیں کیا۔ مومنین ہمیشہ اللہ کی جانب رجوع ہوتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ، ہماری بھول چوک معاف فرما دے، ہم پر ہماری طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈال، ہمیں معاف فرما دے، ہماری مغفرت فرما دے، ہم پر رحم فرما دے کہ تو ہی ہمارا آقا ہے اور ہمیں نصرت دے کافروں پر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

(۳)

سورۃ آل عمران ۔ مدنیّہ

اس سورۃ میں دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں ۔ سب سے پہلے قرآن کی صداقت کا ذکر ہے کہ تورات اور انجیل کا انکار کرنے والے دنیا میں ذلیل ہوئے، قرآن کے انکار کرنے والوں کی بھی یہی سزا ہوگی ۔ قرآن کی آیات محکمات یعنی جن میں صاف صاف احکامات ہیں اُن پر عمل کرنے کی ہدایت ہے اور متشابہات میں غلطاں ہونے کی ممانعت ہے ۔ اہلِ علم وہ ہیں جو اللہ اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں، ثابت قدمی اور رحمتِ الٰہی، نیز صحیح اعتقاد کے لیے دعا مانگتے ہیں ۔ پھر غزوۂ بدر کا ذکر ہے جس میں مسلمانوں کی تعداد کافروں کی نظر میں دوچند دکھلائی گئی ۔

کافروں کا مال اور اولاد کچھ بھی کام نہ آیا ۔ آل اولاد، مال و دولت، سواریاں اور کھیتیاں وغیرہ دنیوی زندگی کا سامان ہیں اور کشش ہیں لیکن اصل ٹھکانا اللہ کے پاس ہے اور وہ جنّت ہے جو مومنوں کے لیے ہے اور وہاں سب سے بڑی نعمت اللہ کی رضا ہوگی ۔ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ دین صرف اسلام ہے جو ہدایت کا صحیح راستہ ہے اور جو قرآن و سنّت کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے ۔ اسلام، انسان کی اپنی خواہشات اور خیالات کا نام نہیں ۔ اب اُن یہودیوں کا ذکر ہے جو انبیاء علیہم السلام کو اور اُن علماء کو قتل کرا دیتے تھے جو صحیح دین پیش کرتے تھے ۔ ایسے لوگوں کے اعمال دین و دنیا میں ضائع کر دیے جائیں گے اور اُن کا یہ خیال کہ وہ (یہود) کچھ دن کے لیے دوزخ میں جائیں گے غلط ہے ۔ آخرت میں عمل کے لحاظ سے جزا اور سزا ملے گی ۔ اور خدا جس کو چاہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہے حکومت چھین لیتا ہے اور وہ بے حساب بھی رزق دیتا ہے ۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی میں عزت و فلاح حاصل ہو سکتی ہے ۔ پھر حضرت آدم، حضرت

نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ اور عمران کی اولاد یعنی موسیٰ علیہ السّلام کی بزرگی کا ذکر ہے۔ حضرت مریم کی والدہ نے اپنی پہلی اولاد کو اللہ کی نذر کرنے کی دعا کی تھی چنانچہ حضرت مریم کو عبادت کے لیے مخصوص کر دیا۔ زکریا علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے کہ اُن کو حضرت یحییٰ کی ولادت کی بشارت ہوئی حالانکہ بانجھ پن اور کبر سنی کی وجہ سے امید نہیں تھی۔ پھر ارشاد ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے نہیں تھے اور یہود نے حضرت مریم پر جو تہمت لگائی تھی وہ بے بُنیاد تھی۔ عیسیٰ علیہ السلام کی نبوّت، کتاب اور معجزات کا ذکر ہے کہ وہ مٹّی کا پرندہ بنا کر خدا کے حکم سے جِلا دیتے تھے۔ اندھے بینا ہو جاتے تھے اور کوڑھی صحیح ہو جاتے تھے۔ لیکن عیسائیوں نے آپ کے ساتھ بداعتقادی اور بدسلوکی روا رکھی بلکہ آپ کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُن کے دشمنوں سے نجات دلانے کا وعدہ فرمایا اور اُن کو آسمانوں پر اٹھائے جانے کا ذکر بھی فرمایا۔ نیز آپ کے دشمنوں کو کافر قرار دیا۔ آدم علیہ السلام کے ماں باپ نہ ہونے اور عیسیٰ علیہ السلام کے باپ نہ ہونے میں اللہ کی قدرت کاملہ اور اختیار تامّہ کا دخل ہے یہ واقعات ہی ایسے ہیں اور سچّے ہیں۔ اللہ ہی معبود ہے اور وہ مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔ اب یہود کو توحید کی دعوت ہے اور یہ کہ ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی تھے! ایسی تفریق مت کرو اور ابراہیم علیہ السلام کی طرح محض مسلمان بن جاؤ۔ اب اہلِ کتاب کے دو گروہوں کا ذکر ہے۔ ایک خفیہ گروہ یہودیوں کا ہے جنہوں نے یہ سازش کر رکھی ہے کہ پہلے علانیہ مسلمان ہو جاؤ، پھر مُرتد ہو کر اسلام کی بُرائیاں بتاؤ۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو لوگوں کی امانت رکھ کر کھا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ غیر یہودیوں کا مال کھا لینا حلال ہے اور قیامت میں اُس کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ انھیں نہیں چھوڑے گا اور ضرور سزا دے گا۔ یہودیوں کی ایک اور شرارت کا ذکر ہے کہ وہ توراۃ میں تحریف کرتے ہیں اور حق کو چھپاتے ہیں۔ سننے والا یہ سمجھتا ہے کہ ویسا ہی توراۃ میں ہوگا۔ اب ایسی باتوں کی بھی تردید ہے جو یہودیوں نے انبیاء علیہم السّلام کی طرف اپنی

کتابوں میں شامل کرلی تھیں اور یہ باور کرانے کی کوشش کرتے تھے کہ نبی یا فرشتے کی حیثیت معبود کی طرح ہے۔ چنانچہ اب ایسا قاعدہ کلیہ بتایا گیا ہے کہ ایسی کوئی تعلیم جو اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی سکھائے کسی نبی کی تعلیم نہیں ہو سکتی۔ انبیاء علیہم السلام نے اپنے اپنے زمانے میں اسی اسلام کی دعوت دی ہے اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ تمام انبیاء علیہم السلام پر بھی ایمان لائیں، اُن میں تفریق نہ کریں اور ایسا بھی نہ کریں کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں کہ ایسا کرنا بھی کفر ہے۔ اب ارشاد ہے کہ جسمانی عبادت کے ساتھ مالی عبادت بھی ضروری ہے کہ زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات کے ذریعہ اہلِ حقوق کے حقوق ادا کیے جا سکیں۔ اللہ کی راہ میں ایسی چیز ہرگز نہ دی جائے جو پسند نہ ہو۔ جس طرح گندگی کی صورت میں نماز ادا نہیں ہوتی اسی طرح خراب مال سے زکوٰۃ وخیرات ادا نہیں ہوتی۔ پھر ملتِ ابراہیم یعنی اسلام کی پیروی کا حکم ہے اور خانہ کعبہ کی عظمت بتائی ہے اور یہ کہ وہاں جنگ اور خون ریزی نہ کی جائے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے اہلِ کتاب سے دور رہیں جو حق کو جانتے ہوئے اس سے گریز کرتے ہیں۔ حق کو قبول کرنے ہی میں نجات اور سلامتی ہے۔ مسلمانوں کے لیے حکم آتا ہے کہ تفرقہ بازی سے بچیں، اللہ کی رسّی (قرآن وسنّت) کو مضبوط پکڑیں کہ اسلام وہ نعمت ہے جس نے دشمنوں کو دوست بنایا اور عرب کے دشمن قبیلوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔ تفرقہ بازی سے دنیا میں نامرادی اور آخرت میں سزا ہے۔ اب دنیا میں بہترین اُمّت مسلمان ہیں اور یہ شرافت، دعوت تبلیغ کی ذمّہ داری کی وجہ سے ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں اور اس معاملے میں وہ کسی سے نہ ڈریں، نیز دشمنانِ اسلام کی وفاداری اور وعدوں پر اعتبار نہ کریں۔ اب جنگِ اُحد پر تبصرہ ہے اور تمہید کے طور پر جنگ بدر کا ذکر ہے کہ کفار کے مقابلے میں مسلمان بہت تھوڑے تھے لیکن اُن کی ثابت قدمی اور تقویٰ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پانچ ہزار فرشتے جن پر جنگی نشانات لگے ہوئے تھے

مدد کے لیے نازل فرمائے۔ اور مومنوں کو قلبی سکون عطا کیا۔ دین کی راہ میں ثابت قدمی پر اللہ کی مدد شاملِ حال ہوتی ہے۔ سب سے بڑی چیز دنیا پرستی اور مال و دولت کی محبت ہے جو انسان کو خدا سے غافل کر دیتی ہے اور اس کا دل ہمدردی کے جذبے سے خالی ہو جاتا ہے۔ سودی لین دین اسی سلسلے کی چیز ہے اور اسی لیے حرام ہے بلکہ اس کا کاروبار بھی کفر کا ایک حصّہ قرار دیا گیا ہے اصل چیز اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے اور تقویٰ اسی اطاعت میں ہے۔ گزشتہ قوموں کی تباہی کا سب سے بڑا سبب مال و جاہ کی محبت ہے۔ پھر مسلمان کو جہاد میں نقصان پہنچنے پر تسلّی دی گئی ہے اور یہ کہ اُن کے ثابت قدم رہنے پر اللہ کی رحمت کی نظر ہوتی ہے۔ اب جنگ اُحد کے موقع پر مسلمانوں سے جو غلطی ہو گئی تھی اس پر تنبیہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو (تا حکمِ ثانی) پہاڑ کے پہلو پر متعیّن فرما دیا تھا، وہ لوگ، اور دوسرے لوگ مالِ غنیمت جمع کرنے میں مصروف ہو گئے اور یہ افواہ بھی اڑائی گئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اس لیے کچھ لوگوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اللہ پاک نے تنبیہ فرمائی ہے کہ تم دین حق کے لیے جہاد کر رہے تھے یا کسی اور کے لیے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت اپنی جگہ ہے لیکن کسی وقت تو وہ بھی نہیں رہیں گے تو کیا تم لوگ دین کو چھوڑ دو گے؟ جنگِ اُحد کے واقعہ سے سبق دیا گیا ہے کہ کفّار کے فریب سے بچیں اور اللہ سے مدد چاہیں اور اللہ ہی کو کارساز سمجھنے پر کفّار تم سے مرعوب ہوں گے۔ منافقین کے اس خیال کی بھی تردید فرمائی گئی ہے کہ اگر مدینہ میں وہ جنگ ہوتی تو شکست نہ ہوتی۔ فرمایا گیا کہ جس زمین میں تمھاری موت مقدّر ہے وہیں ہو کر رہے گی اور یہ جنگ اللہ کی طرف سے ایک امتحان تھا تاکہ مومن اور منافق کا فرق سامنے آ جائے۔ پھر منافقین کی ریشہ دوانی سے بچے رہنے کی ہدایت

ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے رحم دل ہونے کی تعریف ہے۔ نیز آپؐ نے جو بعض لوگوں کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے مدینہ سے باہر جنگ کی تھی اس پر آپؐ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپؐ مشورہ ضرور فرمائیں لیکن جو رائے آپؐ کے نزدیک صائب ہو اسی پر اللہ کے بھروسے پر عمل فرمائیں۔ یعنی منافقین کی بہتان تراشی کی تردید بھی ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت صرف قرآن کو پیش کرنے، تزکیہ فرمانے، کتاب و حکمت کے علوم سکھانے اور گمراہی سے نجات دلانے کے لیے ہوئی ہے۔ غزوۂ احد میں جانی اور مالی نقصان پہنچنے پر تسلی دی گئی ہے کہ موت بہرحال آئے گی، آخرت میں اس شہادت اور نقصان کا بہت بڑا اجر اور اصل کامیابی ہے اور شہید تو زندہ ہیں اور اللہ سے ان کو رزق ملتا ہے۔ غزوۂ احد کے سلسلے میں منافقین کی شرارتوں کا ذکر اور مجاہدین کی ہمت و استقلال کی تعریف آتی ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی شرارتوں سے بے خوف رہنے کی تسلی بھی دی جاتی ہے۔ پھر بخل کی مذمت ہے کہ قیامت میں وہ مال جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے روک لیا گیا ہے آگ کا طوق بنے گا۔ راہِ خدا میں خرچ کرنا جہاد کے لیے بھی ہے جس کی ذمہ داری مسلمانوں پر ہے اور دین کی سربلندی کے لیے جان و مال دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب اہلِ کتاب کی ان شرارتوں کا ذکر ہے جو وہ مسلسل کرتے آئے ہیں۔ مثلاً پیغمبروں کا قتل ان کا شیوہ رہا ہے۔ اہلِ حق پر مشرکین کے مظالم کا ذکر ہے۔ آخرت کی فلاح کے لیے اسلامی زندگی ہی ضروری ہے اور اسلام پر خاتمہ بھی ہو۔ دنیا کے معاملات کو خوش اسلوبی سے ضرور انجام دینا چاہیے لیکن دنیا کی محبت نہ ہو اور دنیا میں رہ کر آخرت کی فلاح کے لیے سارے کام ہوں۔ اہلِ کتاب نے دنیا پرستی ہی کی وجہ سے توراۃ میں تحریف کی تھی اور حق کو چھپانے کی کوشش کی تھی۔ کائنات میں پھیلی ہوئی کتنی نعمتیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر ہوتی ہے اور ان سے توحید کا سبق حاصل ہوتا ہے۔ دنیا کی کوئی چیز بیکار پیدا نہیں کی گئی تو انسان جو اشرف المخلوقات ہے

کیا بے مقصد پیدا کیا گیا ہے؟ اگر وہ بے مقصد نہیں تو پھر کیا ضروری نہیں کہ محاسبۂ عمل ہو۔ آخر میں ہم کو دعائیں سکھلائی گئی ہیں جن سے صبر، ہمت، اتفاق اور اتحاد کا سبق ملتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴)

سورۃ النسّاء

مدنیہ۔ اس میں ۱۷۷ آیتیں اور ۲۴ رکوع ہیں۔

اس سورۃ میں اجتماعی زندگی کی درستی کے طریقے بتائے گئے ہیں خاندان کی تنظیم، نکاح کے طریقے، یتیموں کے حقوق، وراثت کی تقسیم، خانگی جھگڑوں کی اصلاح، تعزیری قوانین، محرّمات، منافقین، یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے غلط تصوّرات اور معاملات وغیرہ مضامین ہیں۔

اس سے پہلے جنگ بدر اور جنگ اُحد پر تبصرہ تھا۔ اب بیواؤں اور یتیموں کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے۔ اللہ کا خوف دلایا گیا ہے۔ چار نکاح تک کی اجازت ہے لیکن بیویوں کے درمیان عدل و انصاف کرنا لازمی ہے اَولیٰ یہ کہ ایک ہی نکاح عدل کے لیے قریب ہے۔ مہر فرض ہے اور اس کا ادا کرنا بہرحال لازمی ہے۔ بیواؤں کی دستگیری اور یتیموں کے مال کی حفاظت کے لیے ہدایت ہے۔ میراث صرف مردوں کا حصّہ نہیں، عورتیں بھی حقدار ہیں۔ میراث ضرور تقسیم کی جائے خواہ تھوڑی ہی ہو۔ میراث کی تقسیم کے موقع پر دور و نزدیک کے رشتہ دار اور مسکین آئیں تو ان سے تنگدلی نہ برتی جائے۔ میراث میں اُن کا حصّہ نہیں لیکن وُسعتِ قلب سے کام لیکر انھیں بھی کچھ دیدیا جائے۔ مرنے والے کے ورثے میں حقداروں اور اُن کے حصّے کا ذکر ہے۔ مرنے والے نے کوئی وصیّت کی ہو اور قرض بھی چھوڑا ہو تو پہلے وہ ادا کیا جائے پھر وصیّت پر عمل

کیا جائے اور اس کے بعد ترکہ تقسیم کیا جائے۔ ایسی وصیت پر عمل نہ کیا جائے جو
اس کے رشتہ داروں کے حقوق تلف ہو جائیں۔ اسی طرح محض حقداروں کو محروم
کرنے کے لیے مرتے وقت خواہ مخواہ ایسے قرض کا اقرار نہ کر لینا چاہیے جو فی الواقع
نہ لیا ہو۔ پھر دو خاص قسم کی بدکاریوں کا ذکر ہے کہ کوئی عورت کسی عورت
سے ملوث ہو اور چار آدمی گواہ ہوں تو ایسی عورتوں کو گھروں میں مقید کر دو
یہاں تک کہ انھیں موت آ جائے یا اللہ اُن کے لیے کوئی سبیل پیدا فرما دے۔ اور
اگر کوئی مرد کسی مرد سے ملوث ہو تو دونوں مردوں کو جسمانی سزا دی جائے۔ پھر
اگر وہ توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو انھیں چھوڑ دیا جائے۔ توبہ کا ذکر
ہے کہ نادانی کی وجہ سے کوئی بُرا کام سرزد ہو جائے اور جلد ہی توبہ کر لی جائے
تو وہ توبہ قابلِ قبول ہو سکتی ہے۔ ایسا نہیں کہ گناہ کرتے رہیں اور یہ سوچیں
کہ بعد میں توبہ کر لیں گے۔ یا مرتے وقت توبہ کریں تو ایسی توبہ قابلِ قبول نہیں۔
اُن لوگوں کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی جو مرتے دَم کافر رہیں۔ بیوہ اپنی عدت
گزار کر آزاد ہے۔ جہاں چاہے نکاح کرے اور محض اس خیال سے کہ اگر وہ
کہیں چلی جائے گی یا کسی سے نکاح کر لے گی تو اس کے مال سے فائدہ نہ اٹھایا
جا سکے گا اس لیے اُسے روک کر رکھا جائے تو ایسا روکنا جائز نہیں۔ اسی
طرح یہ بھی جائز نہیں کہ عورتوں کو تنگ کر کے اُن کے مہر کا کچھ حصہ اڑا لیا جائے
الّا یہ کہ وہ صریح بدچلنی کی مرتکب ہوں۔ پھر سمجھایا گیا ہے کہ اگر کسی کو اپنی بیوی پسند نہ
ہو تو فوراً چھوڑ دینے پر آمادہ نہ ہونا چاہیے۔ صبر سے کام لینا چاہیے کہ اللہ پاک
نے اس میں کوئی خوبی بھی رکھی ہو گی۔ یہ ہدایت بھی ہے کہ اگر ایک بیوی کی جگہ
دوسری بیوی رکھنے کا ارادہ ہو تو پہلی بیوی سے اپنا مال واپس نہیں لینا چاہیے
خواہ وہ کتنا ہی ہو۔ اب ان عورتوں کا بیان ہے جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح
حرام ہے۔ مثلاً ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، رضاعی
ماں۔ رضاعی بہن، ساس وغیرہ۔ بعض ایسی عورتوں کا ذکر ہے جن سے کسی

وجہ سے نکاح نہیں ہوسکتا لیکن وہ وجہ دور ہوجائے تو پھر ہوسکتا ہے مثلاً ایک عورت سے نکاح ہوچکا ہے تو اس کی بہن کے ساتھ اس کی وجہ سے نکاح نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی زوجیت میں ہے۔ نکاح کے بعد میاں بیوی کی رضامندی سے مہر کی رقم میں کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔ غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی ہدایت بھی ہے۔ اب اس مال کے کھانے سے روکا گیا ہے جو شرعاً اور اخلاقاً ناجائز ہو۔ ہر نوع کے انسان کو اللہ نے کم زیادہ سے نوازا ہے اور اس میں ہر ایک کی آزمائش ہے۔ مالدار کی آزمائش یہ ہے کہ وہ اللہ کی دی ہوئی امانت کس طرح، کیوں کر اور کن کاموں پر خرچ کرتا ہے۔ اور غریب کی آزمائش، قناعت اور شکر ہے۔ مال کا ترکہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے طریقے پر دیدینا چاہیے اور اس میں کوئی حیل وحجت نہیں کرنا چاہیے۔ پھر مرد کی فضیلت عورت پر بتائی گئی ہے کہ وہ سربراہ بھی ہے اور عورت کی کفالت بھی کرتا ہے۔ بیوی اگر سرکش اور غلط کار ہے تو پہلے اُسے نصیحت کریں، اگر نہ مانیں تو خواب گاہ سے الگ رہیں۔ پھر بھی نہ مانے تو اس کی تنبیہ صرف اتنی کی جائے کہ اسکو ضرر نہ پہنچے۔ اگر میاں بیوی کے درمیان اختلافات ہوں تو دونوں کے رشتہ داروں میں سے ایک ایک آکر فیصلہ کریں اور اُن کا فیصلہ ان دونوں کو قبول کرنا چاہیے۔ زوجین اور فیصلہ کرنے والوں کو اصلاح کرنا مقصد ہو، معاملے کو بگاڑنا مقصد نہ ہو۔ پھر شرک سے بچنے اور والدین، رشتے داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی ہدایت ہے۔ پڑوسیوں، مسافروں اور زیر دستوں کے ساتھ نیک برتاؤ اور ان کے حقوق پامال نہ کرنے کا حکم ہے۔ غرور اور تکبّر سے بچنے کی تاکید بھی ہے۔ بخل سے بچنے اور اللہ کی راہ میں خلوص کے ساتھ خرچ کرنے کی تاکید بھی ہے۔ اس میں ریاکاری نہ ہو کیونکہ ریاکاری ایسی برائی ہے جس کی سرحد اللہ اور قیامت

پر ایمان نہ ہونے سے مل جاتی ہے۔ پھر قیامت کی یاد دہانی کی گئی ہے اور یہ بھی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے سے اور کفر سے دردناک سزا ہوگی۔ اب نصیحت ہے کہ نماز میں خشوع وخضوع ہونا چاہیے اور جو کچھ پڑھا جائے اسے سمجھا جائے۔ وضو اور تیمم کا طریقہ اور مسائل بھی ہیں۔ یہود و نصاریٰ نے دنیوی مفاد کی خاطر اللہ کی کتاب میں تحریف کی تھی۔ مسلمانوں کو ایسے کاموں سے متنبہ کیا جا رہا ہے اور یہ بھی حکم ہے کہ (ان لوگوں کی طرح) وہ ذو معنی باتیں نہ کہیں۔ پھر اہلِ کتاب کو قرآن پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے اور بتایا ہے کہ جو لوگ اس دعوت کو قبول نہ کریں وہ دنیا اور آخرت میں گھاٹے میں رہیں گے۔ شرک کبھی معاف نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ دوسرے گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ شرک دراصل بہت بڑا جھوٹ اور سخت گناہ ہے۔ اب بت پرستی اور بخل وحسد سے بچنے کا حکم ہے۔ اور امانت داری کا تقاضا یہ ہے کہ جو شخص جس بات اور جس چیز کا اہل ہو اسی کو وہ چیز دینا چاہیے۔ انسان اگر اپنی اور کائنات کی تخلیق پر غور کرے تو وہ اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ خدا کا یہ حق ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اور اس کی اطاعت کی جائے اور اس کا حق ادا کرنا گویا امانت کا ادا کرنا ہے کیونکہ انسان کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ کا خلیفہ بنے اور خلافت کی ذمہ داریاں امانت ہیں۔ ان میں خیانت نہ کرنا چاہیے اور خدا کی بتائی ہوئی راہ سے نہیں ہٹنا چاہیے۔ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے کا حق یہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جائے ورنہ یہ رسولؐ سے خیانت ہے۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اصل ہے اس کے بعد اپنے ہی حاکموں کی اطاعت کریں (اپنے حاکم وہ ہیں جو خود بھی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں) اور اگر حاکموں سے کسی معاملے میں نزاع ہو تو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم (قرآن وسنت) کو حکم بناؤ اور ان سے جو ہدایت ملے

اُس پر بے چون چرا عمل کرو۔ اس طریقے پر چلنے والے ہی وہ ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ اب منافقین کا ذکر ہے کہ وہ ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود قرآن اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے اعراض کرتے ہیں اور حیلے تراشتے ہیں۔ وہ اپنی اس حرکت کی سزا پائیں گے۔ رسول صرف پیغامِ الٰہی لے کر نہیں آتے بلکہ اس پر عمل بھی کر کے دکھلاتے ہیں۔ رسول ؐ کی پیروی ہی اللہ کی پیروی ہے اور اس کے فیصلے سے اعراض کرنے والے مومن نہیں ہیں۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی انعام الٰہی کا مستحق بناتی ہے اور ایسے لوگ بہت بڑا اجر پائیں گے اور وہ آخرت میں انبیاء علیہم السلام اور صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوں گے۔ یہ رفیق کیسے اچھے ہیں جو کسی کو میسّر آجائیں۔

اب دشمن سے مقابلے کے لیے مستعد ہونے کا حکم ہے کہ ہر طرح کے ساز و سامان سے لیس رہنا چاہیے۔ فی سبیل اللہ جہاد کی غرض و غایت مسلمانوں کی حفاظت اور دستگیری ہے۔ اللہ کے لیے اپنی جانیں قربان کرنا ہی اطاعت اور قوانین الٰہی کے تقاضے ہیں۔ جہاد سے بھاگنے والوں کی مذمت ہے کہ موت اور زندگی صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔ انسان خواہ اپنے کو کیسی ہی مضبوط عمارت میں محفوظ کر لے موت اپنے وقت پر آکر رہے گی۔ ایسی ذہنیت والوں کی بھی مذمت ہے جو فتح و نصرت اور مال غنیمت کے حصول کو تو اللہ کا فضل جانتے ہیں لیکن جب اُن کی اپنی کمزوریوں اور غلطیوں کی وجہ سے کہیں شکست کی صورت درپیش آتی ہے تو وہ سارا الزام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈال کر خود کو بری الذمہ کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ فضل و انعام بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے ہوتا ہے اور کمزوری اُن لوگوں کی ہوتی ہے جو شکست کی موجب بنتی ہے۔ یہ ساری حرکتیں منافقین کی تھیں جن کی ریشہ دوانیوں سے ہوشیار رہنے کی ہدایت ہے کلمۃ اللہ

کو بلند کرنے والے لوگ اپنی جانیں قربان کرتے ہیں۔ ایسے مومنین کو جو مخلص ہیں اور رضائے الٰہی کے طالب ہیں صبر و ثبات کی تلقین کی گئی ہے۔ پھر حسنِ معاشرت کا ایک اصول بتایا گیا ہے کہ افواہوں پہ کان نہ دھرو، پہلے تحقیق کر لو پھر دوسرے مسلمان سے کہو۔ جہاد پہ عمل کرنے والوں کے ساتھ اللہ کی فتح و نصرت ہوتی ہے۔ حسنِ معاشرت کے سلسلے میں یہ بھی تعلیم ہے کہ اگر کوئی سلام کرے تو بہتر طریقے پر جواب دینا چاہیے۔ اب ہجرت کی تلقین ہے کہ وہ سرزمین جہاں مسلمانوں پر اسلامی زندگی گزارنی دوبھر ہو جائے چھوڑ دی جائے لیکن اس نیت سے کہ دوسری جگہ وہ اسلام پہ عمل کریں گے یہ مسلمان ہونے کی پہچان ہے۔ منافقین شرارت کرتے رہتے ہیں اور معاہدات سے متعلق احکام بتائے گئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ لوگ جو جنگ سے دل برداشتہ ہوں اور وہ تم سے نہ لڑیں اور نہ اپنی قوم کی حمایت کریں تو ان پر دست درازی نہ کی جائے۔ انسانی جان کا احترام کیا جائے۔ بتایا ہے کہ ناحق کسی کا قتل کرنا سنگین جرم ہے اور آخرت میں سخت ترین عذاب کا موجب ہے۔ عمداً قتل اور غلطی سے کسی کو قتل کرنے سے متعلق احکام ہیں۔ یہ بھی حکم ہے کہ جہاد کے لیے نکلنے کے بعد دوست اور دشمن کی تمیز ضروری ہے۔ یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص بڑھ کر تمھیں سلام کرے تو فوراً یہ نہ کہدو کہ وہ مومن نہیں ہے بلکہ تحقیق سے کام لو۔ پھر مجاہدین کا درجہ غیر مجاہدین سے بہت بلند بتایا گیا ہے البتہ اندھے، لولے، لنگڑے وغیرہ معذوروں کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ اب ہجرت نہ کرنے والوں کے لیے وعید ہے اور بتایا گیا ہے کہ ہجرت نہ کرنے کے لیے یہ بہانہ درست نہیں کہ مخالفینِ اسلام نے مجبور اور بے بس کر رکھا ہے۔ ایسا صرف اپنے نفس، اپنے خاندان اور اپنی جائداد اور دنیوی مفاد کی محبت کی وجہ سے ہے۔ جب وطن اور اسلام کے درمیان عداوت ہے تو ایک مسلمان کو وطن چھوڑ دینا چاہیے

جو لوگ اللہ کے لیے ہجرت کرتے ہیں وہ اپنے لیے اللہ کی زمین وسیع پاتے ہیں۔ معذوروں اور بچوں کے لیے ہجرت، عدل وانصاف کی تلقین ہے۔ توکل بھی اللہ پر کرنا چاہیے۔ اب سفر کی حالت میں نماز قصر کے احکام ہیں۔ صلوٰۃِ خوف کا ذکر بھی ہے کہ عین جنگ کے وقت نماز کس طرح پڑھنا چاہیے۔ نماز بہرحال کسی حال میں نہ چھوڑی جائے اور نماز کی پابندی ضروری ہے۔ نزولِ قرآن کا مقصد بتاتے ہوئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہے کہ لوگوں کے درمیان اللہ کے بتائے طریقے کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور کسی کی بے جا طرفداری نہ ہو۔ محض خاندان اور قبیلے کی عصبیت میں مجرموں کی حمایت نہ ہو، انصاف کے معاملے میں تعصّب روا نہیں۔ مسلمانوں کا کام حق کی شہادت ہے اور یہ ہرگز دیانت نہیں کہ اپنے گروہ کے آدمی کی حمایت کی جائے جب کہ وہ حق پر نہ ہو اور دوسرے گروہ کے آدمی کے ساتھ بے انصافی کی جائے جب کہ وہ حق پر ہو۔

منافقین اپنی ریشہ دوانیاں لوگوں سے تو چھپا سکتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں چھپا سکتے۔ اللہ اُن کے ساتھ اُس وقت بھی ہوتا ہے جب کہ وہ راتوں کو چھُپ کر اُس کی مرضی کے خلاف مشورے کرتے ہیں۔ بہتان کی بھی سخت مذمّت کی گئی ہے۔ اب لوگوں کی اصلاح کے لیے بُری سرگوشیوں سے روکا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے انحراف کرنے والوں اور اہلِ ایمان کی روش کے سوا دوسری روش پر چلنے والوں کے لیے آخرت میں دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے۔ جب مجلس میں مسلمان بیٹھیں تو نیک مشورے اور اچھی باتیں کریں۔ فتنہ وفساد کے منصوبے نہ ہوں۔ اب پھر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ سارے گناہ قابلِ معافی ہیں سوائے شرک کے، اور زمانہ جاہلیت میں جانوروں سے متعلق جو مشرکانہ رسمیں تھیں ان سے روکا گیا ہے۔ مثلاً جانور کا کان

چیر کر چھوڑ دینا یا اُسے بُت پر بھینٹ چڑھانا وغیرہ۔ پھر ایمان اور عمل صالح کی اہمیت بتائی ہے کہ انھی کی وجہ سے فوز و فلاح ہے۔ محض آرزوؤں پر انجام کی بہتری موقوف نہیں۔ جو شخص بھی برائی کرے گا بُرا پھل پائے گا اور جو نیک عمل کرے گا جنّت کا مستحق ہوگا اور قیامت میں ذرّہ برابر حق تلفی نہ ہوگی۔ ملّت ابراہیمی کے پیرو، اللہ کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیتے ہیں اور اپنا رویّہ نیک رکھتے ہیں۔ اب یتیموں اور کمزوروں کے ساتھ عدل کی تاکید ہے۔ بیوی اور شوہر کے لیے حسنِ سلوک کی ہدایت ہے۔ بیوی سے اختلاف کی صورت میں صلح کی کوشش کرنی چاہیے اور اس کوشش میں ناکامی ہو تو بدرجۂ مجبوری، تفریق کی جائے لیکن خدا ترسی رہے۔ کئی بیویاں ہوں تو اُن کے درمیان عدل اور طرزِ عمل کی درستی ہو۔ اللہ کے حکم سے اعراض کا نتیجہ اچھا نہیں۔ اور اسلام کے دعویدار ہوکر ایسا اعراض ہوگا تو اللہ کو قدرت حاصل ہے کہ وہ اُنھیں ہٹا کر دوسروں کو اُن کی جگہ لے آئے۔ اب حق کی شہادت کا حکم ہے کہ اس معاملے میں پختگی ہونی چاہیے خواہ اُس کی زد میں والدین یا دوسرے رشتہ دار ہی کیوں نہ آجائیں یا خود اپنی ذات پر ہی کیوں نہ زد پڑتی ہو۔ مومنین ثابت قدم رہیں۔ اگر کوئی شخص کسی حیثیت سے کفر کی روش اختیار کرے گا تو وہ ضلالت ہوگی جس کا انجام، دنیا اور آخرت میں ہلاکت ہے۔ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں سے ہرگز دوستی نہ کی جائے، یہ کبھی راس نہ آئے گی۔ اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ ایسے لوگوں کی مجلسوں میں ہرگز شرکت نہ کریں۔ منافقوں کی عادت ہے کہ نماز کے لیے مجبوراً آتے ہیں اور مسلمانوں کو دکھانے کے لیے ریاکاری کے طور پر نماز پڑھتے ہیں۔ مسلمان ہرگز کافروں سے دوستی نہ رکھیں۔ مطلب یہ کہ منافق دراصل کافر ہے جو محض فریب دینے کے لیے اسلام کا دعوٰی کرتا ہے۔ تاہم وہ لوگ اگر سچے دل سے توبہ کرلیں اور اپنی حالت کی اصلاح کرلیں تو

اللہ انھیں اجر دے گا۔ اللہ تعالیٰ علم غیب رکھتا ہے اور وسیع علم بھی رکھتا ہے اور تمھارے ہر کام اور ہر حرکت کو دیکھ رہا ہے۔ بھلائی کا اظہار کرو یا اسے پوشیدہ رکھو یا کسی کی برائی کو معاف کردو یہ سب اللہ کے علم میں ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن سے پہلے کے تمام رسولوں کی تصدیق کریں، رسولوں کے درمیان تفریق نہ کریں کہ کسی کو مانیں کسی کو نہ مانیں یعنی ایسا کرنا بھی کفر ہے۔ اسی طرح اللہ کی اطاعت کرنا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہ کرنا بھی ایسا ہی ہے کہ اللہ کی اطاعت نہ ہو اور نافرمانی کی جائے۔ رسولوں کے درمیان تفریق کرنا بھی اطاعت الٰہی سے انحراف ہے۔ انھی لوگوں کا ایمان معتبر ہے اور وہی اجر کے مستحق ہیں جو اللہ اور اُس کے سارے رسولوں پر ایمان لائیں اور اُن کے درمیان تفریق نہ کریں۔ کہ ایسی تفریق اہل کتاب کا شیوہ ہے کہ وہ اللہ سے کیے ہوئے عہد سے انحراف کرتے ہیں۔ اُن باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ انھوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ہم خدا کو اپنی آنکھ سے دیکھنا چاہتے ہیں، تو بجلی گری اور وہ ہلاک ہو گئے۔ نیز انھوں نے سامری کے سونے کے بچھڑے کو معبود بنا لیا تھا۔ پھر یہودیوں نے مریم علیہا السلام پر جو بہتان (اُن کی عصمت کے خلاف) باندھا تھا اُس کی تردید ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عیسائیوں کے اُس عقیدے کی بھی تردید ہے کہ وہ سولی دیے گئے تھے۔ یہودیوں کی ضلالت اور شرارت میں سودی لین دین بھی ہے حالانکہ سُود اُن کے لیے بھی حرام تھا۔ یہ دنیا پرستی انسان کو حیوانیت کے درجے میں پہنچا دیتی ہے۔ مسلمان دنیا پرستی سے دُور رہیں، حلال و حرام کا لحاظ رکھیں اور احکامِ الٰہی پر سختی سے کاربند رہیں۔ جتنے رسول تشریف لائے سب نے اسی اسلام کی دعوت دی۔ البتہ شریعتیں بدلتی رہیں۔ پھر اہلِ کتاب کو دعوت ہے کہ جب تورات اور انجیل کی اصل تعلیمات وہی ہیں جو قرآن

کی ہیں تو پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر ایمان لے آؤ۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے رسول تھے۔ تثلیث کا عقیدہ شرک ہے۔ اللہ بس ایک ہی ہے اور اس کی نسل سے کوئی لڑکا نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی بشر تھے، مخلوق تھے اور رسول تھے۔ فرشتے وغیرہ بھی اللہ کی مخلوق ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اور فرشتوں نے اپنے لیے اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ وہ اللہ کی مخلوق ہیں۔ اگر کوئی شخص اللہ کی بندگی کو اپنے لیے عار سمجھتا ہے تو ایک وقت آئے گا جب کہ سب لوگ اللہ کے حضور حاضر ہوں گے۔ اس وقت ایمان رکھنے والے لوگ عمل صالح کی وجہ سے پورا اجر پائیں گے اور جنھوں نے اللہ کی بندگی کو عار سمجھا ہے انھیں دردناک سزا بھگتنی پڑے گی۔ قرآن نور ہے جس کی روشنی نے گمراہی کی ساری تاریکیاں دور کر دی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سارے عالم کے لیے رسول ہیں اور آپؐ پر ایمان لائے بغیر نجات ممکن نہیں۔ پھر کلالہ کا مسئلہ بتایا ہے کہ وہ جس کے نہ ماں باپ ہوں اور نہ اولاد ہو صرف بھائی بہنیں ہوں تو اس کا ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵

سُورۃ المائدہ

مدنی ہے۔ اس میں ایک سو بیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں۔

شروع ہی میں عہد و پیمان اور قسم کی پابندی کا حکم ہے۔ پھر احرام کی حالت میں شکار کی ممانعت ہے اور مُردار، خنزیر، خون وغیرہ کے حرام ہونے کا ذکر ہے۔ کافروں کی ناامیدی کا ذکر بھی ہے کہ وہ اب اسلام کو مغلوب نہیں کر سکتے کہ دین مکمّل ہوا، اللہ کی نعمت تمام و کمال عطا ہوئی اور اسلام ہی مسلمانوں کے لیے پسند کیا گیا۔ اب حلال کی گئیں کھانے کے لیے پاکیزہ چیزیں اور پاکیزہ عورتیں بھی، خواہ وہ قید میں ہوں یا اہل کتاب میں سے ہوں، البتہ ان کا مہر ادا کیا جائے۔ پھر وضو کے فرائض اور مسائل بتائے جاتے ہیں اور مجبوری میں تیمّم کی اجازت بھی ہے۔ اس کے بعد گواہی دینے کا حکم بھی ہے تاکہ عدل قائم رہے۔ توکّل کرنے کا حکم بھی اسی کے ساتھ آتا ہے۔ نماز، زکوٰۃ، انبیاء علیہم السلام پر ایمان، تبلیغِ دین، جہاد اور جہاد کے لیے مالی امداد کا حکم بھی ہے۔ اُن یہودیوں کا ذکر بھی ہے جنہوں نے چند روزہ زندگی کے لیے آخرت بیچ ڈالی ہے۔ انھی یہودیوں کو دعوتِ اسلام دی جا رہی ہے کہ کل وہ یہ نہ کہیں کہ اُن کے پاس کوئی نذیر و بشیر نہیں آیا۔ وہ دیکھ لیں کہ یہ رسول، محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ اب موسیٰ علیہ السلام کی دعوت اور جہاد کا ذکر ہے کہ یہودیوں نے اُن سے کیا کیا حیلے بنائے اور یہاں تک اُن سے کہہ دیا کہ "تم اور تمھارا رب دونوں جاؤ اور لڑو، ہم یہاں بیٹھے ہیں"۔ اُن کی بزدلی کی مذمّت ہے اور فرمایا گیا ہے کہ دنیا و آخرت میں فوز و فلاح

محض ثابت قدمی اور دلیری سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اب آدم علیہ السلام
کے دو بیٹوں کا ذکر ہے کہ قابیل نے ہابیل کو حسد کی وجہ سے قتل کر دیا۔
حسد کتنی بُری چیز ہے۔ بُرائی اور گناہ کی بنیاد رکھنے والا اس کی بُرائی میں
ہمیشہ کے لیے شریک سمجھا جائے گا اور اس کے برعکس جو شخص نیکی کی بنیاد رکھے گا
تو جب تک وہ نیکی قائم ہے اُس کے ثواب میں اُس کا بانی بھی شریک رہے گا۔
اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام سے سرتابی کرنا دنیا
اور آخرت میں ہَول ناک سزا کا موجب ہے۔ اب مسلمانوں کو اللہ سے ڈرنے
اور کفر کے خلاف جہاد کرنے کے لیے حکم آتا ہے۔ اور یہ کہ کفر کرنے والوں کے لیے
عذاب الیم ہوگا۔ پھر چوری کی سزا کا بیان ہے کہ چور مرد ہو یا عورت اُس
کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ اسی کے ساتھ یہودیوں کی شرارتوں اور بداعمالیوں کا
ذکر ہے اور مسلمانوں کو چونکایا گیا کہ وہ ایسے بدعمل اہل کتاب کی طرح کبھی
نہ بن جائیں ورنہ ان کا بھی وہی حشر ہوگا۔ توراۃ میں بھی دین کو قائم
کرنے کا حکم تھا، قرآن میں بھی یہی حکم ہے۔ لہٰذا دین کو قائم کرنا مسلمانوں کا
اوّلین فریضہ ہے۔ پھر قصاص کا ذکر ہے کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے
بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان قطع ہوں۔ اسی
طرح دوسرا اعضاء اور زخموں کا بدلہ ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر بھی ہے
کہ انھوں نے بھی توراۃ کی تصدیق کی اور انجیل میں ہدایت اور روشنی
تھی۔ اور چاہیے کہ انجیل والے لوگ حکم کریں اُس پر جو انجیل میں ہے ورنہ
وہ فاسقوں میں ہوں گے۔ قرآن بھی اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر
حکم ہے کہ نیکیوں کو حاصل کرو اور کافروں کی مرضی پر نہ چلو اور اللہ ہی
سب سے اچھا حکم کرنے والا ہے۔ یہود و نصاریٰ سے دوستی کرنے کو
منع فرمایا ہے، کیونکہ ان میں دوسری خرابیوں کے علاوہ اُن کی صحبت بھی
بُری ہے اور وہ تم کو بھی اپنا جیسا بنا لیں گے اور اللہ تعالیٰ کے لیے

دردناک عذاب ہے۔ تمھارا دوست اللہ اور اُس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلّم) ہے اور وہ بھی دوست ہیں جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ ایمان والوں کو ممانعت ہے اُن لوگوں سے ملنے کی بھی جو دین کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ قرآن سے سرکشی کرنے والوں کے لیے سخت تنبیہ ہے۔ پھر اہل کتاب کے علماء اور مشائخ کی بداعمالیاں مذکور ہیں اور وہ حرام کھاتے ہیں اور دنیا پرستی میں گرفتار ہیں۔ وہ فساد پھیلاتے ہیں، پھر بھی اگر وہ ایمان لے آئیں تو اُن کے لیے انعامات ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت اور تبلیغ کا حکم دیا گیا اور عیسائیوں کے مشرکانہ عقائد کا ذکر بھی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا اصل منصب بیان کیا گیا ہے کہ انھوں نے کس طرح اللہ کی بندگی پر زور دیا لیکن کافروں نے اللہ کو تین معبودوں میں سے ایک قرار دیا اور ایسے معبود تلاش کیے جو نقصان اور نفع کچھ بھی نہیں پہنچا سکتے۔ مسلم یا یہودی یا عیسائی صرف نام سے کامیاب نہیں ہوسکتا بلکہ اللہ اور آخرت پر ایمان لانے ہی سے اور عمل صالح کرنے ہی سے فلاح پا سکتا ہے۔ بنی اسرائیل میں سے جو کافر تھے اُن پر داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام نے بھی لعنت بھیجی تھی۔ کیونکہ وہ گناہ کار تھے اور ایک دوسرے کو بُرائی سے نہیں روکتے تھے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے غفلت کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں۔ بعض عیسائی راہبوں کی ایک صفت بھی بیان کی گئی ہے (جو حبشہ میں تھے اور جن لوگوں کو مکّہ کے کافروں نے مسلمان مہاجرین کے خلاف ورغلایا تھا) کہ جب وہ قرآن سنتے ہیں تو اُن کی آنکھوں سے جاری ہوجاتے ہیں۔ اُن میں سلامت روی ہے اور وہ قبولیتِ حق کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس کے بعد مسلمانوں کو نصیحت ہے کہ وہ شریعت کی حدود کو قائم رکھیں۔ کسبِ حلال اور اکلِ حلال پر قائم رہیں۔ شراب، جُوا، پانسہ وغیرہ شیطانی کاموں سے بچیں۔ اللہ اور اس

کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پوری پابندی سے کریں اور ایمان نیز تقویٰ کی تلقین ہے۔ اب احرام کی حالت میں ممنوع اور جائز کاموں کا ذکر ہے۔ مثلاً خشکی کا شکار ممنوع ہے اور مچھلی کا شکار جائز ہے۔ خانہ کعبہ کی حرمت اور عظمت کا ذکر بھی ہے۔ حکم ہے کہ بیہودہ اور لغو باتوں سے متعلق سوالات، رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کیے جائیں۔ اگلی اُمتیں ایسے سوالات کی وجہ سے کفر کے قریب پہنچ گئی تھیں۔ جانور جن پر نشان لگائے جاتے ہیں اور وہ آزاد چھوڑ دیے جاتے ہیں اُن سے احتراز کیا جائے۔ اب وصیت کرنے والوں کو گواہ مقرر کرنے کی تاکید آئی ہے اور یہ کہ وہ گواہ شہادت کو کبھی نہ چھپائیں۔ پھر قیامت اور اُس کی ہولناکی کا ذکر ہے اور یہ سبق ہے کہ آخرت میں فلاح کی تمنّا ہے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ عیسٰی علیہ السلام نہ خدا تھے اور نہ خدا کے بیٹے تھے۔ وہ بھی بشر تھے اور اللہ کے رسول تھے اور معجزے کے طور پر اللہ نے سب سے پہلے ان سے گہوارے میں بات کرائی پھر اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کر دینے اور مُردوں کو زندہ کر دینے کا معجزہ دیا گیا۔ یہ واقعہ بھی ہے کہ عیسٰی علیہ السلام کے حواریوں نے معجزے کے طور پر اُن سے یہ فرمائش بھی کی کہ اُن کے لیے آسمان سے خوان اُترے۔ اللہ نے اس خوان کے لیے وعدہ فرمایا لیکن یہ بھی تنبیہ فرمادی کہ جو شخص نافرمانی کرے گا اُس پر سخت ترین عذاب ہوگا۔ عیسٰی علیہ السلام کہیں گے کہ میری اُمّت نے اپنے خیال ہی سے مجھے اور میری والدہ کو (اللہ کے علاوہ) خدا ٹھہرایا ہے اور میں اس بات سے بری ہوں۔ میں جب تک اُن میں تھا میں نے اُن سے وہی کہا جو اللہ نے مجھے بتایا۔ پھر سچّے لوگوں کے لیے جنّت کی نعمتوں کی بشارت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

(۶)

سورۃ الانعام

یہ سورۃ مکیّ ہے ۔اس میں ۱۶۶ آیتیں اور ۲۰ رکوع ہیں ۔

اس سورۃ میں حمد و ثناء کے بعد توحید سے متعلق بے شمار نشانیاں یاد دلائی گئی ہیں جو دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلی ہوئی ہیں ۔ کفار کے اس اعتراض کا جواب بھی ہے کہ تبلیغ کے لیے فرشتے کیوں نہ آئے ۔ کفار تو اُن پر بھی اعتراض کرتے اور اگر کاغذ پر لکھا ہوا بھی نازل ہوتا تو اس پر بھی اعتراض ہوتا کہ وہ تو جادو ہے ۔ اللہ کی نافرمانی سے تباہی اور بربادی ہے جس کی شہادت تباہ شدہ قوموں کے کھنڈروں سے ہو سکتی ہے، مسلمان بن کر ہی دنیا اور آخرت میں کامیابی ہو سکتی ہے اور اسلام کے معنی ہی اطاعت کے ہیں اور آپؐ فرمادیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے اللہ کی اطاعت کروں ۔ وہ حکمت والا اور خبر والا ہے اور آپؐ فرمادیں کہ وہی ایک معبود ہے اور میں قبول نہیں کرتا جو تم شریک کرتے ہو ۔ اب میدان حشر کا ذکر ہے اور عدالت الٰہی میں سوال و جواب کی کیفیت کا بیان ہے ۔ گناہ گاروں کی سزاؤں کا ذکر بھی ہے تاکہ مسلمان قوم قیامت کے خوف سے ڈرے ۔ ارشاد ہے کہ " کاش تم اُس وقت کی حالت دیکھ سکتے ۔ وہ لوگ دوزخ کے کنارے کھڑے کیے جائیں گے ، اُس وقت وہ کہیں گے، کاش دنیا میں ہم پھر واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں " ۔ پھر دنیا کی بے ثباتی اور اس کے بے حقیقت ہونے کا ذکر ہے ۔ دنیا میں مبتلا ہو کر آخرت سے جو غافل ہو گیا وہ سخت گھاٹے میں رہا ۔ دعوت اور تبلیغ کی اہمیت بھی بتائی جا رہی ہے اور اس راہ میں تکلیفوں کو برداشت

کرنے کی تلقین بھی ہے۔ ہمیشہ یہ ہوا کہ انبیاء علیہم السلام تشریف لائے تو لوگوں نے اُن کا مذاق اُڑایا اور انھیں جھٹلایا، اس لیے وہ برباد ہوئے اور دنیا کے عیش کی وجہ سے خدا کو بھول گئے، پھر عذاب الٰہی نے اُن کو پکڑ لیا اور اللہ کی گرفت سے کوئی شخص باہر نہیں آپؐ فرما دیں کہ کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر اللہ تمھاری سماعت اور تمھاری بینائی تم سے چھین لے اور تمھارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ کے سوا کون ہے جو یہ قوتیں تم کو واپس دلا سکتا ہے۔ پھر عذاب کی دھمکی ہے اور ایمان والوں کو خوشخبری ہے۔ قیامت کے دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا، نہ سفارش چلے گی اور نہ مال و دولت فائدہ دیں گے۔ صرف عمل صالح ہی سے عذاب ٹل سکتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کے واسطے سے اُمّت کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ ذکر الٰہی سے غافل نہ رہیں اور جو لوگ اللہ کے ذکر میں لگے رہتے ہیں انھیں اپنے پاس سے نہ ہٹائیں بلکہ اُن سے حسن سلوک کریں۔ رحمت والا خدا ضرور توبہ کرنے والوں کو بخش دے گا۔ کسی کی خواہش کی پیروی نہ کی جائے۔ صرف اللہ کی اطاعت کی جائے۔ ہر قسم کے شرک سے بچیں۔ پھر ارشاد ہے کہ غیب کی کنجیاں اللہ کے پاس ہیں اور اس کو ذرّہ ذرّہ کا علم ہے۔ درخت کا پتّا اس کے علم کے بغیر نہیں گرتا۔ زمین کی تہ ہو، خشکی ہو، تری ہو، ہر چیز کا اُسے علم ہے۔ وہ اپنے بندوں پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے اس لیے اُن پر بھیجتا ہے نگہبان، موت کے وقت بھی وہ ہوتے ہیں۔ دنیا میں اُترنے والے کئی قسم کے عذاب ہوتے ہیں۔ مثلاً آپس میں خانہ جنگی بھی عذاب الٰہی ہے۔ ایمان کی تلقین، اتحاد و اتفاق کی تعلیم، دنیا پرستی سے احتراز کا حکم ہے اور یہ حکم بھی ہے کہ ان لوگوں سے دُور رہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں اور دنیا میں

غرق رہتے ہیں۔ پھر قیامت کا ذکر ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ شرک کا نتیجہ کیا ہوگا۔
اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ہے کہ انھوں نے اپنے باپ کو بُت پرستی پر ٹوکا تھا اور کہا تھا کہ وہ اور اُن کی قوم گمراہی میں مبتلا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے جو دلیلیں ستارہ پرستوں کے مقابلے میں پیش کی تھیں اُن کا ذکر ہے اور انھوں نے بتایا تھا کہ رب صرف ایک ہے اور یہ ستارے اور پوری کائنات اُسی کی مخلوق و محکوم ہے۔ پھر بتایا ہے کہ ہدایت پر صرف وہ ہے جو ایمان لایا اور ہر قسم کی گمراہی سے اپنے ایمان کو محفوظ رکھا۔ اب ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کے بعد دوسرے پیغمبروں کی رسالت کا ذکر آتا ہے کہ اُن کی دعوت بھی وہی تھی جو قرآن کی ہے یعنی توحید، آخرت پر ایمان اور عمل صالح کی ترغیب۔ تو جب واقعہ یہ ہے تو قرآن کی مخالفت کیوں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے گریز کیوں ہے؟ شرک سے بچنے کی بھی پھر تاکید ہے۔ مخالفین اور بالخصوص یہود کہتے ہیں کہ خدا نے آج تک کوئی کتاب کسی پر نازل نہیں کی۔ اگر ایسا ہے تو توراۃ کس نے نازل کی اور وہ جس پر نازل ہوئی وہ بھی انسان ہی تھا۔ اور قرآن تو ایسی مبارک کتاب ہے جو تصدیق کرتی ہے اپنے سے اگلی کتابوں کی۔ مکّہ والوں اور تمام انسانوں کو اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے اور اُس سے زیادہ ظالم کون ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھے یا یہ کہے کہ مجھکو وحی آئی حالانکہ اسے وحی نہیں آئی۔ ایسے لوگ دیکھیں گے کہ آخرت میں اُن پر کیا عذاب ہوگا۔
اللہ کی ربوبیت کو سمجھنے کے لیے کائنات میں پھیلی ہوئی کارسازیوں کو دیکھنا کافی ہو سکتا ہے۔ اس کے نظام میں کسی کو دخل نہیں۔ انسانوں کے لیے اللہ کے کس قدر انعامات اور احسانات ہیں جن سے انکار کیا جا رہا ہے اور ایسا کرنا کتنی بڑی ناشکری ہے۔ تاہم آپؐ اُس کی پیروی کریں جو آپؐ پر وحی ہوتی ہے اور اگر وہ لوگ نہیں مانتے تو آپؐ ان

کے لیے وکیل نہیں ہیں۔ اگر وہ لوگ اللہ کے علاوہ کسی کو پوجتے ہیں تو تم لوگ اُن کو بُرا نہ کہو ورنہ وہ تمھارے اللہ کو برا کہیں گے۔ ہٹ دھرمی کرنے والوں کی ذہنیت تو یہ ہے کہ وہ اس وقت بھی ایمان نہ لائیں گے جب اُن کی آنکھوں کے سامنے فرشتے اُتریں یا قبر سے مُردے زندہ ہوکر اُٹھیں۔ وہ تو حیلے ہی کرتے رہیں گے اور قرآن کے احکام واضح طور پر اللہ کی طرف سے ہیں جن کی پیروی کرنی چاہیے، کسی کی خواہش کی پیروی نہ کی جائے۔ قرآن میں حلال اور حرام کے متعلق واضح احکام موجود ہیں۔ خدا کے نافرمانوں کو اپنے اعمال خوشنما معلوم ہوتے ہیں اس لیے وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتے اور نہ آخرت سے ڈرتے ہیں۔ یہ نفس کا فریب ہے۔ جن یا انسان جو بھی خدا سے باغی ہوگا وہ سب جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ اللہ جس کو ہدایت فرمانا چاہتا ہے اس کے لیے اسلام کا راستہ کھول دیتا ہے۔ جن و انس کی ہدایت کے لیے ہادی اور رسول آئے کہ یہ اللہ کی سنّت ہے کہ وہ بغیر اتمام حجّت کے کوئی بستی تباہ نہیں کرتا اور اُسے ہر طرح قدرت حاصل ہے اور وہ کل کی طرح آج بھی بستیوں کو تباہ کرسکتا ہے۔ شرک اور مشرکین کی ندمّت بھی ہے کہ مشرکین نئی نئی باتیں گھڑ لیتے تھے اولاد کو قتل کر دیتے تھے، اللہ کے دیے ہوئے رزق کو بغیر علم کے، حرام قرار دیدیتے تھے۔ ایسی تمام حرکتیں اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں۔ اب حکم ہے کہ باغ یا کھیتی کی زکوٰۃ ادا کی جائے جب کہ پھل توڑے جائیں یا کھیتی کاٹی جائے۔ پھر خدا کے انعامات کا ذکر ہے جو بندوں پر کیے گئے ہیں۔ مثلاً سواری اور گوشت کے لیے جانور پیدا کیے گئے ہیں، حلال جانوروں کے سلسلے میں ارشاد ہے کہ اُن کو بُتوں پر چڑھانا محض مُشرکانہ رسم ہے، خدا کا حکم ایسا نہیں ہے۔ مشرکین کو جواب دیتے ہوئے اب ارشاد ہے کہ خدا نے مُردار اور بہتا ہوا خون

خنزیر یا جس پر خدا کے سوا اور کا نام پکارا گیا ہو حرام قرار دیا تھا ہر ناخون والا جانور بھی اور بعض دوسری چیزیں بھی اُن پر حرام تھیں بطور سزا کے۔ یہ بھی ارشاد ہے کہ منکرین اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں مسلمانوں کو اُن سے بچنا چاہیے۔ اب ایسی دس باتیں بتائی گئی ہیں جن کا ارتکاب سخت گناہ اور قیامت میں عذاب کا موجب ہے۔ یعنی (۱) شرک (۲) والدین سے حسن سلوک نہ کرنا (۳) مفلسی کے خوف سے اولاد کا قتل (۴) زنا، (۵) ناحق قتل (۶) یتیم کا مال بلا وجہ ہڑپ کرنا (۷) ناپ تول میں کمی بیشی (۸) عدل و انصاف نہ کرنا (۹) عہد شکنی اور (۱۰) اسلام پر نہ چلنا بلکہ ایک ملّت میں رہ کر اصل دین میں فرقہ بندی کر کے اُس پر چلنا۔ اس طرح کے احکامات توراۃ میں بھی تھے۔ اب قرآن کے نزول کے بعد حجّت تمام ہو گئی اور اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہماری طرف کتاب نہیں بھیجی گئی یا کوئی رسول نہیں آیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں اور قرآن بھی نازل ہو چکا ہے۔ اب تو ہدایت حاصل کر لینی چاہیے، ورنہ قیامت میں سخت عذاب ہو گا اور عذاب آتا دیکھ کر ایمان لانا مقبول نہیں۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کی وہ ہدایت دہرائی گئی ہے جو انہوں نے اپنی قوم کو عطا فرمائی تھی یعنی یہ کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ وہی ہے جس نے تم کو دنیا میں اپنا خلیفہ بنایا اور تمھارے درجے ایک دوسرے پر بلند کیے، وہی عذاب دینے والا اور وہی بخشنے والا بھی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۷)

سورۃ الاعراف

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۲۰۶ آیتیں اور ۲۴ رکوع ہیں۔

اس سورت کے شروع میں نزول قرآن کی غرض بتائی گئی ہے کہ اس سے منکرین کو بُرے انجام سے ڈرایا جائے اور مومنین کو آگاہ کیا جائے کہ اللہ پاک نے اپنے رسولوں کے ذریعے کس کس طرح ان کی اصلاح چاہی وہ اللہ ہے جس نے زمین میں تمہیں جگہ دی اور روزی دی۔ اُسی نے تم کو پیدا کیا اور صورت بنائی، پھر فرشتوں سے سجدہ کرایا لیکن شیطان نے خود کو برتر سمجھ کر آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ اور مردود ہوا اور اُس نے انسانوں کو ورغلانے کا دعویٰ کیا۔ شیطان نے آدم علیہ السلام اور حوّا علیہما السلام کو ورغلایا۔ آخر انھوں نے توبہ کی۔ لیکن اُن کو زمین پر آباد دیا گیا جہاں انسانوں کو جینا اور مرنا ہے۔ اب لباس کا ذکر ہے کہ وہ ستر پوشی کے لیے ہونا ہے لیکن تقویٰ کا لباس سب سے بہتر ہے۔ جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے وہ شیطان کے حملوں سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اللہ کی عبادت اور دعا خلوص سے ہونی چاہیے۔ اور یہ کہ بعض گمراہ لوگ خود کو حق پہ گامزن سمجھتے ہیں حالانکہ وہ شیطان کے رفیق ہوتے ہیں مسجد سے رشتہ رکھنے اور اُس سے اپنی زینت (عزت) حاصل کرنے کا حکم بھی اور اسراف سے بچنے کا بھی حکم ہے۔ زینت اور حلال رزق کبھی حرام نہیں۔ البتہ کفر، نفاق، ظلم، تکبّر اور شرک وغیرہ حرام ہے۔ انبیاء علیہم السلام، اللہ کی آیات لیکر آتے رہیں اس لیے جس نے تقویٰ اختیار کیا اور اپنی اصلاح کی اسے کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا لیکن جنھوں نے اللہ کی

آیتوں کو جھٹلایا وہ ہمیشہ کے لئے دوزخی ہیں اور وہ جنت میں نہیں جا سکتے جس طرح کہ ایک اونٹ سوئی کے ناکے میں نہیں جا سکتا۔ پھر اہلِ جنّت اور اہل دوزخ کا مکالمہ ہے کہ جنّت والے کہیں گے کہ کیا تم نے دیکھ لیا کہ پروردگار کا وعدہ کتنا سچّا ہے تو اہلِ دوزخ کہیں گے کہ ہاں دیکھ لیا۔ اصحاب اعراف اور اصحاب جنّت کا مکالمہ بھی ہے کہ اصحاب اعراف، جنّت کے امیدوار ہونگے اور اہلِ جنّت سے پکار کر کہیں گے کہ سلامتی ہو تم پر اور جب وہ اصحاب اعراف دوزخیوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے رب ہم کو ظالموں کا ساتھی نہ بنا۔ اہلِ جنت، اہلِ دوزخ اور اصحابِ اعراف کے کچھ مکالموں کے بعد ذکر ہے کہ جنت والے کس قدر آرام و آسائش کے ساتھ رہیں گے اور دوزخ والے کتنی تکلیفوں میں ہوں گے اور ہمیشہ کے لیے یہی صورت ہوگی اور اس دنیا میں واپسی کا سوال ہی نہ ہوگا اور اس دن معلوم ہوگا کہ اللہ نے اپنے رسولوں کے ذریعے جو پیام دیا تھا وہ کتنا سچّا تھا۔ اب ارشاد ہے کہ آسمانوں اور زمین کو اللہ نے ۶ دن میں بنایا اور وہ عرش پر ہے۔ رات دن، سورج چاند اور تارے سب اس کے حکم پر ہیں۔ اس لیے صرف اُسی کو گڑگڑا کر پکارو اور زمین میں فساد نہ کرو اور پکارو اللہ کو خوف اور توقع کے ساتھ۔ اللہ نے کیا کیا نعمتیں عطا فرمائی ہیں، اُن کا شکر ادا کرنا چاہیے اور قرآن کی آیتوں پر عمل کرنا چاہیے۔ اب نوح علیہ السلام کی دعوت، ان کی قوم کی سرکشی اور پھر طوفان کی شکل میں عذاب کا تذکرہ ہے کہ کس طرح اللہ نے اپنے رسولوں کے دشمنوں کو تباہ کیا اور کس طرح اُن کے پیروکاروں کو عذاب سے بچایا۔ اب ہود علیہ السلام کا ذکر ہے کہ ان کی دعوت کا انکار اُن کی قوم عاد نے کیا، خدا سے سرکشی کی اور تکبّر کیا۔ نتیجہ وہی ہوا جو قومِ نوح ؑ کا ہوا تھا۔ یعنی عاد پر عذاب نازل ہوا اور اللہ نے ہود علیہ السلام کو بچا لیا۔ اب صالح علیہ السلام کا ذکر ہے کہ ان کو قوم ثمود میں رسول بنا کر بھیجا۔ انھوں نے بھی اللہ کی بندگی کی تعلیم دی اور اپنی

اور نبی کو بچانا چاہا لیکن قوم نے نافرمانی کی تو زلزلے نے ان لوگوں کو پکڑا۔ اور اللہ نے صالح علیہ السلام کو بچا لیا۔ لوط علیہ السلام کی قوم ماحول کی منکر تھی۔ بے حیائی اور فحاشی میں مبتلا تھی۔ لوط علیہ السلام نے بہت سمجھایا لیکن قوم نہ مانی تو ان پر پتھروں کی بارش ہوئی اور وہ لوگ ہلاک ہوئے۔

شعیب علیہ السلام کی قوم (اہل مدین) دنیا پرست تھی۔ مال و دولت کے حریص تھے۔ ناپ تول میں کمی بیشی کرتے تھے۔ شعیب علیہ السلام نے اللہ کا پیغام پہنچایا لیکن ان لوگوں نے تکبر کیا۔ آخر زلزلے نے اُن لوگوں کو دبوچ لیا اور وہ گھروں میں اوندھے پڑے رہے۔ اسی طرح جہاں کہیں کوئی نبیؑ مبعوث کیا اور قوم نے جھٹلایا تو پہلے معاشی تنگی، قحط سالی اور وبائیں آئیں پھر فراغت اور خوش حالی سے اُن کو آزمایا لیکن ان آسائشوں کے باوجود انھوں نے حق کا راستہ اختیار نہیں کیا۔ تو پھر عام تباہی آئی۔ اگر قرآن کے ساتھ بھی اسی طرح کی سرتابی اور بغاوت کی گئی تو اسی طرح کا عذاب پھر بھی آسکتا ہے۔ لوگوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ دیکھیں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں نے کیا کیا۔ موسیٰ علیہ السلام سے نشانی طلب کی گئی۔ انھوں نے اپنا عصا ڈالا تو وہ اژدہا بن گیا اور ہاتھ نکالا تو وہ سفید نظر آیا لیکن یہ نشانیاں جادو سمجھی گئیں اور اُن کے مقابلے میں جادوگر بلوائے گئے لیکن وہ سب ہار کر سجدے میں گر پڑے اور اللہ کی ربوبیت کے قائل ہو گئے لیکن فرعون نے سرتابی کی اور موسیٰ علیہ السلام کو علیٰحدہ کرنا چاہا تو اس کے سرداروں نے اعتراض کیا، تو اُس نے دوبارہ قصد کیا کہ بیٹوں کو قتل کرے اور بیٹیوں (عورتوں) کو زندہ رہنے دے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو نصیحت کی کہ وہ اللہ سے مدد مانگیں۔ ادھر فرعون اور اس کے ماننے والوں پر قحط سالی ہوئی تاکہ وہ کچھ اصلاح پائیں لیکن اُن کا حال تو یہ تھا کہ جب کوئی بھلائی اُن کو حاصل ہوتی تو سمجھتے کہ وہ ہمارا حق ہے اور تباہی آتی تو کہتے کہ یہ موسیٰ

(علیہ السلام) کی وجہ سے ہے۔ آخر اُن پر طوفان، ٹڈی، مینڈک وغیرہ کا عذاب آیا تو کہنے لگے کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) تم اپنے رب سے دُعا کرو کہ ہم اس عذاب سے بچ جائیں، پھر ہم لوگ تم پر ایمان لے آئیں گے اور تمھاری قوم بنی اسرائیل کو چھوڑ دیں گے۔ لیکن جب اُن پر سے عذاب ہٹ جاتا تو وہ پھر سرتابی کرتے، آخرکار اُن سب کو غرق کر دیا اور بنی اسرائیل کے لیے نیکی اور بھلائی کا وعدہ پورا کیا گیا۔ لیکن بنی اسرائیل جب دریا کے پار ہوئے تو ایک بُت پرست قوم کو دیکھ کر خود بھی بُت پرستی کے خواہش مند ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اُنھیں ڈرایا اور اللہ کے انعامات یاد دلائے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر گئے۔ چالیس دن کا اعتکاف کیا۔ توراۃ ان کو دی گئی۔ اسی موقع پر انھوں نے اللہ کا جلوہ دیکھنا چاہا تو جواب ملا کہ تم نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن جب تجلّی کا ظہور ہوا تو پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔ پھر جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ کو رسالت اور وحی کی الواح حاصل ہوئیں۔ آپ کے کوہِ طور پر جانے سے قوم گئو سالہ کی پرستش میں مبتلا ہو گئی تھی۔ آپ اپنے بھائی ہارون علیہ السلام پر ناراض ہوئے کہ اُن کی موجودگی میں ایسا کیوں ہوا۔ قوم آخر پچھتائی۔ نافرمان لوگوں پر بے شک عذاب نازل ہوا لیکن موسیٰ علیہ السلام کی عاجزانہ دعاؤں سے وہ عذاب پھر ٹل گیا کہ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ توراۃ کی اس پیشین گوئی کا ذکر بھی آیا ہے کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم (نبیِ اُمّی) تشریف لائیں گے اور انھی کی پیروی میں قیامت تک فلاح و نجات ہے۔ اور یہ کہ وہ کسی خاص قوم، کسی خاص خطّہ اور کسی خاص زمانے کے لیے نہیں ہیں بلکہ ہر زمانے اور تمام انسانیت کے لیے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں بعض صالح اور ایماندار لوگ بھی تھے اور عموماً نافرمان تھے جن پر عذاب ہوا تھا۔ بعض عذاب ایسے بھی تھے کہ صورتیں مسخ کر دی گئی تھیں۔ حق کی طرف پکارنے والے کا کام محض تبلیغ

اور نصیحت ہے۔ کوئی مانے یا نہ مانے۔ وہ اس کا ذمہ دار نہیں۔
بنی اسرائیل کی دنیا پرستی اور حبّ جاہ و مال کا ذکر بھی ہے کہ وہ آخرت
کے بجائے دنیا کو پسند کرتے ہیں جس کا نتیجہ بہت عبرت ناک ہوا کرتا ہے۔
اب ذکر ہے کہ ازل میں انسانوں نے توحید کا اعتراف کر لیا تھا جبکہ
اللہ نے ان سے فرمایا تھا کہ "کیا میں نہیں ہوں رب تمھارا؟" پھر
اُن لوگوں کی مثال بتائی ہے کہ جو مال و دولت اور دنیا پرستی میں
لگے رہتے ہیں کہ وہ کتّے کی طرح ہیں جو ہر حال میں اپنی زبان نکالے
ہوئے ہانپتا رہتا ہے خواہ وہ بھوکا ہو یا نہ ہو۔ دنیا پرست انسان
کے دل بھی ہوتے ہیں اور آنکھیں اور کان بھی ہوتے ہیں لیکن وہ
ان کا مصرف نہیں جانتے یعنی ایمان نہیں لاتے اور وہ انعام
(چوپائے) کی طرح ہیں ایسے لوگ چند روزہ زندگی پر غرور نہ کریں
اور اس مہلت سے اگر وہ فائدہ نہیں اٹھاتے تو اُن کے لیے ہمیشہ کا
عذاب ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنون نہیں ہے۔ وہ تو اللہ
کی طرف سے ڈرانے والے ہیں۔ قیامت کا علم اور غیب کا علم سب
اللہ کے لیے ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نذیر اور بشیر ہی ہیں۔ اور
سارے انسان ایک جان سے بنائے گئے ہیں اور اُن کے لیے ہدایات
ایک ہی ہیں۔ البتہ لوگوں نے من گھڑت باتیں شرافت اور فضیلت
کے لیے بنا لی ہیں۔ اور شرک کرنے والے تو ایسے معبود بناتے ہیں جو کچھ
نہیں کر سکتے۔ غیر اللہ کو پکارنے والے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ
شیطان کے بھائی ہیں جو گمراہی کی طرف چلے جا رہے ہیں اور رسول (صلی
اللہ علیہ وسلم) پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔ اب ارشاد ہے کہ جب قرآن
پڑھا جائے تو سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم ہو اور تم اللہ کو یاد
کرو دل میں اور گڑگڑاتے ہوئے، اور ڈرتے ہوئے اور خاموشی کے ساتھ

اور تم غافل نہ بن جاؤ۔ اللہ کو یاد کرنے والے تکبر نہیں کرتے اور یاد کرتے ہیں اللہ کو اور اُسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

(۸)

سورۃ الانفال

مدنیہ ہے۔ اس میں ۷۵ آیتیں اور دس رکوع ہیں۔

شروع میں اجمالی طور پر مالِ غنیمت کا ذکر ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔ تفصیل آگے آئیگی۔ غزوۂ بدر کا ذکر ہے کہ اللہ کی رحمت اور نعمت کس قدر نازل ہوئی۔ وہ یاد کرائی جارہی ہیں اور حکم آتا ہے کہ دشمنوں کے مقابلے میں اگر اسی طرح ایمان اور صبر و ثبات قائم رکھا گیا تو مزید رحمتیں نازل ہوں گی اور بدر میں جو آپ نے مٹھی خاک پھینکی تھی تو آپ نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھی۔ اور فتح بڑے لشکر کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ اللہ کے فضل سے ہوتی ہے۔ اب مسلمانوں کو پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے لیے حکم ہے کہ اس اطاعت کو نہ چھوڑو۔ اس سے اعراض کرنے میں ناکامی اور نامرادی ہے۔ جہاد کے لیے ترغیب ہے اور امانت کی چوری کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ مال اور اولاد کی محبت ایک فتنہ ہے۔ اب کافروں کی ہٹ دھرمی کا ذکر ہے کہ وہ یہاں تک کہتے ہیں کہ یہی دین حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برساؤ یا دکھ کی مار دلاؤ۔ لیکن جب تک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں مکہ

میں یہ ہے کافروں پہ عذاب نہیں ہوا ۔ مسجد حرام میں کافروں کی عبادت
سیٹیاں بجانی یا تالیاں بجانی تھی اور وہ اللہ کی راہ سے روکنے کے
لیے خرچ کرتے تھے ۔ اب اُن سے کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنی چالبازیوں اور
شرارتوں سے باز آجائیں تو اُن کی مغفرت ہو سکتی ہے ورنہ کفر پر اصرار
کی وجہ سے وہ نامُراد رہیں گے ۔ اب جہاد کا حکم ہے کہ اُن سے لڑو
یہاں تک کہ اُن کا فساد باقی نہ رہے اور اللہ کا حکم جاری و ساری
ہو جائے ۔ مالِ غنیمت کی تقسیم بھی بتائی ہے کہ چار حصّے مجاہدین میں
خرچ کیے جائیں اور پانچواں حصّہ بیت المال میں جمع ہوگا ۔ اور جہاد
کرنے والوں کے لیے اللہ کی مدد ہوتی ہے ۔ جہاد کے فوائد اور قوانین
بھی بتائے جاتے ہیں کہ ثابت قدمی اور اللہ کی یاد سے جہاد میں کامیابی
ہوتی ہے ۔ اور اللہ کی اطاعت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی
ہی کام آتی ہے ۔ شیطان دھوکے دیتا ہے اور جب وہ کافر لڑنے
کو کھڑے ہوتے ہیں تو بظاہر اُن کی مدد کرتا ہے لیکن پھر اُن سے
بری الذمّہ ہو جاتا ہے ۔ منافقین کی ریشہ دوانیاں بتائی جاتی ہیں
تاکہ مسلمان اُن سے خبردار رہیں ۔ کافروں کو ڈرایا جاتا ہے کہ اگر وہ
کفر اور سرکشی سے باز نہ آئے تو ان کا بھی وہی حشر ہوگا جو فرعون اور
اس کے لشکر کا ہوا ۔ اللہ کے نزدیک بدترین جانور کافر ہیں ۔ وہ وعدہ
کرکے مُکر جاتے ہیں تو جہاد میں ان کو ایسی سزا دو کہ دوسروں کو بھی
عبرت ہو ۔ اور اگر کسی قوم سے دغابازی کا خطرہ ہو تو صاف صاف
ان سے کیے ہوئے معاہدے کو واپس کر دینا چاہیے اور جب معاہدہ ختم
ہو جائے تو مسلمان ہر کارروائی کے لیے آزاد ہیں ۔ مسلمانوں کو چاہیے
کہ جہاد کے لیے ہر طرح کے ساز و سامان سے لیس رہیں پھر بھی ان
مادی ذرائع پر بھروسا نہ کریں بلکہ اللہ اور ر[illegible] کی قدرت و مدد پر اعتماد کریں

جہاد پر آمادہ کرنے اور رہنے کا حکم پھر آتا ہے جس کے لیے صبر و ثبات کی تلقین ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے جہاد ہو اور صبر و ثبات اور اللہ پر توکّل ہو تو کم از کم دوگنی تعداد پر آسانی سے غالب آ سکتے ہیں۔ مالِ غنیمت حلال ہے اور قیدیوں کے متعلق احکام ہیں کہ اُن سے مال لے کر اُن کو چھوڑا جا سکتا ہے یا نہیں۔ پھر ایمان، جہاد اور ہجرت کے فضائل بیان کیے گئے ہیں کہ اگر وطن میں اسلامی زندگی گزارنی دوبھر ہو جائے تو پھر ہجرت ضروری ہے اور اللہ کے احکام پر عمل کرنے کے لیے ہجرت نہ ہو تو ایسے شخص کا اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر یہ بھی حکم ہے کہ دشمن ملک اور دشمن قوم میں پھنسے ہوئے مظلوم مسلمان اگر اسلامی حکومت سے مدد طلب کریں تو ان کو ظلم و تشدّد سے بچانے کے لیے اُن کی مدد ضروری ہے۔ ہجرت اور جہاد کرنے والے مغفرت اور عزّت کی روزی حاصل کریں گے اور ان کے حقوق اور بھی ہیں۔

(سورۃ التوبہ سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھنا چاہیے)

⑨

سورۃ توبہ مدنی ہے ۔ اس میں ۱۲۹ آیتیں اور سولہ رکوع ہیں ۔
جب مکہ فتح ہوا تو اس کے ایک برس بعد یہ حکم نازل ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نہ رکھو اور یہ بات عید قربان کے دن حج کے قافلوں میں سُنا دو تاکہ سب کو اطلاع ہو جائے ۔ یعنی ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۰ ربیع الآخر تک وہاں کے کافروں کو یہ مہلت دی گئی ہے کہ یا تو وہ جنگ کے لیے تیار ہو جائیں یا وطن چھوڑ دیں یا مسلمان ہو جائیں ۔ پھر جو لوگ توبہ کرلیں ، نماز اور زکوٰۃ ادا کریں تو اُن سے کوئی تعرّض نہیں ہوگا اور جو مشرک پناہ چاہیں اُنھیں پناہ دی جائے ۔ مختلف قبیلوں سے جو معاہدے ہوئے تھے اگر وہ اُن پر قائم رہیں تو مسلمان بھی پابند رہیں ورنہ نہیں اور جو مشرک یا کافر توبہ کرلے اور نماز و زکوٰۃ پر قائم ہو جائے تو وہ مسلمان کا دینی بھائی ہے ، اس سے کسی قسم کا انتقام نہ لیا جائے ۔ اللہ کی محبت دنیا کی ہر محبت پر فوقیت رکھتی ہے ، اس کی راہ میں جان ، مال ، وطن ، اولاد وغیرہ سب کچھ قربان کر دینا چاہیے اور ایسا کرنے والا ہی صحیح معنی میں مومن ہے ۔ اللہ کی مسجدوں کو آباد رکھنے اور ان کی دیکھ بھال کرنے والے مسلمان ہی ہو سکتے ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان والے ہیں ، کافروں کا یہ کام نہیں ہے اور جو لوگ ایمان لائے ، ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اُن کے درجے اللہ کے نزدیک عظیم ہیں ۔ اُنھیں اللہ کی رضا حاصل ہے اور وہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے ۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اگر اُن کے باپ دادا ، بیٹے اور بھائی وغیرہ کفر پر قائم ہیں تو ان سے قطع

نہ کریں اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جہاد کی راہ میں ان کا تعلق آڑے نہ آئے ورنہ تمھیں اس روش کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ بدر اور حنین وغیرہ کی جنگوں میں اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال رہی اور اب بھی رہے گی اگر مسلمان، اپنے اللہ اور اس کے دین کے لیے آگے بڑھیں گے انھیں دنیا اور آخرت دونوں کی نعمتیں ملیں گی۔ اب حکم ہے کہ مسجد میں مشرکوں کو آنے مت دو، کیوں کہ وہ پلید ہیں۔ اہلِ کتاب سے جزیہ لیا جائے اور جو دشمن مسلمانوں سے لڑیں تو ان سے مسلمان بھی لڑیں اور جو صلح رکھیں اُن سے تعرض نہ کیا جائے۔ اب یہود ونصاریٰ کا ذکر ہے کہ حضرت عزیرؑ کو یہود نے اللہ کا بیٹا بنا لیا ہے اور نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو۔ یہ سب غلط ہے اور یہ لوگ اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ تو اس نور کو پوری طرح چمکا کر رہے گا۔ مال و دولت اور سونے چاندی سے محبت کرنا اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنا عذاب الیم کا پیش خیمہ ہے۔ دینِ ابراہیمؑ میں چار مہینے (ذی قعدہ، ذی الحج، محرم اور رجب) حرمت کے تھے۔ اب بھی اگر کفار ان مہینوں میں نہ لڑیں تو مسلمان بھی نہ لڑیں ورنہ ان مہینوں میں لڑ سکتے ہیں۔ مسلمانوں کو دنیا کی محبت میں جہاد سے دست کش نہ ہونا چاہیے اور عذاب الٰہی کا خود کو مستحق نہ بنانا چاہیے۔ اگر وہ جہاد چھوڑ دیں گے تو ان کے بجائے کسی دوسری قوم کو بھی یہ شرف دیا جا سکتا ہے جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ اُن منافقین سے بچیں جو حیلے بہانے کر کے جہاد پر نہیں گئے۔ اللہ خود اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کرتا ہے جیسا کہ غارِ ثور میں اُن کو تسکین دی اور اُن کی مدد فرمائی۔ جہاد میں شریک نہ ہونے والوں کی مذمت ہے، اور منافقین کی ریشہ دوانیوں کی تفصیل بھی دی گئی ہے۔ دل میں

نفاق ہوتا ہے تو نماز میں سستی ہوتی ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا گراں گزرتا ہے۔ منافقین کا مقصد مسلمانوں میں رہ کر اُن سے فائدہ اٹھانا ہوتا ہے اور وہ آستین کا سانپ بن کر اسلامی معاشرے کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ غزوۂ تبوک میں منافقین نے شرکت سے معذوری کے بہانے بنائے ہیں تو ان پر عذاب کی دھمکی ہے۔ وہ تم میں سے نہیں ہیں صرف جان اور مال بچانا چاہتے ہیں اور وہ زکوٰۃ دینے پر بھی طعن کرتے ہیں۔ اب زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بتائے جاتے ہیں کہ وہ خرچ کی جائے ۱۔ مفلسوں پر ۲۔ محتاجوں پر ۳۔ اور ایسے کام پر جانیوالوں پر ۴۔ اور جن کا دل تالیف کرنا ہے اور گردن چھڑانے پر ۵ تاوان بھر نے پر، اللہ کی راہ میں اور مسافر پر۔ پھر ذکر ہے کہ وہ بدبخت جنھوں نے اپنی حرکتوں سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچائی ہے اُن کے لیے عذاب الیم ہے۔ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایتوں پر جو لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں وہ منافق ہیں اور وہ بہانے بناتے ہیں۔ منافقوں کا یہ عمل ہے کہ وہ بُرائی سکھاتے ہیں اور بھلائی سے روکتے ہیں، اُن کے لیے اللہ کی لعنت ہے اور وہ دوزخی ہیں۔ اُن سے پہلے بھی بہت سے بدبخت، قوت اور مال و اولاد میں زیادہ تھے موجودہ منافقوں سے کہیں زیادہ۔ آخر ان کی بستیاں الٹ دی گئیں اور انھوں نے خود اپنے اوپر ہی ظلم کیا اور دنیا، نیز آخرت میں اپنے اعمال اکارت کیے۔ ان کے برعکس ایمان والے وہ ہیں جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر قائم ہیں، نماز اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں، ان پر اللہ رحم فرمائے گا اور اُن کے لیے جنت اور اس کی راحتوں کا وعدہ ہے۔ اب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہے کہ

آپ کافروں اور منافقوں سے جنگ کریں اور شدت کا برتاؤ کریں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کی مالی امداد اور ایثار کا مذاق اڑاتے تھے کہ مالدار مسلمانوں نے جہاد میں جو مدد کی ہے وہ ریاکاری ہے اور جنھوں نے حقیر سی پیش کش کی تو وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ گویا ان پر طعن کرتے تھے تو ایسے لوگوں کے لیے دکھ کی مار ہے اور اگر ایسے لوگوں کے لیے ستّر بار بھی مغفرت کے لیے دعا کروگے تب بھی اللہ اُن کو نہیں بخشے گا۔ اب ان منافقین پر خفگی کا اظہار ہے جو غزوہ تبوک کے موقع پر حیلے بہانے کرکے بیٹھ گئے تھے اور جہاد کے لیے نہیں گئے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم سے فرمایا جارہا ہے کہ اُن منافقین کو اب آپ ساتھ نہ لیں اور وہ ساتھ جانے کا اظہار کریں بھی تو اُن سے صاف طور پر آپؐ فرمادیں کہ ہم کو تمھاری ضرورت نہیں ہے۔ ایسے منافقین کے لیے دردناک عذاب ہوگا اور جب یہ لوگ مریں تو آپؐ ہرگز ان کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھیں۔ اور مجاہدین اور آپؐ کے رفقاء جنھوں نے جان ومال کی قربانی دی ہے جنّت کے مستحق ہیں جو اللہ نے اُن کے لیے تیار کی ہے۔ اب پھر تبوک کے واقعات ہیں کہ ایسے گنوار لوگ بھی ہیں جو جہاد سے رخصت مانگتے ہیں۔ البتّہ ضعیفوں، بیماروں اور ایسے لوگوں کو رخصت ہے جو خرچ نہیں رکھتے۔ ایسے لوگوں کے خلوص کو دیکھا گیا اور ان کو رخصت دی گئی۔ بعض اتنے غریب بھی تھے کہ اُن کے پاس جہاد کے لیے کوئی سامان نہ تھا۔ جب انھوں نے جہاد کے لیے درخواست کی اور دربارِ رسالتؐ میں ان کے لیے سواریاں مہیّا نہ تھیں تو انھیں واپس کیا گیا۔ اس بات پر وہ زاروقطار رونے لگے۔ لیکن جو مالدار لوگ بہانے کر رہے تھے۔ اُن کے متعلق علم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کو حاصل تھا۔ ایسے لوگ اپنی صفائی پیش کرنے کے لیے قسمیں کھائیں گے۔ یہ ناپاک لوگ ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ ایسے گنوار لوگ سخت منکر ہیں اور وہ دین کے لائق نہیں

بعض گنوار ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو تاوان سمجھتے ہیں لیکن ان میں بعض وہ بھی ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور بعض اللہ کے لیے خرچ کرتے ہیں تاکہ اللہ کا قُرب اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا حاصل کریں۔ شروع شروع کے مہاجر اور انصار اور وہ لوگ جنھوں نے نیکی کے ساتھ اُن کی پیروی کی وہ سب اللہ کے پسندیدہ ہیں اور اُن کے لیے جنت تیار رکھی ہے۔ البتہ وہ گنوار لوگ جو منافق ہیں اور اپنے نفاق پر اَڑے ہوئے ہیں اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔ اپنے گناہ کا اعتراف کرنے والے اور توبہ کرنے والے اللہ کے نزدیک قابل معافی ہیں۔ لیکن منافقوں نے ضد اور کفر کی وجہ سے جو مسجدِ ضرار پھوٹ ڈالنے کے لیے بنائی ہے اُس میں ہرگز نماز نہ پڑھیں بلکہ مسجدِ قُبا میں پڑھیں جو پرہیزگاری کی بنا پر قائم کی گئی اور اس کے لیے اللہ کی رضا بھی ہے۔ اب اُن مجاہدوں کے لیے خوشخبری ہے کہ جنھوں نے اللہ کے لیے اپنی جان اور مال کو وقف کر دیا ہے۔ وہ اللہ کے لیے مارتے اور مرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے کئی القاب اللہ کی طرف سے ہیں یعنی وہ توبہ کرنے والے ہیں، بندگی کرنے والے، شکر کرنے والے، بے تعلق رہنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کے لیے حکم کرنے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کو قائم رکھنے والے ہیں! انھوں نے نہایت نازک موقعوں پر دین کی خدمت کی ہے اور وہ خوش خبری کے مستحق ہیں۔ اُن تین حضرات کا ذکر بھی ہے جو کاہلی اور غلطی سے غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہو سکے تھے لیکن انھوں نے خلوص کے ساتھ توبہ کی تو اللہ پاک توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اب تقویٰ اور صداقت کی تعلیم ہے اور جہاد کا پھر حکم ہے۔ اس راہ میں بھوک پیاس کا برداشت کرنا بھی نیکی ہے اور خرچ کرنا بھی نیکی ہے۔ دین کے پھیلانے اور شریعت کا علم سیکھنے اور سکھانے کے لیے بھی ایک جماعت ضروری ہے۔ جہاد اسلام

کی سربلندی کے لیے ہے تاکہ کافروں کو معلوم ہو سکے کہ مسلمان کمزور نہیں ہیں۔ منافقین قرآن کی آیتوں کا مذاق اُڑاتے تھے کہ اُن کے نازل ہونے سے ایمان میں کون سا اضافہ ہوتا ہے۔ ایسے لوگ مجلس نبویؐ سے کیا پھرے، خدا نے اُن کے دلوں کو پھیر دیا۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم تمہاری خیر خواہی اور نفع رسانی کی تڑپ اپنے دل میں رکھتے ہیں اور آپؐ جب سارے جہان کے بہی خیر خواہ ہیں تو خاص اُمّتِ مسلمہ کے لیے کیوں خیر خواہ نہ ہوں گے؟ آپؐ رؤف بھی ہیں اور رحیم بھی اور اگر کوئی شخص اُن سے پھر جاتا ہے تو اُس کے لیے اللہ کافی ہے جو مالک ہے عرشِ عظیم کا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۰

سورۃ یونس مکی

اس سورۃ میں ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں۔

لوگوں کو تعجب اس بات پر ہے کہ اُنھی میں سے ایک شخص کو کس طرح پیغمبر بنا یا گیا ہے اور کفار تو اس چیز کو یقین ہی نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ وہ تو جادوگر ہیں۔ اللہ کی توحید کو سمجھنے کے لیے آسمانوں اور زمین کی تخلیق خود انسان کی پیدایش، جنّت دوزخ، سورج، چاند، دن رات کی تبدیلی وغیرہ بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور شروع میں انسان ایک ہی اُمت تھے، بعد میں اختلافات ہوئے۔ لوگوں کا عجیب حال ہے کہ تکلیف کے بعد کوئی راحت پہنچتی ہے تو وہ اللہ کے بجائے اسباب پر نظر رکھنے لگتے ہیں اور اگر وہ کشتی میں ہوں اور طوفان کے نرغے میں پھنسے ہوئے ہوں تو وہ اللہ کو پکارتے ہیں اور جب وہ اس سے نجات حاصل کر لیتے ہیں تو وہ پھر بغاوت کرنے لگتے ہیں۔ دنیا کی زندگی کی مثال ایسی سمجھو کہ بارش ہوئی تو کھیتی لہلہانے لگی لیکن پھر ہم کو قدرت ہے کہ ہم اس کھیتی ہی کو تباہ کر دیں۔ اسی طرح انسان پیدا ہو کر بڑا ہوتا ہے، آخر فوت ہو جاتا ہے، اس مشاہدے سے اللہ کی قدرت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ پاک بھلائی کی طرف پکارتا ہے اور اس کی دعوت کو لینے والے بھلائی پاتے ہیں اور نہ لینے والے جہنم میں جاتے ہیں اور آخرت میں نیکی اور بدی سب کا پتا چل جائے گا۔ آپ ان سے پوچھیے کہ تم کو کون رزق دیتا ہے؟ کون سماعت اور بصارت کا مالک ہے؟ کون مُردہ کو زندہ اور زندہ کو مُردہ کر دیتا ہے؟ آپ یہ بھی پوچھیں کہ اُن کے معبودوں میں سے کون ہے جو تخلیق کی ابتدا کرتا ہے

اور کون اس کا اعادہ کرتا ہے؟ وہ صرف اللہ ہے اور اس کا قرآن ایسا ہے جو اس کے سوا اور کوئی نہیں بنا سکتا اور اگر تم میں قدرت ہے تو بنالاؤ اس کی جیسی کوئی سورت، اگر تم سچے ہو۔ اور جھٹلانے والے کا انجام دیکھو اور اللہ خوب جانتا ہے مفسدوں کو۔ اور اگر لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو آپ فرما دیں کہ میرا کام صرف پہنچانا ہے اور میں تم سے بری الذمہ ہوں ۔ وہ لوگ آپ کی بات سن لیتے ہیں اور آپ کی طرف نظر بھی کرتے ہیں لیکن مستفید ہونا نہیں چاہتے، آخر وہ ہمارے پاس آئیں گے تب انھیں پتا چلے گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔ اور عذاب آنے پر ایمان لانا یا نہ لانا سب عبث ہے۔ اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ وہی نصیحت (رسالت) بھیجتا ہے تاکہ مومنوں کو شفائے صدور حاصل ہو اور ہدایت بھی اور رحمت بھی۔ اور اللہ تمھارے واسطے روزی اتارتا ہے تو کیوں اپنی طرف سے بعض کو حلال اور بعض کو حرام قرار دے لیتے ہو؟ اللہ سے چھوٹی بڑی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اور اللہ والے لوگوں کو کسی طرح کا خوف اور غم نہیں۔ دنیا اور آخرت دونوں میں اُن کے لیے خوشخبری ہے۔ اور اللہ ہی کا سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور آپ دشمنوں کی سرگرمیوں کی پروا نہ کریں۔ اللہ اُن کا زور توڑ دے گا۔ اللہ بے نیاز ہے اس بات سے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بناتے۔ نوح علیہ السلام نے اللہ کا پیام پہنچایا لیکن اُن کی قوم نے ان کو جھٹلایا، تو ہم نے ان لوگوں کو غرق کر دیا اور نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو بچا لیا۔ اُن کے بعد بھی کتنے رسول بھیجے گئے لیکن اُن کی بات کسی نے نہ مانی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے ساتھ بھی یہی ہوا کہ ان کی بات کو جادو کہا گیا۔ اور قوم نے اپنے آباؤ اجداد کے دین کو نہیں چھوڑا۔ فرعون نے جادوگروں کو

بلوایا لیکن وہ سب کے سب موسیٰ علیہ السلام کے آگے باطل ٹھہرے
اور اللہ کی بات ہی سچ رہتی ہے ۔ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام
کو فرمایا گیا کہ وہ اپنی قوم کے واسطے مصر میں گھر بنائیں قبلہ کی طرف اور
قائم کریں نماز ۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی نافرمانی کی وجہ سے اُس
کے مال و منال کے لیے بد دعا کی ۔ آخر بنی اسرائیل قوم دریا کے پار ہوئی
لیکن فرعون غرق ہونے لگا تو ایمان لایا ۔ اللہ نے اُس کے فوت ہونے
کے بعد اس کا بدن دریا میں سے نکال کر ٹیلے پر رکھوا دیا تاکہ بعد والوں
کو عبرت ہو ۔ پھر قوم بنی اسرائیل کو پسندیدہ جگہ دی گئی ، طیّب رزق
دیا گیا اور تورات کا علم بھی دیا گیا لیکن انھوں نے طرح طرح کے اختلافات
پیدا کیے بلکہ موسیٰ علیہ السلام سے بھی کٹ حجّتی کی ۔ اب مسلمانوں کو تنبیہ
کی جا رہی ہے کہ وہ ان لوگوں سے سبق حاصل کریں اور شک میں نہ
پڑیں ۔ اللہ کی بات کو جھٹلانے والے عذاب الیم میں مبتلا ہوں گے ۔
بہت سی بستیاں ایمان نہ لانے کی وجہ سے تباہ ہوئیں یونس علیہ السلام
کی قوم پہ گو کہ عذاب منڈلا رہا تھا لیکن ایمان لانے کی وجہ سے
وہ اُس سے بچ گئے ۔ اور اللہ ہی کے حکم سے ایمان حاصل ہو سکتا ہے
اور لوگ عذاب سے بچ سکتے ہیں اگر ایمان لے آئیں ۔ اور اللہ اپنے
رسولوں اور ایمان والوں کے بچانے کا ذمّہ لیتا ہے ۔ اور (اے
میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیں کہ تم لوگ اگر شک میں ہو میرے
دین کے متعلق ، تو میں کہتا ہوں کہ میں صرف اللہ کو پوجتا ہوں اور مجھے حکم ہے کہ میں ایمان
والوں میں رہوں ۔ اللہ ہی تکلیف کو دور کرنے والا اور بھلائی کو پہنچانے
والا ہے ، کسی کو اُس کے علاوہ اس کا اختیار نہیں ہے اور وہی بخشنے
والا مہربان ہے ۔ راہ پہ آنے والے اپنی بھلائی کے لیے راہ پاتے
ہیں اور گمراہ لوگ اپنی ہی برائی کے لیے گمراہ ہیں ۔ آپ اُن لوگوں کیلیے

وکیل نہیں۔ (یعنی آپ غم نہ کریں اگر وہ لوگ راہ پر نہیں آتے۔)
اور نہ اللہ ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۱)

سورۃ ھود مکیۃ

اس میں ایک سو تیئیس آیتیں اور دس رکوع ہیں۔

شروع ہی میں اللہ پاک کی طرف رجوع ہونے کا حکم ہے ورنہ سخت عذاب ہوگا۔ کفار اگر چھپ کر یا اوڑھ کر بھی مخالفت کی بات کریں، تب بھی اللہ کو علم ہو جاتا ہے۔ اور دنیا میں کوئی جاندار ایسا نہیں جس کے رزق کا ذمہ اللہ نے نہیں لیا۔ وہ اس کے رہنے اور مرنے کے مقام سے واقف ہے۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ عرش پر ہے۔ وہ تم کو آزماتا ہے کہ کون شخص اچھا کام کرتا ہے اور کافر تو موت کے بعد کی زندگی سے متعلق آپ کی بات کو جادو کہتے ہیں لیکن جب اُن پر قیامت کے دن عذاب ہوگا تو انھیں معلوم ہوگا کہ آخرت کا مذاق اڑانا کیسا ہوتا ہے۔ انسان کا حال تو یہ ہے کہ اگر اسے کچھ راحت ملتی ہے اور وہ اس سے چھین لی جاتی ہے تو وہ ناشکری کرنے لگتا ہے پھر اگر مصیبت کے بعد اُس کو کچھ آرام مل جاتا ہے تو وہ پہلی کیفیت کو بھول جاتا ہے۔ یہ باتیں اللہ کو پسند نہیں۔ ثابت قدم اور عمل صالح والے لوگ مغفرت اور بڑا اجر پائیں گے۔ کفار کہتے ہیں کہ آپ پر خزانہ کیوں نازل نہ ہوا اور اُس کے ساتھ فرشتہ کیوں نہ آیا؟ وہ آپ کے قرآن

پھر بھی اعتراض کرتے ہیں تو آپ فرما دیں کہ اگر تم سچے ہو تو لے آؤ اس جیسی سورتیں۔ دنیا کی خواہش کرنے والوں کو دنیا مل سکتی ہے لیکن ان کو معلوم ہو جائے گا کہ اُن کا سب کچھ ختم ہو گیا اور اُنھیں آخرت میں آگ ہی ملے گی۔ ایمان لانے والے موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی تھے لیکن بہت سے منکر ہوئے۔ اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پہ جھوٹ باندھے؟ آخر ایسے لوگ اللہ کے سامنے پیش ہونگے، اُن پر اللہ کی پھٹکار ہے۔ یہ لوگ اپنی جان کو ہار بیٹھے۔ یہ اندھے اور بہرے ہیں اور ایک وہ ہیں جو ایمان لائے۔ وہ آنکھ والے اور سننے والے ہیں۔ اب نوح علیہ السلام کی دعوتِ حق کا ذکر ہے کہ اُن کی قوم کے سرمایہ داروں نے حق کی قبولیت کا معیار مال و دولت کو سمجھ لیا تھا اور وہ نوح علیہ السلام سے کہتے تھے کہ آپ کا ساتھ دینے والے مفلس اور نادار ہیں۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں تم سے کوئی اجر تو نہیں مانگتا اور ایمان والوں کی غریبی اللہ کے نزدیک شرافت اور فضیلت کے منافی نہیں ہے۔ اور مال و دولت سے خدا کی خوشنودی خریدی نہیں جاتی۔ خدا کی رضا صرف اُس کے احکام پہ چلنے سے حاصل ہوتی ہے۔ نوح علیہ السلام کی قوم نے جب ایمان قبول نہ کیا سوائے کچھ لوگوں کے تو اللہ نے کشتی بنانے کا حکم دیا جس پہ اس قوم کے سردار ہنستے تھے۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ہم پہ ہنستے ہو اور ہم تم پہ ہنستے ہیں، دیکھ لینا کس پہ عذاب آتا ہے۔ جب اللہ کے حکم سے طوفان آنے لگا تو نوح علیہ السلام کو حکم ہوا کہ وہ ہر جانور کا جوڑا اُس کشتی میں رکھ لیں اور اپنے گھر والوں میں سے بھی اور جو ایمان لائے ہوں۔ نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کو سوار ہونے کے لیے کہا تو اُس نے کہا کہ میں لگ رہوں گا کسی پہاڑ

سے۔ نوح علیہ السلام نے سمجھایا کہ آج سوائے اللہ کے حکم کے کہ جس پر اُس کی رحمت ہو، کوئی بچانے والا نہیں۔ لیکن وہ لڑکا نہ مانا اور ڈوب گیا۔ پھر جب طوفان ختم گیا اور کشتی، کوہِ جودی پر ٹھہر گئی تو نوح علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب، میرا بیٹا تو میرے گھر والوں میں سے تھا اور تیرا وعدہ سچّا ہے (کہ گھر والوں کو بچائے گا) اللہ نے فرمایا کہ وہ بیٹا تمھاری اہل میں سے نہیں کیوں کہ اُس کے عمل صالح نہیں۔ یعنی نجات کا دارومدار نہ تو سرمایہ داری ہے اور نہ اہل میں سے ہونے پر ہے۔ وہ صرف عمل صالح پر موقوف ہے۔ یہ تمام واقعات ایسے ہیں جو پہلے آپ یا آپ کی قوم کو معلوم نہ تھے۔ اب قوم عاد کا ذکر ہے کہ ہود علیہ السلام نے اُن کو اللہ کی بندگی کی تعلیم دی، استغفار اور توبہ کرنے کیلئے نصیحت کی لیکن اُن لوگوں نے اپنے خداؤں کو چھوڑنا گوارا نہیں کیا آخر ہود علیہ السلام اور اُن کے ساتھی جو ایمان لے آئے تھے وہ تو بچا لیے گئے اور بقیہ قوم تباہ کر دی گئی (اور آج بھی اُن کے کھنڈر عبرت کی داستان سُنا رہے ہیں) اور وہ لوگ دنیا اور آخرت میں لعنت کے مستحق ہوئے۔ اب قوم ثمود کی بربادی کا ذکر ہے کہ اُن لوگوں نے صالح علیہ السلام سے انکار اور سرکشی کی جس کا نتیجہ وہی ہوا جو اگلی قوموں کا ہوا۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتوں کے آنے کا ذکر ہے کہ وہ اسحٰق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی بشارت لیکر آئے تھے، حالانکہ اُن کی والدہ بوڑھی ہو چکی تھیں۔ وہ فرشتے دراصل لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب لے کر آئے تھے۔ وہ قوم فحاشی میں مبتلا تھی۔ فرشتے لڑکوں کی شکل میں آئے تھے۔ قوم اُن کی طرف دوڑی تو لُوط علیہ السلام نے اپنی بیٹیاں اُس قوم کو بیاہ دینے کی پیش کش کی۔ لیکن وہ قوم پھر عذاب میں مبتلا ہوئی کہ اُن کی بستی تہ وبالا کردی

گئی اور اُن پر پتھروں کی بارش ہوئی۔ اب شعیب علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہے۔ یعنی اہلِ مَدیَن دنیا پرست تھے۔ مال و دولت کے حریص تھے اور شعیب علیہ السلام کی مسلسل تعلیم سے مطلق اثر نہ لیتے تھے، ناپ تول میں کمی بیشی اُن کا شیوہ تھا، اس طرح وہ حقوق العباد کو پامال کر رہے تھے، آخر اُن پر بھی عذاب ہوا اور وہ برباد ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام کی دعوت پر فرعون اور اُس کے سرداروں کا انکار اور سرکشی کا نتیجہ بھی وہی دوزخ ہے، اس دنیا میں پھٹکار اور آخرت میں بھی پھٹکار ہے۔ اور مختلف قوموں پر جو عذاب آئے ہیں اور جن کا ذکر ابھی ہوا ہے وہ سب اسی لیے آئے ہیں کہ انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کو پکڑا۔ موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی گئی تھی تو لوگوں نے اُس میں اختلاف کیا اور یہی کچھ کیا جیسا کہ اب قرآن کے ساتھ ایسے لوگ کر رہے ہیں۔ آپؐ تو حق پر قائم رہیں جیسا کہ آپ کو حکم ہوا ہے اور مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ منکروں کی پروا نہ کریں اس راہِ حق میں صبر و ثبات کے ساتھ رہیں۔ آزمائشیں ہوں گی لیکن اللہ پر بھروسا رکھیں اور اُس کو سب کچھ معلوم ہے جو تم کرتے ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

(۱۲)

سورۃ یوسف مکیّ ہے

اس میں ایک سَو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں۔

شروع میں قرآن کی دعوت کا ذکر ہے کہ لوگ عقل و فکر سے کام لیں۔
اس میں مختلف واقعات اسی لیے ہیں کہ لوگ عبرت اور نصیحت حاصل کریں۔
انھی واقعات میں سے یوسف علیہ السلام کا احسن القصص بھی ہے۔ اُن کو خواب نظر آیا۔ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند یوسف علیہ السلام کے آگے جھک گئے (یعنی اُن کے بھائی اور والدین)۔ یعقوب علیہ السلام نے اُن سے فرمایا کہ یہ خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا ورنہ وہ کوئی فریب یا کینہ تیار کردیں گے کیوں کہ شیطان صریح دشمن ہے اور اللہ تم کو اپنے احسانات اور انعامات سے نوازے گا جس طرح ابراہیم علیہ السلام اور اسحٰق علیہ السلام کو نوازا تھا۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو اُن سے حسد ہوا کہ وہ کیوں اپنے باپ کو زیادہ پیارے ہیں۔ پھر ان لوگوں نے ارادہ کیا کہ یا تو اُن کو (یوسف علیہ السلام کو) قتل کردیا جائے یا کسی دوسرے ملک میں پھینک دیا جائے۔ ایک بھائی نے کہا کہ اُن کو کسی کنوئیں میں ڈال دیا جائے تاکہ کوئی مسافر اٹھا لے جائے۔ ایسے مشورے کرنے کے بعد انھوں نے اپنے والد صاحب سے کہا کہ یوسف علیہ السلام کو ہمارے ساتھ کل بھیج دیجیے کہ وہ بھی ہمارے ساتھ بکریاں چرائے اور کھیلے۔ یعقوب علیہ السلام نے خوف ظاہر کیا کہ تم لوگ غفلت میں کہیں اسے بھیڑیے کا شکار نہ بنا دو۔ آخر وہ لوگ یوسف علیہ السلام کو لے گئے اور کنوئیں میں پھینک دیا اور آکر والد صاحب سے کہا کہ اُن کو بھیڑیا کھا گیا اُن کا کُرتہ لیکر اُس پر غلط خون لگا دیا۔ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نے ایک بات

بنادی ہے لیکن اب صبر ہی کرنا ہے اور اللہ ہی سے مدد مانگی ہے۔ وہاں کنویں پر ایک قافلہ آیا جس نے یوسف علیہ السلام کو باہر نکالا اور مصر کے بازار میں فروخت کردیا۔ مصر کے والی نے اُن کو اپنے یہاں رکھا اور جب انھوں نے قوت پکڑی تو اُن کو اللہ نے حکم اور علم دونوں عطا کیا۔ پھر مصر کے والی کی عورت نے ایک مرتبہ اُن کو گناہ میں ملوث کرنا چاہا تو وہ کس طرح خوفِ الٰہی کے سبب بچ نکلے۔ دوبارہ وہ مصر کی حسین عورتوں کے نرغے سے بھی اپنا دامن بچا لے گئے۔ اس کے بعد تیسری آزمائش یہ ہوئی کہ وہ قید خانے میں ڈالے گئے کہ انھوں نے اُس عورت کی خواہش پوری نہ کی تھی۔ یوسف علیہ السلام قید خانے میں بھی تبلیغِ حق سے غافل نہیں تھے۔ دو قیدیوں کے خواب کی تعبیر بتاتے ہوئے بھی آپ نے دل نشین انداز میں توحید کی دعوت دی۔ ایک کے خواب کی یہ تعبیر بتائی کہ وہ پھانسی پائے گا اور دوسرا شخص، بادشاہ کا ساقی بنے گا۔ اب بادشاہ کے خواب کی تعبیر کا ذکر ہے کہ وہ شخص جو قید سے چھوٹ کر ساقی بنایا گیا تھا وہ یوسف علیہ السلام سے بادشاہ کے خواب کو بیان کرتا ہے۔ یوسف علیہ السلام نے تعبیر بتائی کہ سات سال خوشحالی رہے گی اور بعد میں سات سال تک شدید قحط ہوگا، اُس کے بعد پھر خوشحالی کا سال آئے گا۔ بادشاہ کو جب یہ تعبیر معلوم ہوئی تو اُس نے یوسف علیہ السلام کو بلوایا۔ انھوں نے کہلا بھیجا کہ پہلے مجھے قید کرانے کی وجہ بتائی جائے کہ کیا جرم تھا۔ بادشاہ نے اُن عورتوں سے تحقیقات کی تو سب نے متفقہ طور پر کہا کہ وہ فرشتہ ہیں اور ہم لوگ ہی قصوروار ہیں کہ ہم نے اپنی رسوائیوں پر پردہ رکھنے کے لیے اُن کو قید کرایا تھا۔ اس کے بعد بادشاہ نے اعزاز و اکرام کے ساتھ اُن کو باہر نکلوایا اور اُن سے مشورہ چاہا کہ قحط سالی کے دور میں کس طرح مصیبتوں سے بچ سکتے ہیں۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اقتدار مجھے دیا جائے تو میں وسیع تر ذرائع استعمال کرکے قحط سالی کی

مصیبتوں سے بچانے کی کوشش کروں گا۔ قرآن بھی یہی کہتا ہے کہ اللہ سے ڈرنے والے اور اُس کی مرضی پر چلنے والے کو اس دنیا میں بھی اقتدار حاصل ہوتا ہے اور آخرت میں جو انعامات حاصل ہوں گے وہ بہت بہتر ہیں۔
اب ذکر ہے کہ قحط سالی کے زمانے میں یوسف علیہ السلام کے سوتیلے بھائی غلّہ حاصل کرنے پہنچے اور مصر گئے۔ اُن کے ساتھ ابن یامین نہیں تھے جو یوسف علیہ السلام کے سگے بھائی تھے۔ یوسف علیہ السلام نے ان لوگوں کو پہچان لیا لیکن وہ لوگ ان کو نہ پہچان سکے۔ یوسف علیہ السلام نے اُن سے کہا کہ آئندہ آؤ تو ابن یامین کو بھی لانا ورنہ غلّہ نہیں ملے گا۔ وہ لوگ جب یعقوب علیہ السلام کے پاس گئے تو غلّہ ملنے کی وہ شرط سُنائی۔ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں ابن یامین کے متعلق بھی تمھارا اسی طرح اعتبار کرلوں جیسا کہ یوسفؑ کے بارے میں کیا تھا؟ آخر کچھ تامّل کے بعد ابن یامین کو بھیج دیا گیا۔ جب وہ سب مصر پہنچے تو یوسف علیہ السلام نے ابن یامین کو اپنے پاس بٹھا لیا اور اُن کے کان میں کہہ دیا کہ میں تمھارا وہی گمشدہ بھائی ہوں۔ جب وہ لوگ غلّہ لیکر چلنے لگے تو یوسف علیہ السلام نے حیلے سے ابن یامین کو روک لیا۔ اس بات پر وہ لوگ آپس میں مشورہ کرنے لگے اور سب سے بڑے بھائی نے کہا کہ تم لوگوں نے والد سے وعدہ کیا تھا کہ ابن یامین کو صحیح سلامت واپس لے آؤ گے اس سے پہلے تم لوگ یوسفؑ کے ساتھ کیا سلوک کر چکے ہو۔ اور میں تو اب گھر نہیں جاؤں گا جب تک والد کی اجازت نہ ہو گی۔ اور اے اللہ میرے حق میں اچھا فیصلہ کر دے، وہ لوگ وطن پہنچے اور والد صاحب سے ساری باتیں کہیں۔ یعقوب علیہ السلام کو اس واقعے سے یوسف علیہ السلام کا غم تازہ ہو گیا۔ اُن کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں لیکن انھوں نے ضبط سے کام لیا، اور لڑکوں سے فرمایا کہ تم لوگ پھر جاؤ اور یوسفؑ اور اُن کے بھائی ابن یامین کا پتا لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ آخر وہ لوگ

پھر پہنچے اور یوسف علیہ السلام سے اپنی پریشانی بیان کی اور کہا کہ ہمارے
بھائی کو ہمارے حوالے کر دو اور تھوڑی سی پونجی جو ہمارے پاس تھی بطورِ
فدیہ پیش کر سکتے ہیں۔ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ تم نے یوسف اور اُس
کے بھائی کے ساتھ اپنی جہالت کی وجہ سے کیا سلوک کیا ہے؟ اب
وہ لوگ یوسف علیہ السلام کو پہچان گئے۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ
بے شک میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے اور اللہ، تقویٰ، صبر اور
عمل صالح کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ وہ لوگ ندامت کے ساتھ اپنی خطا
کا اعتراف کرنے لگے۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ "آج تم پر کوئی گرفت
نہیں" اللہ تمہیں معاف کرے۔ یوسف علیہ السلام نے سب کو معاف کر دیا
اور اپنی قمیص دی کہ والد صاحب کے چہرے پر ڈال دینا تو اُن کی بینائی
واپس آ جائے گی، پھر سارے کنبے کو میرے پاس لے آنا۔ اُدھر یہ ہوا کہ
جب یوسف علیہ السلام کا قافلہ مصر سے چلا تو یعقوب علیہ السلام نے لوگوں
سے فرمایا کہ مجھے یوسفؑ کی خوشبو آ رہی ہے۔ چنانچہ جب وہ لوگ گھر پہنچے
اور یوسف علیہ السلام کی قمیص اپنے والد کے چہرے پر ڈالی تو اُن کی بینائی
عود کر آئی۔ پھر اُن لوگوں نے اُن سے معافی چاہی۔ اور جب یہ سارا کنبہ مصر پہنچا تو
یوسف علیہ السلام نے اپنے والد صاحب کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا۔ سارے
بھائیوں نے جھک کر تعظیم کی۔ اُس وقت یوسف علیہ السلام نے یعقوبؑ سے کہا کہ یہ سب
ہے اُس خواب کی تعبیر جو میں نے شروع میں آپ سے عرض کیا تھا۔ پھر انہوں نے
والد صاحب سے تمام واقعات سنائے اور اللہ پاک کے تمام انعامات اور ہدایات کا ذکر
بھی کیا اور دعا کی کہ "(اے میرے پروردگار) تو ہی دنیا اور آخرت میں
میرا حامی ہے۔ میرا خاتمہ اسلام پر کر دے اور صالحین کے ساتھ مجھے
ملا" پھر اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ (اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم)
یہ وہ واقعات ہیں جو اگلی کتابوں میں بھی نہیں تھے اور بہت سے لوگ

یقین نہیں لاتے اگرچہ آپ انھیں کتنا ہی راغب کریں۔ وہ اللہ پر یقین نہیں کرتے، شرک کرتے ہیں اور دیکھتے نہیں کہ اُن سے پہلے جو گزرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا۔ اللہ جس کو چاہتا ہے مدد فرماتا ہے اور پہلے کے قصص سے عقلمندوں کو عبرت حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً یوسف علیہ السلام کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ صبر کا نتیجہ سلامت وکرامت ہے اور ایذا رسانی اور بدخواہی کا نتیجہ ندامت ہے۔ اور یہ قرآن اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۳)

سورۃ الرعد مدنی ہے

اس میں ۴۳ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں۔

بتایا ہے کہ یہ قرآن حق ہے اور آسمانوں اور زمین میں کتنی نشانیاں پھیلی ہوئی ہیں جن سے اللہ کو پہچانا جاسکتا ہے۔ اللہ کی خالقیت کے سامنے انسان کا دوبارہ پیدا کرنا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اور جو لوگ منکر ہیں قیامت کے روز اُن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور وہ دوزخ میں ہوں گے۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ کسی مادہ کے پیٹ میں کیا ہے اور اُس کے پاس ہر چیز ایک اندازے سے ہے۔ وہ عالم الغیب ہے اور رات کی تاریکی ہو یا دن کا اُجالا ہو اُس پر ہر چیز روشن ہے۔ وہ کسی قوم پر عذاب لانا چاہے تو کوئی نہیں جو اُسے روک دے اور زمین و آسمان کی ہر چیز اُس کے حکم کی بجا آوری کرتی ہے۔ اور اللہ پاک کبھی اُس قوم کی حالت نہیں بدلا کرتا جب تک وہ خود بھی اپنی حالت کو نہ بدلے۔ بجلی، ابر، رعد، کڑک وغیرہ سب سے اللہ کی پہچان ہو سکتی ہے۔ اللہ ہی کو پکارنا چاہیے۔ دوسرے معبودوں کی پرستش بیوقوفی ہے کہ وہ معبود تو سنتے بھی نہیں اور نہ وہ نفع و نقصان پر کوئی قدرت رکھتے ہیں۔ ندی نالے جو نفع پہنچاتے ہیں وہ لوگوں کے لیے زمین پر قائم رہتے ہیں اور جھاگ دور ہو جاتا ہے۔ اللہ ہی کا رشتہ کام آئے گا اور منکرین کے لیے ٹھکانا جہنم ہے۔ عقل والے وہ ہیں جو ایمان پر قائم رہتے ہیں، اپنا عہد نہیں توڑتے، اللہ کے حکم کے تابع ہیں، اُس سے ڈرتے ہیں، حساب کتاب کا خوف رکھتے ہیں، اللہ کی رضا پر قائم رہتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اللہ کی راہ پر خرچ کرتے ہیں اور بُرائی کے بدلے بھلائی

کرتے ہیں۔ وہ جنّت میں رہیں گے اور جنھوں نے اللہ سے کیا ہوا عہد توڑا، اس کی نافرمانی کی اور دنیا میں فساد پھیلایا تو اُن کا حصّہ لعنت اور جہنم ہے اور دنیا کی زندگی پر کفّار جو اتراتے ہیں اُس کی کوئی حیثیت آخرت کے مقابلے میں نہیں ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جو لوگ ایمان لائے وہی اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں۔ ایسے ایمان والے اور عمل صالح والے لوگ ہی جنّت کے مستحق ہیں اور ان کا انجام اچھا ہوگا۔ اور اگر ایسا قرآن بھی نازل ہوتا کہ جس کی وجہ سے پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جاتے یا زمین پھٹ جاتی یا اُس سے مُردے باتیں کرتے، تب بھی کفّار ایمان نہ لاتے۔ اور آپؐ سے پہلے بھی کافروں نے رسولوں کا مذاق اڑایا تھا، تو اللہ نے کچھ دنوں تو ڈھیل دی لیکن پھر بُری طرح اُن کو پکڑا۔ ایسے کافروں کے لیے جیتے جی بھی عذاب ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔ اور پھر اللہ سے انھیں بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ اور بعض اہلِ کتاب جو آپؐ پر ایمان لائے ہیں وہ قرآن سے خوش ہوتے ہیں۔ اور آپؐ پر عربی میں قرآن نازل کیا گیا جیسا کہ پہلے کے انبیاء علیہم السلام پر اُن کی زبانوں میں احکام دیے گئے تھے۔ اور اُس کے احکام سے اعراض کرنے والوں کے لیے کوئی حامی اور بچانے والا نہ ہوگا۔ اور کسی رسول کا کام نہیں کہ وہ اللہ کے حکم بغیر کوئی نشانی لاسکے۔ اور آپؐ پر تو صرف یہ فرض ہے کہ آپؐ اللہ کی بات پہنچادیں، حساب لینا تو ہمارا کام ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کے تشریف لانے سے کفر کی دنیا تنگ ہوتی جارہی ہے اور اللہ کے حکم کو ٹالنے والا اور چون وچرا کرنے والا کوئی نہیں۔ گزشتہ اُمّتوں میں کفّار نے اپنے زمانے کے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ کیا کیا فریب کیے تھے لیکن اللہ کی قدرت بہت بڑی ہے، کفّار جان لیں گے کہ اُن کا ٹھکانا کیا ہے اور جو لوگ آپؐ کو رسول نہیں سمجھتے آپؐ فرمادیں کہ میرے اور تمھارے درمیان اللہ کی شہادت کافی ہے اور

وہ بھی جانتا ہے جسے اگلی کتابوں کا علم ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۴)

سورۃ ابراہیم مکّی ہے

اس میں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

قرآن کی اہمیت یہ ہے کہ وہ اندھیروں سے اُجالے کی طرف لیجاتی ہے اور اُس اللہ کی طرف لگا دیتی ہے جو آسماں اور زمین کی ہر چیز کا مالک ہے۔ خرابی ہے منکروں کے لیے جو آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی سے محبت رکھتے ہیں۔ ہر رسول اپنی زبان میں اللہ کا پیام پہنچاتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی تاریکیوں سے اُجالے کی طرف لے جانے کی کوشش کی تھی۔ فرعون کی قوم، موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو سخت تکلیف پہنچاتی تھی، اُن کے بیٹوں کو قتل کرتی تھی اور عورتوں کو زندہ چھوڑتی تھی۔ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو اُن لوگوں سے چھڑایا۔ اللہ زیادہ دیتا ہے اُن کو جو شکر کرتے ہیں لیکن جو ناشکری کرتے ہیں اُن کے لیے شدید عذاب ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تھا کہ اللہ اپنے بندوں کی عبادت کی حاجت نہیں رکھتا، اُس نے بندوں ہی کے فائدے کے لیے عبادت کا حکم دیا ہے۔ اگلی اُمتّوں کا حال اسی لیے سُنایا جاتا ہے کہ اس سے عبرت حاصل ہو۔ اگلی اُمتّوں نے اپنے رسُولوں کے ساتھ کیا سلوک کیا اور اُن رسولوں نے کس طرح صبر و ہمت کے ساتھ تبلیغ کا کام کیا۔ نافرمان قوموں نے اپنے رسولوں کو دھمکی دی

کہ اُن کو نکال دیا جائے گا۔ ورنہ وہ کافروں کے دین کو قبول کریں۔ پھر اللہ نے ایسی قوموں کو تباہ کر دیا اور اُن کی جگہ دوسروں کو آباد کیا۔ کافروں کے لیے سخت عذابوں والا جہنم ہوگا۔ اور اُن کی کمائی ایسی ہے جیسے راکھ کہ اُس پہ آندھی آئے تو وہ بکھر کر ختم ہو جاتی ہے۔ منکر قوم قیامت کے روز بالکل بے بس اور بے کس ہوں گے۔ اور اُس دن شیطان بھی کہے گا کہ میں نے گمراہ کرنے میں تم پہ کوئی زبردستی تو کی نہیں تھی۔ میں نے صرف اپنی طرف تم کو بلایا تھا اور تم نے فوراً میرا کہنا مان لیا۔ تو اب مجھ پر کیوں الزام رکھتے ہو؟ میں تمھاری فریاد کب سن سکتا ہوں اور تم کب میری فریاد رسی کر سکتے ہو؟ کلمۂ توحید کی جڑ قلبِ مومن میں ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان میں پہنچتے ہیں اور کلمۂ کفر کی جڑ مضبوط نہیں ہوتی۔ اللہ پاک ایمان والوں کو حق بات پر قائم رکھتا ہے اس دنیا میں بھی اور آخر میں بھی۔ کفر والے لوگ اللہ کی نعمتوں پر شکر کے بجائے ناشکری کرتے ہیں اور تباہی کے غار میں گرتے ہیں اور قوم کو بھی ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ ایمان والوں سے آپ فرما دیں کہ وہ نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے ہوئے میں سے ہماری راہ میں پوشیدہ اور علانیہ دیتے رہیں۔ اللہ کی نعمتیں ہر جگہ پھیلی ہوئی ہیں۔ بارش، پھل وغیرہ دیے۔ کشتی، ندیاں، سورج، چاند، رات اور دن سبھی تمھارے لیے مسخر کر دیے اور بہت کچھ منہ مانگا انعام دیا۔ اب ابراہیم علیہ السلام کی دعا آتی ہے کہ مکّہ معظمہ کو امان والا شہر بنا دے، مجھے، اور میرے بیٹوں کو بتوں کی پوجا سے بچا، میری کچھ اولاد ایسی وادی میں رہتی ہے جہاں کھیتی نہیں ہوتی اور وہ تیرے حرم کے پاس ہے۔ وہ نماز قائم رکھیں اور لوگوں کے دل اُن کی طرف مائل ہوں اور انھیں کچھ پھل کھانے کو دے۔ ابراہیم علیہ السلام اپنے بڑھاپے کی اولاد یعنی اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحٰق

علیہ السلام کی وجہ سے بھی اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اُن کے لیے نماز کی دعا کرتے ہیں اور اپنے لیے، اپنے والدین اور مومنین کی بخشش کے لیے بھی دعا کرتے ہیں۔ اب اللہ سے نافرمانی کرنے والوں کے انجام کا ذکر ہے کہ انھوں نے جو کچھ کیا ہے اللہ انھیں نہیں چھوڑے گا۔ تم دیکھو گے کہ وہ لوگ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے بندھے ہونگے اور اُن کے کُرتے رال کے ہوں گے تاکہ اُن کو آگ کے شعلے زیادہ تیز لگیں اور آگ اُن کے چہروں کو ڈھانپ لے گی۔ اللہ سب کی کمائی کا بدلہ دے گا۔ یہ قرآن لوگوں کو آگاہی دینے والا ہے کہ اللہ ایک ہے اور عقل والے نصیحت مانتے ہیں
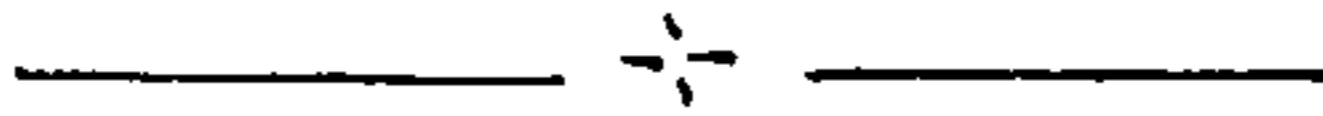
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۵)

سورۃ الحجر مکیؔ ہے ۔ اس میں ۹۹ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں۔
قرآن کھلی کھلی باتیں بیان کرتا ہے اور ایک وقت آئے گا جب کہ منکر آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ ابھی وہ دنیا پرستی میں مبتلا ہیں اور کوئی بستی تباہ نہیں کی جاتی جب تک اس کے رہنے والوں کو مہلت نہ دی جائے اور جب فیصلہ کا وقت آجاتا ہے تو پھر کچھ دیر نہیں لگتی۔ منکروں نے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا ہے۔ اب بھی وہ کٹ حجتی کرتے ہیں لیکن قرآن کی حفاظت کا ذمّہ ہمارا ہے۔ منکرین تو یہی کہتے ہیں کہ ہماری نظر بندی کی گئی ہے اور ہم پر جادو کیا گیا ہے۔
آسمان اور زمین کی تزئین اور اللہ کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ کس کس طرح سے اپنے بندوں پر کرم فرماتا ہے۔ اگلی پچھلی تمام قوموں کا حساب ہوگا۔ انسان اور جن کی تخلیق کا ذکر ہے اور یہ کہ شیطان نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور وہ مردود ہوا۔ اسی طرح اُس کے متبعین دوزخی ہوں گے۔ لیکن پرہیز گار لوگ جنّت میں جائیں گے اور آپس میں محبّت سے رہیں گے۔ اب ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے کہ اُن کے پاس فرشتے مہمان ہوئے۔ انھوں نے صاحبزادے کی پیدائش کی خوش خبری سنائی اور یہ بھی کہا کہ لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب کرنے کے لیے ہم لوگ بھیجے گئے ہیں۔ اُن کی قوم پر عذاب ہوا بلکہ لُوط علیہ السلام کی بیوی پر بھی ہوا جو نافرمان تھی۔ وہ قوم بڑی بدکار تھی۔ اس لیے اُس پر پتھر کنکر کی بارش ہوئی اور شعیب علیہ السلام کے قریب جو قوم بَن میں آباد تھی وہ بھی سرکشی کی وجہ سے تباہ کی گئی اور

بجر ملک کی قومِ ثمود جو پہاڑوں کو تراش کر مکان بنا دیتی تھی تباہ کی گئی۔ وہ بھی نافرمان تھی۔ آپؐ کو بہت عظیم قرآن دیا گیا ہے جس کے سامنے دنیا کی نعمتیں جو یہود و نصاریٰ کو حاصل ہیں کوئی وقعت نہیں رکھتیں۔ یہود و نصاریٰ نے قرآن کے بعض حصّوں پر یقین کیا اور بعض سے انکار کیا جس سے قیامت میں اُن کی سخت پکڑ ہوگی۔ آپؐ اُن کے طعن اور استہزار سے ملول نہ ہوں اور اپنے رب کی بندگی میں مشغول رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۶)

سورۃ النحل مکی ہے۔ اس میں ۱۲۸ آیتیں اور سولہ رکوع ہیں۔
وہ وقت قریب ہے جبکہ کافروں کو عذاب سے چھٹکارا نہ مل سکے گا۔
اللہ کی کیا کیا نعمتیں ہیں۔ انسان کو کس طرح پیدا کیا گیا، کیا کیا مویشی دیے گئے اور کس طرح نوازا گیا۔ پھر اُسے صحیح راہ بھی دکھلائی گئی۔ کھیتی، پھل، رات دن، سورج چاند، مختلف رنگا رنگ کی چیزیں دریا کشتی، اور راس میں انسان کی رہنمائی وغیرہ کتنی نعمتیں دی گئی ہیں لیکن منکرین پھر بھی اللہ کو نہیں پہچانتے اور وہ مُردے ہیں، زندہ نہیں۔ وہ مغرور ہیں اور قرآن کی باتوں کو قصہ کہانیاں کہہ کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، اُن کے لیے بُرا انجام ہوگا۔ اگلی اُمتوں نے بھی اپنے رسولوں کے ساتھ مکر کیا تھا اور وہ مکر اُنھی کو لے ڈوبا۔ اور وہ جہنمی ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کو خیر جانا اُن کے لیے جنت ہے اور فرشتے جو جان نکالنے کیلیے متعین ہیں اُن کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے خود پر ظلم کیا اور دین کا مذاق اڑایا ان کو اعمال خبیثہ کی سزا سخت ہوگی۔ مشرکین کہتے ہیں کہ اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا مشرک نہ ہوتے لیکن اللہ نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیجا تاکہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور شیطان سے بچیں۔ اللہ نے اُن میں سے لوگوں کو ہدایت بھی دی لیکن وہ ہدایت نہیں کرتا جسے وہ گمراہ کرے۔ اور کافروں نے تو قسم بھی کھائی ہے کہ اللہ اُنھیں مرنے کے بعد نہیں اٹھائے گا، تو وہ دیکھ لیں گے کہ اللہ کا وعدہ کیا ہے۔ اور اللہ جس چیز کو فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو فوراً ہو جاتی ہے۔ اور جن لوگوں نے اللہ کے لیے ہجرت کی، اُن کو

دنیا میں بھی اچھائی ملی اور آخرت میں بہت بڑا اجر ملا۔ وہ لوگ صبر کرنے والے اور اللہ پر توکل کرنے والے ہیں۔ اے میرے حبیبؐ آپ سے پہلے بھی ہم نے روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ رسولوں کو بھیجا تھا اور وہ لوگ جو آپؐ کے ساتھ مکر کرتے ہیں اور ایذا رسانی کرتے ہیں اللہ کو قدرت ہے کہ اُن کو زمین میں دھنسا دے یا اُن پر عذاب لے آئے یا انھیں چلتے پھرتے پکڑ لے۔ اور اللہ کا سجدہ کرتی ہیں تمام چیزیں جو ہیں جاندار اور فرشتے بھی اور وہ غرور نہیں کرتے بلکہ اللہ کی فرماں برداری کرتے ہیں۔ اللہ نے فرما دیا ہے کہ دو خداؤں کو نہ مانو، وہ واحد ہے اور آسماں اور زمین میں سب کچھ اُسی کا ہے اور اُسی کی فرماں برداری لازم ہے۔ جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو انسان اللہ کی طرف پناہ کے لیے جاتا ہے اور جب وہ فرد ٹل جاتا ہے تو وہ شرک کرنے لگتا ہے اور ایسے معبودوں کو ہماری دی ہوئی نعمتوں میں سے حصّہ مقرر کر دیتا ہے۔ ایسے لوگ وہ بھی ہیں جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو بیٹیوں کے پیدا ہونے سے شرمندہ ہوتے ہیں اور انھیں ذلت کے ساتھ رکھتے ہیں یا مٹّی میں دبا دیتے ہیں۔ جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کا بُرا حال ہوگا۔ اور یہ اللہ کا بڑا احسان ہے کہ وہ ظلم کرنے والوں (یعنی گناہ گاروں) کو فوراً ختم نہیں کر دیتا، اُن کو مہلت دیتا ہے لیکن ایک مدّت تک، کہ پھر اس میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔ پہلے کے لوگ بھی ایسے تھے کہ شیطان نے اُن کو اُن کے کرتوت خوبصورت بنا کر دکھلائے، اُن کے لیے دردناک عذاب ہے اور آپؐ پر جو کتاب نازل ہوئی ہے وہ روشن کر دیتی ہے جس بات میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ وہ ہدایت اور رحمت بھی ہے۔ اور اللہ آسمان سے پانی اُتارتا ہے جس سے مُردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے۔ چوپائے پلتے ہیں جن سے تم کو دودھ حاصل ہوتا ہے۔ پھل، کھیتی اور اچھا رزق

بھی دیا جاتا ہے۔ دیکھو شہد کی مکھی کو بتایا کہ وہ پہاڑوں میں گھر بنائے۔
اُس سے شہد حاصل ہوتا ہے جو لوگوں کے لیے شفا ہے۔ وہی ہے جو تم
کو پیدا کرتا اور مارتا ہے اور ایسی عمر تک بھی پہنچا دیتا ہے کہ انسان جانتا ہوا
بھی بھول جاتا ہے۔ بے شک اللہ جاننے والا قدرت والا ہے۔ اور اللہ نے
تم میں سے ایک کو دوسرے پر رزق میں بھی بڑائی دی ہے اور جب تم یہ
بات پسند نہیں کرتے کہ تمھارے رزق میں تمھارے باندی غلام بھی برابر کے
شریک ہو جائیں تو پھر اللہ کو کیونکر پسند ہو گا کہ اُس کے بندے اُس کی
الوہیت میں برابر کے شریک ہوں؟۔ اللہ ہی نے تمھارے جوڑے بنائے،
بیٹے، پوتے نواسے پیدا کیے، ستھری چیزوں کا رزق دیا، تو پھر تم ایسوں کی
پوجا کیوں کرتے ہو جن کو ایسا کوئی اختیار حاصل نہیں؟۔ ایک مثال یوں سمجھو کہ
ایک غلام ہے جس کو کوئی قدرت حاصل نہیں اور ایک وہ شخص ہے جس
کو ہم نے اچھی روزی دی اور وہ اُس میں سے آزادانہ طور پر کھُلّم کھُلّا
اور پوشیدہ بھی خرچ کرتا ہے تو کیا یہ دونوں ایک جیسے ہیں؟۔ یا یوں
سمجھو کہ دو مرد ہیں۔ ایک گونگا ہے، اپاہج ہے اور اپنے آقا پر بوجھ
بنا ہوا ہے اور دوسرا وہ ہے جو انصاف کا حکم رکھتا ہے اور صراطِ
مستقیم پر قائم ہے، کیا یہ دونوں ایک برابر ہو سکتے ہیں؟ اور اللہ
ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزیں، وہی سب کچھ
قدرت رکھتا ہے، تمھاری پیدائش ہی ایسی ہے کہ تم کچھ بھی نہ جانتے
تھے، کان، ناک، دل وغیرہ دیے گئے۔ پرندوں کو دیکھو کہ وہ
بھی فضا میں ہوتے ہیں اور گرتے نہیں۔ تمھارے لیے مختلف قسموں کے
بسیرے بنائے، جانوروں کی کھالوں کے خیمے، اُن کی اُون وغیرہ
سے دوسرے سامان تیار ہوتے ہیں۔ سایہ دیا، پہاڑوں میں آرام گاہ
دی، مختلف لباس دیے اور نعمتیں عطا کی گئیں، پھر بھی اللہ کے

منکر ہوتے ہو۔ اور قیامت کا علم بھی اللہ ہی کو ہے۔ وہ اچانک آجائے گی۔ ظلم کرنے والے اور شرک کرنے والے اُس دن اپنے کیے کا انجام دیکھیں گے اور اُس دن ہر اُمت کے پیغمبر ان کے لیے گواہی دینگے اور اے محبوبؐ آپ ان سب کے لیے شاہد ہوں گے۔ یہ قرآن ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ ہدایت، رحمت اور بشارت ہے۔ اب چند احکام آتے ہیں جن کا تعلق انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی سے ہے۔ یعنی عدل، احسان، رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی پھر بے حیائی، بُری بات اور سرکشی کی ممانعت، عہد کی پاسداری چاہیے، اور قسم توڑنے کی ممانعت بھی آتی ہے۔ اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک اُمت بنا دیتا لیکن گمراہی اور ہدایت اُسی کے ہاتھ ہے۔ ایمان اور عمل صالح والے کے لیے اس دنیا میں بھی پاک زندگی دیں گے اور آخرت میں بہت اچھا اجر دیں گے۔ اور جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی محافظت مانگو کہ وہ شیطان سے بچاتے شیطان کا قابو ایمان والوں اور اللہ پر توکل کرنیوالوں پر نہیں چلتا۔ مشرکوں پر چلتا ہے۔ اب اُن کافروں کی تردید ہے جو کہتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی عجمی سے قرآن سیکھتے ہیں اور پھر سناتے ہیں۔ ایسے افترا پردازوں پر سخت عذاب کی وعید ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔ اُن کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر مہر کر دی گئی اور وہی آخرت میں خسارے میں ہوں گے۔ ہجرت (ستائے جانے کے بعد) اور جہاد، نیز حوصلہ کرنے والوں کے لیے اللہ کی بڑی رحمت ہے۔ پھر قیامت کے ذکر کے ساتھ ایک ایسی بستی کا ذکر ہے جو بہت خوش حال تھی لیکن خدا کی ناشکری اور اپنے رسول کی تکذیب کی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہوئی اہل مکہ کو اللہ کی نعمتوں اور کسب حلال پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے (ورنہ وہ بھی اُس بستی والوں کی طرح تباہ کیے جا سکتے ہیں) اب بعض حرام

چیزوں کا ذکر بھی آتا ہے جن کا ذکر پہلے بھی آ چکا ہے یعنی مُردار، خون، خنزیر اور غیر خدا کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور۔ نادانی سے جنھوں نے بُرائی کی ہے توبہ کے بعد اللہ پاک اُن کو بخشنے والا مہربان ہے۔ اب ابراہیم علیہ السلام کی تعریف ہے کہ وہ نیک خصائل اور حمیدہ صفات تھے۔ اللہ کے فرماں بردار، اُس کے احسان پر شاکر تھے۔ اللہ نے انھیں چُن لیا تھا اور صراطِ مستقیم پر رکھا تھا۔ وہ دُنیا میں بھی بھلائی حاصل کرنے والے اور آخرت میں بھی مقربین میں سے ہیں۔ انھی کے دین کی پیروی بعد کے لیے بھی مقرر ہوئی اور جن لوگوں نے اُن سے اختلاف کیا (جس کا ذکر سورۃ اعراف میں گزر چکا ہے) اُن کا فیصلہ قیامت کے دن ہو جائیگا۔ دعوتِ دین کے لیے حکمت، اچھی نصیحت اور احسن طریقے کی بحث ہونی چاہیے۔ اللہ ہی ہدایت پانے والوں اور انحراف کرنے والوں کو جانتا ہے لوگ اگر آپؐ کی بات نہیں مانتے تو آپ صبر کریں اور غم نہ کریں اور دل تنگ نہ ہوں۔ بے شک اللہ تقویٰ اور نیکی والوں کے ساتھ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۷)

سورۃ بنی اسرائیل مکی ہے۔ اسمیں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں۔

شروع میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج شریف کا واقعہ ہے کہ اللہ پاک آپؐ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گیا جس کے ماحول کو ہم نے مبارک بنا دیا تاکہ ہم آپؐ کو اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں (بقیہ حالات سورۃ والنجم میں آتے ہیں)۔ پھر بنی اسرائیل کو اللہ کی بندگی کی طرف متوجہ کیا ہے کہ نوح علیہ السلام کس قدر شکر گزار تھے لازم تھا کہ تم بھی اُن کے طریقے پہ قائم رہتے لیکن تم نے نافرمانی کی تو محکومیت اور مسکنت کی لعنت میں گرفتار ہوئے۔ لیکن تم نے جب توبہ کی اور فساد سے باز آئے تو ہم نے تم کو اُن لوگوں پر غالب کر دیا جو تم پہ مسلط ہو چکے تھے۔ آخر پھر تم نے فساد برپا کیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنا چاہا، پھر بھی اگر تم دوبارہ توبہ کرو تو اللہ پاک پھر رحم فرمائے گا۔ اور اگر اب بھی فساد کروگے تو دنیا اور آخرت میں ذلیل ہوگے۔ بے شک قرآن سیدھی راہ پر چلاتا ہے اور خوشی سُناتا ہے ایمان والوں اور عمل صالح والوں کو۔ ورنہ منکروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ انسان جلد باز ہے کہ اپنے لیے بھلائی مانگتا ہے اور جلد حاصل کرنا چاہتا ہے ورنہ سب کو کوسنے لگتا ہے۔ ہر انسان کا اعمالنامہ محفوظ رکھا جاتا ہے جو قیامت کے دن اس کے سامنے ہوگا۔ اور ہر شخص کا عمل اُسی کے لیے ہے۔ دوسرے کے عمل کی ذمہ داری اُس پر نہیں۔ سنتِ الٰہی یہ ہے کہ جب تک کوئی پیغمبر کسی قوم کو پیغام نہ پہنچا لے اُس وقت

تک اُس پر عذاب نہیں آتا اور کوئی قوم تباہ نہیں کی جاتی جب کہ وہ غرور اور بدکاریوں میں مبتلا نہ ہو۔ نوح علیہ السلام کے بعد کتنی قومیں اسی وجہ سے برباد ہوئیں۔ ایمان عمل اور اس کے لیے سعی کرنے ہی سے آخرت درست ہوتی ہے اور آخرت ہی تمام درجات میں افضل ہے۔ توحید کے بعد والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کے لیے حکم ہے کہ اُن سے اُف بھی نہ کہا جائے اور کسی طرح نہ جھڑکا جائے۔ رشتے داروں کے حقوق ادا کیے جائیں۔ مسکین اور مسافر کے ساتھ بھلائی کی جائے۔ فضول خرچی نہ کی جائے۔ انفاق میں اعتدال رکھا جائے۔ بے شک اللہ جسے چاہے رزق میں کشادگی دیتا ہے۔ اور جسے چاہے تنگی کرتا ہے۔ چند احکام پھر آگئے ہیں کہ مفلسی کے ڈر سے اولاد کو قتل نہ کرو (پیدائش کے بعد یا پہلے)۔ بدکاری کے قریب نہ جاؤ۔ کسی جان کو ناحق نہ مارو۔ یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ۔ (الّا یہ کہ حفاظت کرو اور بڑھاؤ)۔ ناپ تول صحیح کرو۔ اُس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمھیں علم نہیں۔ زمین پر اکڑ کر مت چلو۔ شرک مت کرو۔ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں نہ سمجھو۔ اب اللہ کی توحید کا پھر درس دیا جا رہا ہے کہ اگر کوئی اور خدا بھی ہوتے تو وہ عرش کے مالک سے برسرِ مقابلہ ہوتے۔ اور اللہ کی تسبیح اور تحمید ہر چیز ہی کرتی ہے اور اے میرے حبیبؐ، آپ قرآن پڑھتے ہیں تو کفّار پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ جادو ہے۔ پھر اُن کا خیال ہے کہ جب ہم مر کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو دوبارہ کس طرح زندہ ہو سکتے ہیں۔ اللہ کو سب قدرت ہے کہ وہ تمھیں دوبارہ پیدا کریگا۔ خواہ تم کچھ بھی ہو جاؤ۔ اللہ ہی ہدایت دیتا ہے اور آپؐ اُن کے اعمال کے ذمّہ دار نہیں ہیں۔ اللہ نے کتنے پیغمبر پیدا کیے اور کتنوں کو کتنوں پر فضیلت دی۔ کفار جن خداؤں پر گھمنڈ کرتے ہیں وہ تو

بالکل بے بس ہیں اور جو بعض (پیغمبروں) مقبول بندوں کو پوجتے ہیں تو وہ بھی اللہ ہی سے رجوع کرتے ہیں۔ کتنی قوموں اور لوگوں نے پیغمبروں کی نافرمانی کی ہے اور گمراہ ہوئے ہیں بلکہ بعض نے معراج شریف کے واقعہ کی بھی تکذیب کی ہے حالانکہ اُن کے سامنے سب باتیں واضح کر دی گئی تھیں شیطان اسی طرح انسان کا دشمن ہے کہ اُس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اور اُن کی اولاد کو تباہ کرنے کا عزم بھی کیا وہ وسوسے پیدا کر کے اور غلط باتیں سجھا کر دھوکا دیتا ہے۔ لیکن جو لوگ اللہ کے بندے ہیں اُن پر اُس کا قابو نہیں چلتا۔ تمھارا رب تمھارے لیے دریا میں بھی نوازش کرتا ہے اور دریا میں اگر لوگوں کو خطرہ درپیش ہوتا ہے تو پھر سوائے اللہ کے کوئی بچانے والا نہیں ہوتا۔ بے شک اولادِ آدمؑ کو عزت عطا فرمائی گئی ہے، اُن کو خشکی اور تری میں سوار کیا اور ستھری چیزیں عطا کی گئیں۔ اور قیامت کے دن ہر جماعت اپنے سربراہ کے ساتھ پیش ہوگی اور اس کا اعمال نامہ اُن کے ہاتھ میں ہوگا۔ نیک لوگوں کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ہوگا اور ذرّہ برابر بھی کسی پر ظلم نہ ہوگا۔ یہاں بعض کافروں کے منصوبوں اور اُن کی ہزیمت کا ذکر بھی ہے کہ کس طرح اللہ کا فضل ہوا اور وہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکا نہ دے سکے اور وہ آپؐ کو باہر نکال نہ سکے۔ جو قوم اپنے نبیؑ کو جھٹلاتی ہے وہ آخر ہلاک کر دی جاتی ہے۔ اب مکّہ کے کافروں کا بھی یہی حال ہوگا۔ چنانچہ غزوۂ بدر اور فتح مکّہ کے واقعات اس بات کے شاہد ہیں کہ کفّار ہلاک کر دیے گئے اور جو بچ رہے وہ ایمان لے آئے۔ اب مختلف نمازوں کے اوقات کا ذکر ہے اور حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلّم کے لیے ایک زائد نماز (یعنی تہجّد) خاص ہے اور حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلّم کے لیے ایک خوشخبری ہے کہ آپؐ مقامِ محمود پر فائز ہوں گے یعنی شفاعتِ کبریٰ آپؐ ہی کے ہاتھوں سے

جب تمام اوّلین اور آخرین آپ کی حمد کریں گے۔ اور قرآن میں مومنین کے لیے شفا اور رحمت ہے۔ اب ارشاد ہے کہ روح کیا ہے؟ امر رب ہے۔ کوئی کیا سمجھے گا؟ پھر چیلنج ہے کہ اگر قرآن اللہ کا کلام نہیں تو سارے جن و انس مع اپنے مددگاروں کے مل کر اس جیسا قرآن بنا لائیں پھر کفّار کے بعض مضحکہ خیز مطالبات کا تذکرہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ پورے ہوں گے تو ہم ایمان لائیں گے۔ پھر اُن کا جواب بھی ہے۔ کفّار یہ بھی کہتے ہیں کہ انسان کو کیوں رسول بنایا گیا۔ آپؐ فرما دیں کہ اگر زمین میں فرشتے بستے ہوتے تو فرشتے ہی رسول بنائے جاتے۔ منکرین کو قیامت کے دن مُنہ کے بل گھسٹتا ہوا اُٹھایا جائے گا، اندھا، بہرا اور گونگا اور اُن کا ٹھکانا جہنم ہے۔ پھر اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والوں کی مذمّت ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی نوٗ عدد نشانیوں کا ذکر ہے جن کی مخالفت فرعون اور اُس کے ساتھیوں نے کی اور وہ لوگ غرق کیے گئے اور بنی اسرائیل کو آسائش حاصل ہوئی۔ قرآن کے متعلق بھی آتا ہے کہ وہ حق کے ساتھ اور حق کے لیے اتارا گیا ہے۔ بعض پہلے کے اہل کتاب جو قرآن کے منتظر تھے وہ بھی ایمان لائے اور جب یہ قرآن اُن پر پڑھا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑی کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور روتے ہیں اور اس سے اُن کا خشوع و خضوع بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ کو جن اچھے ناموں سے پکارو اچھے ہیں۔ نماز درمیانی آواز سے پڑھو کہ مقتدی سن لیں اور اللہ کے لیے سب تعریف ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں، کوئی شریک نہیں، نہ اُس میں کوئی کمزوری ہے کہ حمایتی کی ضرورت ہو۔ اللہ کی بڑائی کو بلند کرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الکہف

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اسمیں ایک سو دس آیتیں اور بارہ[۱۲] رکوع ہیں۔
سب تعریف اللہ کو جس نے قرآن جیسی کتاب نازل فرمائی جس میں کچھ بھی کجی نہیں۔ جو کافروں کو سخت عذاب سے ڈراتی ہے اور مومنوں کو ان کے اعمال صالحہ کی وجہ سے جنّت کی بشارت دیتی ہے۔
اللہ کا کوئی بیٹا نہیں۔ جو لوگ ایسا کہتے ہیں وہ محض جھوٹ ہے۔
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپؐ اُن منکروں کی وجہ سے غم نہ کریں اور اصحاب کہف چند جوان تھے جو مشرکوں سے تنگ آکر ایک غار میں پناہ گزیں ہو گئے تھے۔ اللہ نے چند سال تک اُن کو سُلائے رکھا۔ پھر جب وہ بیدار ہوئے تو سب سے پہلے انھوں نے اپنے رب کو یاد کیا اور اپنے ایمان کا اقرار کیا۔ وہ غار ایسا تھا جس میں سُورج کی کرن طلوع یا غروب کے وقت کبھی داخل نہ ہوتی تھی اور وہ حضرات اُس میں سوتے سوتے کروٹیں بھی لیتے تھے کہ دیکھنے والے سمجھتے کہ وہ جاگ رہے ہیں اور اُن کا کتّا غار کے منہ پر اپنے دونوں بازو پھیلائے ہوئے اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ گویا وہ کاٹنے کو دوڑے گا اور دیکھنے والے اُسے دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوتے۔ وہ لوگ جب بیدار ہوئے تو انھوں نے اپنے ایک ساتھی کو کھانا لانے کے لیے آبادی میں بھیجا اور تاکید کر دی کہ سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا لائے۔ اس طرح

لوگوں کو اُن کا پتا چل گیا اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح برسوں تک سونے والے بیدار کیے جا سکتے ہیں اُسی طرح مرنے کے بعد بھی لوگ قیامت میں زندہ کر دیے جائیں گے۔ اصحابِ کہف کے متعلق لوگوں میں اختلافات ہوئے۔ پھر اُس غار کے دہانے پر ایک مسجد بنا دی گئی۔ اور ہرگز یہ بات نہ کہنا کہ میں یہ کل کر دوں گا۔ مگر انشاء اللہ کہنا۔ اور اللہ ہی کو اصحابِ کہف کی صحیح تعداد اور اُن کے سوئے رہنے کی مدّت معلوم ہے۔ وہی عالم الغیب ہے۔ اور مصاحبت اور دوستی کے لیے مومن اور نیک لوگ جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اختیار کیے جائیں۔ چاہے وہ غریب ہوں کہ جن سے امیروں کو اعراض ہوتا ہو۔ پھر منکروں اور مومنوں کی آخرت کی زندگی کا ذکر ہے۔ ایک مثال بھی ہے کہ دو آدمیوں میں سے ایک دولت مند تھا لیکن مغرور اور منکرِ قیامت تھا۔ دوسرا غریب تھا لیکن ایماندار تھا۔ مغرور شخص کی تمام کھیتی اُس کے غرور اور اللہ کی ناشکری کے سبب تباہ ہو گئی تھی اگر وہ غریب مسلمان کی نصیحتوں پر کان دھرتا تو اُسے یہ نوبت نہ آتی۔ ایک اور مثال ہے کہ جب تک سبزہ کو پانی ملتا رہتا ہے وہ سرسبز رہتا ہے۔ پھر خشک ہو جاتا ہے اسی طرح مال دولت اور اولاد بھی زندگی کے چند دنوں تک ساتھی ہیں اور جہاں زندگی ختم ہوئی یہ سب چیزیں جدا ہو جاتی ہیں۔ ہمیشہ رہنے والی چیز اعمالِ صالحہ ہیں۔ اور قیامت کے دن پہاڑ سرکا دیے جائیں گے اور زمین صاف کر دی جائے گی اور سارے انسان اکٹھے کیے جائیں گے۔ اُسوقت اُن کو اُن کے اعمالنامے ملیں گے اور انسان کہے گا، ہائے افسوس کہ اس میں کوئی بھی چھوٹی بڑی بات نہیں چھوڑی گئی۔ اب پھر تخلیقِ آدم اور ملائکہ کے سجدہ کرنے اور شیطان کے غرور اور انکار کا ذکر ہے کہ وہ کس قدر انسان کا دشمن ہے۔ انسان کو وہ ایسے معبودوں کی

طرف رجوع کرا دیتا ہے جو آسمانوں اور زمین کی کسی تخلیق کی قدرت نہیں رکھتے اور وہ منکروں کی اُس پکار کو بھی نہ سن سکیں گے جو وہ قیامت میں کریں گے۔ اور انسان کے پاس اللہ نے طرح طرح سے ہدایت کار بھیجے لیکن وہ جھگڑتا ہے اور سمجھنا نہیں چاہتا۔ وہ معافی بھی اللہ سے نہیں مانگتا۔ اور ہم تو رسولوں کو خوشی اور ڈر سنانے والے بنا کر بھیجتے ہیں اور کتنے ظالم ہیں وہ لوگ جو اللہ کی آیتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ ہم نے اُن کے دلوں پر غلاف اور کانوں میں گرانی پیدا کر دی ہے کہ وہ قرآن سے محروم ہیں اور قیامت میں ایسے لوگ کوئی پناہ نہیں پائیں گے۔ اب موسٰی علیہ السلام کا ذکر ہے کہ وہ اور اُن کے خادم (یوشع) ایک سفر میں بھُنی ہوئی مچھلی، توشہ کے طور پر لیکر روانہ ہوئے۔ راستے میں وہ ایک جگہ سو گئے۔ وہ مچھلی زندہ ہو کر دریا میں چلی گئی۔ بیدار ہونے کے بعد آگے بڑھے اور جب کھانے کا وقت آیا تو موسٰی علیہ السلام نے اپنے خادم سے وہ بھُنی ہوئی مچھلی طلب کی۔ انھوں نے کہا کہ میں بتانا بھول گیا تھا کہ وہ پانی میں چلی گئی۔ وہ دونوں واپس آئے تو انھیں اللہ کا ایک خاص بندہ (یعنی خضرؑ) مل گیا۔ موسٰی علیہ السلام نے اُن سے درخواست کی کہ ساتھ کر لیں۔ انھوں نے کہا کہ آپ صبر کے ساتھ ہماری رفاقت نہ کر سکیں گے۔ موسٰی علیہ السلام نے کہا کہ انشاء اللہ میں صبر و ضبط سے کام لوں گا۔ تب انھوں نے فرمایا کہ اچھا چلو۔ لیکن جب تک کسی معاملے میں کوئی تشریح میں خود نہ کردوں آپ کوئی سوال نہ کیجیے گا۔ اس کے بعد یہ دونوں حضرات چلے اور ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ حضرت خضرؑ نے کشتی کا تختہ توڑ دیا۔ موسٰی علیہ السلام بول اٹھے کہ کیا آپ کشتی کے لوگوں کو ڈبونا چاہتے ہیں۔؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ آپ صبر و ضبط نہ کر سکیں گے۔ موسٰی

علیہ السلام نے معذرت کی۔ اور پھر دونوں آگے بڑھے اور ایک لڑکا ملا تو حضرت خضرؑ نے اُسے قتل کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام پھر بول اٹھے کہ آپ نے ایک بے گناہ کو قتل کر دیا۔ خضر علیہ السلام نے پھر فرمایا کہ دیکھیے، آپ پھر صبر نہ کر سکے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: "اچھا، اب اگر کچھ پوچھوں، تو مجھے ساتھ نہ رکھیے گا۔ اب پھر یہ آگے بڑھے اور ایک گاؤں والوں سے کھانا مانگا۔ انھوں نے نہیں دیا۔ اتنے میں گاؤں کی ایک دیوار گرتی ہوئی نظر آئی تو خضر علیہ السلام نے درست کر دی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے (تاکہ خورد نوش کا سامان ہو جاتا)۔ خضر علیہ السلام نے کہا کہ اب میری آپ کی جُدائی ہے۔ لیکن اپنے کاموں کی مصلحت بتا دی کہ وہ سب اللہ ہی کے حکم سے کیا گیا تھا۔ وہ کشتی چند مسکینوں کی تھی۔ اُسے عیب دار کر دیا تھا تاکہ وہاں کا بادشاہ اُس پر قبضہ نہ کر لے۔ وہ لڑکا جو قتل کیا گیا تھا مومن اور صالح والدین کا تھا۔ بڑا ہو کر کفر اور سرکشی کرتا اس لیے قتل کر دیا گیا۔ وہ دیوار دو یتیم بچوں کی تھی جس کے نیچے اُن کا خزانہ تھا اور ان کا باپ مومن صالح تھا۔ وہ دیوار درست کر دی گئی تاکہ اُن بچوں کے جوان ہونے تک وہ محفوظ رہے۔ اب ذوالقرنین کا قصّہ ہے کہ وہ ایک صاحب حشمت بادشاہ تھے۔ ایک روز مغرب کی انتہائی حدود تک پہنچے تو وہاں ایک قوم ملی جس میں ایمان اور عمل صالح والے بھی تھے اور کفر والے بھی تھے۔ اسی طرح وہ مشرق کی انتہائی حدود تک بھی پہنچے کہ وہاں سورج کا قرب تھا۔ پھر وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچے اور ایسے لوگوں کو پایا جو کوئی بات نہ سمجھتے تھے۔ ایسے لوگ بھی تھے جنھوں نے یاجوج ماجوج قوم کے فساد کا ذکر کیا اور عرض کیا کہ ایسی دیوار بنا دیجیے کہ وہ مفسد

قوم ہماری طرف نہ آسکے۔ چنانچہ لوہے کی چادروں سے اور پگھلائے ہوئے تانبے سے وہ دیوار مضبوط کردی گئی تاکہ یاجوج و ماجوج اُس پر نہ چڑھ سکیں اور نہ اُس میں سوراخ کرسکیں۔ پھر جب قیامت قریب آئے گی تو وہ دیوار پاش پاش کردی جائے گی۔ اور کافروں کے لیے جہنم کو پیش کیا جائے گا۔ کیا وہ کفّار یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو اپنا حمایتی بنالیں گے؟ جو لوگ دنیا کی محبت میں غرق ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ بڑا اچھا کام کررہے ہیں قیامت میں اُن کے اعمال اکارت ہوجائیں گے کہ انھوں نے اللہ کی آیتوں اور رسولوں کا مذاق اڑایا تھا۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے اُن کے لیے فردوس ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کی باتوں اور کلمات کو لکھنے کے لیے اگر سمندر، سیاہی بن جائیں تب بھی وہ کلمات ختم نہ ہوسکیں گے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بظاہر بشر ہیں لیکن ان پر وحی آتی ہے جس میں تعلیم ہے کہ اللہ ایک ہے۔ پس جسے اپنے رب سے ملنے کی آرزو ہو تو وہ عمل صالح کرے اور اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۹)
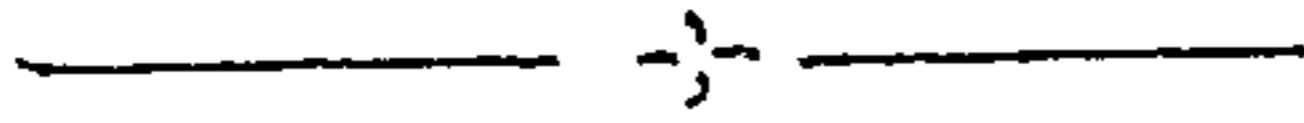
سورۂ مریم

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں اٹھانوے آیتیں اور ۶ رکوع ہیں۔
شروع میں زکریا علیہ السلام کا ذکر ہے کہ وہ بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کی اہلیہ بانجھ تھیں لیکن انھوں نے اولاد کے لیے دعا کی تو اُن کو بیٹے کی بشارت ملی۔ اللہ ہی نے اُن کا نام یحییٰ رکھا جن کو بچپن ہی میں نبوت دی گئی۔ وہ بڑے متقی اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے تھے اور اُن پر اللہ کی سلامتی ہے۔ اب مریم علیہا السلام کی پارسائی اور ریاضت کا ذکر ہے کہ اُن کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور بیٹے کی بشارت دی۔ وہ تعجب میں تھیں کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ مریم علیہا السلام پر لوگوں نے بہتان لگایا تو انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا۔ انھوں نے جھولے ہی میں فرمایا کہ "میں اللہ کا بندہ ہوں، اُس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا"۔ یہ بھی فرمایا کہ مجھے اللہ نے مبارک بنایا (کہ لوگوں کو نفع پہنچا سکوں) اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کے لیے تاکید بھی فرمائی۔ عیسیٰ علیہ السلام کو جو لوگ خدا کا بیٹا کہتے تھے اُن کی بھی تردید کی گئی ہے۔ اللہ کسی کو اپنا بیٹا نہیں ٹھہراتا۔ اور کافروں کے لیے قیامت میں بڑا پچھتاوا ہوگا۔
ابراہیم علیہ السلام نے بھی حق کی دعوت دی تھی۔ انھوں نے اپنے باپ کو بھی صراطِ مستقیم کی دعوت اور اللہ کے عذاب سے بچنے کی نصیحت کی تھی۔ ان کے باپ نے ابراہیم علیہ السلام پر سنگساری کرنے اور

علیحدہ کرنے کی دھمکی دی، تو جب وہ اُن لوگوں سے دور ہوئے تو اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے اور پوتے بھی ایسے دیے جو پیغمبر ہوئے۔ اور ان پر اللہ کی رحمتیں تھیں۔ موسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے پسندیدہ نبی تھے اور انھیں کوہِ طور پر اللہ نے اپنے اسرار پہنچانے کے لیے بلایا تھا۔ اُن کے بھائی کو بھی پیغمبر بنایا گیا۔ اسمٰعیل علیہ السلام بھی وعدے کے سچّے تھے اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرماتے تھے ادریس علیہ السلام بھی صدیق تھے اور اُن کے رتبے بھی بلند کیے گئے۔ اسی طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام بھی چُن لیے گئے کہ وہ اللہ کی آیتیں سُن کر خشوع و خضوع سے روتے اور سجدے کرتے تھے لیکن اُن کے بعد ایسے لوگ آئے جنھوں نے اپنی نمازیں ضایع کیں اور اپنی خواہشوں کے پیرو ہوئے تو وہ دوزخی ہوئے۔ مگر جنھوں نے توبہ کی اور ایمان و عمل صالح اختیار کیا وہ جنّتی ہیں۔ اور فرشتے صرف اللہ کے حکم سے آتے ہیں اور اللہ ہی کا سب کچھ ہے آسمانوں اور زمین میں، بس اُسی کو پوجو اور اُسی کے ہو جاؤ۔ پھر مرنے کے بعد کی زندگی پر جو لوگ تعجب کرتے ہیں انھیں فرمایا گیا ہے کہ تم پہلے کچھ نہ تھے لیکن پھر ہو گئے تو اب کیوں دوبارہ نہیں ہو سکتے؟ جو لوگ دوبارہ اٹھنے کے قائل نہیں وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے اور سب کا گزر دوزخ پر سے ہوگا لیکن ایمان والے نجات پائیں گے اور جو لوگ لباس و اخراجات ہیں کہ غریب مسلمانوں کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں وہ سب تباہ کر دیے جائینگے۔ گمراہوں کو ڈھیل دی جاتی ہے لیکن انھیں جلد پتا چل جائے گا کہ گھاٹے میں کون ہے۔ جو لوگ اللہ کی آیتوں کے منکر ہوئے اُن کا مال اور اولاد کچھ بھی مفید نہ ہو سکیں گے۔ کافروں کو شیاطین ہی گناہوں پر ابھارتے ہیں۔ وہ جہنّم میں جائیں گے اور شفاعت

وہی کریں گے جن کو اللہ کی طرف سے اجازت ہوگی ۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے انہوں نے بہت بڑی بے ادبی کی اور اللہ کے سخت غضب کے مستحق بنے ۔ اللہ کے سامنے سب حاضر ہوں گے اور فرداً فرداً حاضر ہوں گے ۔ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کیے تو عنقریب اللہ اُن کے لیے لوگوں میں محبت پیدا کر دے گا ۔ اور قرآن آسان ہے وہ خوش خبری اور ڈر سنانے والا ہے ۔ اور منکرین کتنے تھے جو تباہ کر دیے گئے اور انھیں اب کوئی جانتا بھی نہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲۰)

سورۃ طٰہٰ

یہ مکی ہے۔ اسمیں ۱۳۵ آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں۔

ارشاد ہے کہ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر یہ قرآن اس لیے نہیں اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔ جو شخص ڈر رکھتا ہے اُس کے لیے یہ قرآن نصیحت ہے۔ یہ اُس کا اتارا ہوا ہے جو زمین اور آسمانوں کا خالق ہے۔ عرش والا ہے، ہر چیز کا مالک ہے، پوشیدہ اور ظاہر بات سب اُس کو معلوم ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اُسی کے سب نام اچھے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کو نبوت حاصل ہوئی تو اُس کا واقعہ یہ ہے کہ انھوں نے طور پر ایک آگ دیکھی وہاں پہنچے تو آواز آئی کہ میں تیرا رب ہوں، یہاں اپنے جوتے اتار ڈال اور میں نے تجھے پسند کیا۔ موسیٰ علیہ السلام کو وحی ہوئی۔ اللہ کی عبادت اور نماز کے قیام کا حکم ہوا۔ منکروں سے بچنے کی ہدایت بھی ہوئی۔ اللہ سے پیار کی باتیں ہوئیں کہ اے موسیٰ، یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ عرض کیا کہ یہ میرا عصا ہے۔ اس پر ٹیک لگاتا ہوں اس سے بکریوں کو ہنکاتا ہوں (انپر پتے جھاڑتا ہوں)۔ اور دوسرے کام بھی ہیں۔ پھر دو معجزے یعنی لاٹھی کا اژدہا اور ید بیضا عطا فرمائے گئے۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اُن کے بھائی ہارون علیہ السلام مددگار کے طور پر پیغمبر بنائے گئے۔ موسیٰ علیہ السلام کے بچپن کا ذکر بھی ہے کہ انھیں کس طرح فرعون سے بچایا اور وہ صندوق کے اندر تھے کہ دریا میں

ڈال دیے گئے۔ پھر باہر آئے اور فرعون نے اُن کی پرورش کی اور انھی کی والدہ نے انھیں دودھ پلایا۔ کچھ بڑے ہوئے تو ایک کافر کو قتل کردیا لیکن اللہ نے اُن کو مواخذہ سے بچایا۔ پھر مَدْیَنْ میں وہ شعیب علیہ السلام کے پاس رہے۔ اُس کے بعد موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام دونوں کو فرعون کے پاس بھیجا گیا تاکہ اُس کی اصلاح ہو اور وہ بنی اسرائیل کو قید و بند سے آزاد کردے۔ انھوں نے جاکر اپنے رب کی شان بیان کی اور زمین و آسمان کی مختلف نشانیاں بتائیں لیکن اُس نے جھٹلایا اور کہا کہ تم اپنے جادو سے ہم کو اپنی زمین سے نکالنا چاہتے ہو۔ پھر اُس نے ایک دن اپنے جادوگروں کو مقابلہ کرانے کے لیے جمع کیا۔ انھوں نے اپنی رسّیاں اور لاٹھیاں ڈالیں تو وہ دوڑتی ہوئی معلوم ہوئیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا تو وہ تمام سانپوں کو (جو جادو سے تیار ہوئے تھے) نگل گیا۔ وہ جادوگر سب سجدے میں گر گئے اور ایمان لے آئے۔ فرعون اُن پر ناراض ہوا لیکن انھوں نے اُس کی پروا نہیں کی اور وہ ایمان پر قائم رہے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ بنی اسرائیل کو (جن پر فرعون ظلم و ستم کر رہا تھا) دریا کے پار لے چلیں اور فرعون کا خوف نہ کریں۔ جب وہ آگے بڑھے تو فرعون نے اپنے لشکر کو ساتھ لیکر اُن کا پیچھا کیا تو دریا نے اُس کو اور اُس کے لشکر کو غرق کردیا۔ اس طرح بنی اسرائیل نے جب ان لوگوں سے نجات پائی تو انھیں کوہ طور پر توراۃ دینے کا وعدہ فرمایا۔ مَن و سَلویٰ بھی عطا ہوا اور پاکیزہ چیزیں بھی کھانے کو دی گئیں۔ موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت توراۃ لینے کے لیے طور پر تشریف لے گئے اور اشتیاق کی وجہ سے اُن سب سے آگے ہوگئے۔ بقیہ قوم جو ہارون علیہ السلام کے پاس چھوڑ دی گئی تھی سامری کے گوسالہ کی پرستش میں مبتلا ہوگئی۔

موسیٰ علیہ السلام غصّے میں وہاں گئے اور ہارون علیہ السلام پہ بھی ناراض ہوئے کہ وہ کیوں اس قوم کو ایسی پرستش سے نہ بچا سکے۔ سامری پہ بھی ناراض ہوئے اور اُس کو سزا کے طور پہ سب سے دور کر دیا۔ اُن کی قوم جب سامری کے فساد سے محفوظ ہو گئی تو پھر اُس پہ تبلیغ کی گئی۔ بے شک قیامت آنے والی ہے جب کہ قرآن سے منہ پھیرنے والے لوگ گناہوں کا بوجھ اٹھاتے ہوئے ہوں گے اور کتنا بُرا ہو گا۔ اُس دن صُور پھونکا جائے گا اور کفار وہاں کے خوف ناک مناظر دیکھ کر اپنے دنیا میں رہنے کی مدت کو بہت قلیل قرار دیں گے۔ قیامت کے موقع پہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور ہیبت کی وجہ سے کوئی کچھ نہ بول سکے گا۔ لیکن عمل صالح اور ایمان والے لوگ کوئی خوف نہ کریں گے۔ اور یہ قرآن عربی میں ہے۔ اس میں مختلف وعیدیں ہیں تاکہ لوگ ڈریں اور فکر کریں اور اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) وحی کو یاد کرنے میں آپ عجلت سے کام نہ لیں (کیا یاد کرانا ہمارا ذمّہ ہے جیسا کہ سورۃ قیامہ میں تسلی دی گئی ہے) اب آدم علیہ السلام اور ابلیس کا واقعہ پھر بیان کیا گیا ہے کہ اُن سے اپنے رب کے حکم میں لغزش ہوئی تھی انھوں نے توبہ کی اور اللہ نے اُن کو چن لیا۔ اللہ کی ہدایت پہ چلنے والا گمراہ نہیں ہوتا اور جس نے میری یاد سے اعراض کیا تو اُس کے لیے زندگانی تنگ ہو جاتی ہے اور اُس کو قیامت میں اندھا بنا کر اٹھایا جائے گا۔ وہ کہے گا کہ مجھے اندھا کیوں اٹھایا گیا، میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا۔ جواب ملے گا کہ تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں لیکن تو ایمان نہ لایا۔ دنیا میں کتنی نافرمان قومیں ہلاک کر دی گئیں کہ اُن کے آثار اب بھی عبرت کا سبق دے سکتے ہیں۔ پس منکروں کی باتوں پر صبر کرو اور اللہ کو یاد کرو سورج نکلنے سے پہلے (یعنی فجر میں) اور اس کے ڈوبنے سے پہلے (یعنی ظہر اور عصر میں) اور رات کی گھڑیوں میں (یعنی مغرب اور

اور عشائیں) اور کفار وغیرہ کو جو دنیوی ساز و سامان دیا گیا ہے
اُسے نظرِ استحسان سے نہ دیکھو۔ وہ چیزیں ان کے لیے فتنہ ہیں۔
اللہ کا دیا ہوا جو رزق تم کو حاصل ہے وہ سب سے اچھا اور دیرپا
ہے۔ اپنے گھر والوں کو بھی نماز کا حکم دو اور خود بھی اس پر قائم
رہو۔ کفار تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے
حالانکہ اُن کے پاس پہلے بھی اللہ کی نشانیاں آچکی ہیں۔ اور ہم
اگر اُن کو رسول کے آنے سے پہلے ہلاک کر دیتے تو اُس پر بھی وہ یہی
کہتے کہ ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا؟ اب قیامت میں پتا
چل جائے گا کہ سیدھی راہ پر اور ہدایت پر کون تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲۱)

سورۃ الانبیاء

مکی ہے۔ اس میں ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں۔
لوگوں کا حساب جلد ہونے والا ہے لیکن وہ غفلت میں ہیں اور اللہ کی طرف سے احکام آتے ہیں تو وہ لوگ ان کی پرواہ نہیں کرتے اور وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جادوگر سمجھتے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ وہ خواب کی باتیں یا من گھڑت باتیں بتاتے ہیں یا وہ شاعر ہیں۔ پہلے بھی انبیاء علیہم السلام تشریف لائے تھے اور ان کے ساتھ بھی لوگوں نے یہی معاملہ کیا تھا، پھر وہ لوگ ہلاک کیے گئے۔ وہ لوگ اس بات پر بھی اعتراض کرتے تھے کہ یہ نبی، بشر ہیں۔ کھانا بھی کھاتے ہیں اور دنیا میں ہمیشہ نہیں رہتے۔ جب منکرین کی بستیاں تباہ کر دی گئیں تو انھیں نادم ہونا پڑا۔ لیکن اب کوئی فائدہ نہ تھا۔ (قرآن کے منکرین بھی انھی لوگوں کی طرح کر رہے ہیں) اللہ کی شان ہے کہ اس نے آسمان اور زمین کو بے کار نہیں بنایا اور سب کچھ اسی کا ہے۔ اس کے مقرّب فرشتے رات دن اس کی عبادت کرتے ہیں اور تھکتے نہیں۔ اگر اللہ کے سوا دوسرے خدا بھی ہوتے تو ضرور آسمان و زمین تباہ ہو جاتے۔ اللہ سے کوئی حساب نہیں لیا جا سکتا وہ مالک و مختار ہے، دوسروں سے ضرور حساب لیا جائے گا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی جو رسول آئے، انھوں نے بھی صرف اللہ کو معبود بتایا۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں اور اس کے فرشتے سب تابع فرمان ہیں۔ اللہ کے سوا جو شخص

بھی خدائی کا دعویٰ کرے گا وہ جہنمی ہوگا۔ اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین کو کھولا اور ہر جاندار کو پانی سے حیات دی۔ زمین میں پہاڑوں کے لنگر ڈالے، آسمان کو چھت بنایا، رات دن اور سورج چاند بھی بنایا۔ انسان ہمیشہ نہیں رہے گا، ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے، تمھاری آزمائش برائی اور بھلائی سے کی جاتی ہے اور تمھیں آخر ہماری طرف آنا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر کفار ہنستے ہیں اور اللہ کی یاد کے منکر ہیں۔ انسان جلد باز ہے۔ کافر کہتے ہیں کہ جلد عذاب نازل کرائیے، تو انھیں وہ عذاب جلد دکھلا دیا جائے گا۔ اور قیامت میں جو آگ انھیں جلائے گی اُسے وہ روک نہ سکیں گے اور نہ کوئی اُن کی مدد ہوگی۔ آپؐ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تو وہ مذاق انھی لوگوں کو لے ڈوبا۔ اللہ عذاب کرے تو کوئی نہیں روک سکتا۔ جھوٹے معبود خود اپنے کو نہیں بچا سکتے تو اپنے پوجنے والوں کو کیا بچا سکیں گے۔ کفار کا گمان غلط ہے کہ وہ ہمیشہ رہیں گے ہم تو زمین کو اُس کے کناروں سے گھٹاتے آرہے ہیں۔ کفار پر جب عذاب آجاتا ہے تب وہ نادم ہوتے ہیں اور قیامت میں کسی پر ظلم نہ ہوگا اور پورا حساب ہوگا۔ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو توراۃ دی گئی جو پرہیزگاروں کو نصیحت تھی۔ وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور قیامت کا خوف بھی کرتے ہیں۔ اب ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ہے کہ انھیں ابتدائی عمر ہی سے ہدایت حاصل تھی۔ وہ اپنے والد اور اپنی قوم کو مورتوں کی پوجا سے بچانا چاہتے تھے۔ اور وہ کوئی کھیل کی بات نہیں بنا رہے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اُن کے بتوں کو چورا کر دیا، ایک بڑا بت چھوڑ دیا۔ کافروں نے ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپ نے ایسا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انھی بتوں سے

پوچھو۔ آخر آپ ہی کو اُن کافروں نے بت شکن سمجھا۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایسوں کو کیوں پوجتے ہو جو بے بس ہیں اور کوئی نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ نمرود اور اس کی قوم نے آپ کو آگ میں پھینکدیا۔ اللہ نے حکم دیا کہ اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم کے لیے سلامتی بن جا۔ ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کو نجات بخشی۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کو اسحٰق علیہ السلام جیسا فرزند اور یعقوب علیہ السلام جیسا پوتا دیا۔ اور وہ سب امام تھے کہ وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور نماز اور زکوٰۃ کو قائم کراتے تھے۔ لوط علیہ السلام کو حکومت اور علم دیا گیا اور اُس قوم سے نجات دلائی گئی جو گندے کام کرتی تھی۔ نوح علیہ السلام اور اُن کے گھر والے بھی سخت کرب سے محفوظ رکھے گئے اور دوسرے نافرمانوں کو غرق کر دیا گیا، داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کے واقعات سے ہدایت حاصل کرو۔ داؤد علیہ السلام نے بکریاں، کھیتی والوں کو دلوا دی تھیں جو کھیتی چر گئی تھیں اور ان کے ساتھ جھگڑنے والا نہیں تھا۔ سلیمان علیہ السلام کو بھی حکومت اور علم عطا کیا گیا۔ داؤد علیہ السلام کے ساتھ پتھر اور پرندے بھی اللہ کی تسبیح کرتے تھے، داؤد علیہ السلام کو زرہ بنانا سکھایا گیا۔ سلیمان علیہ السلام کو تیز ہوا مسخر کر دی گئی۔ شیطان بھی آپ کے مطیع تھے اور آپ کے حکم سے باہر نہیں تھے۔ ایوب علیہ السلام کو یاد کرو، ہم نے اُن کی تکلیف دور کر دی اور اُن کے گھر والے اور ساتھی ہماری رحمت سے مستفید ہوئے۔ اسمٰعیل علیہ السلام اور ادریس علیہ السلام اور ذوالکفل علیہ السلام بھی صبر والوں میں سے تھے۔ یونس علیہ السلام کو بھی یاد کرو جب وہ قوم کی نافرمانی سے ناراض ہوئے اور جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے تو ہم کو یاد کیا اور ہم نے

اُن کو غم سے نجات دی ۔ زکریا علیہ السلام نے اولاد کی خواہش کی تو
یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور وہ خشوع وخضوع والے تھے ۔حضرت
مریم کی پاکبازی تھی کہ ہم نے اُن کو اور اُن کے بیٹے کو سارے جہاں
کے لیے ایک نشانی بنا دیا ۔ ان تمام انبیاء علیہم السلام نے ایک ہی
دین کی تبلیغ فرمائی ہے اور میں ہی تمھارا رب ہوں ۔ لوگوں نے دین
میں اختلاف پیدا کر کے ٹکڑے کر لیے لیکن سب کو ہماری طرف آنا ہے
اور قیامت کے قریب یاجوج و ماجوج ہر بلندی سے اتریں گے اور
قیامت میں کافروں کی آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی اور اس وقت اُن کو
اپنی غفلت کا احساس ہوگا ۔ وہ اور ان کے معبود سب جہنم کے ایندھن
بنیں گے اور اُن پر سخت عذاب ہوگا ۔ البتہ جن کے لیے ہمارہ وعدہ
بھلائی کا ہو چکا ہے وہ جہنم سے دُور رکھے جائیں گے اور انھیں من مانا
ملے گا ، انھیں کوئی غم نہ ہوگا اور فرشتے اُن کی پیشوائی کو آئیں گے ۔ زبور میں
بھی ہم نے لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے اور
بے شک یہ قرآن کافی ہے عابدوں کے لیے اور اے محبوب صلی اللہ علیہ
وسلم ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر ۔ آپؐ
فرما دیں کہ تمھارا اللہ واحد ہے اور اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم سے
لڑائی ہے ۔ اللہ کافروں کی علانیہ اور پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے ۔
اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور کافروں کے درمیان فیصلہ
کرنے کی اللہ سے دعا کی ہے اور وہی مدد گار ہے ۔

———— -:- ————

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲۲)

سورۃ الحج

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۷۸ آیتیں اور دس رکوع ہیں۔
ارشاد ہے کہ اپنے رب سے ڈرو۔ قیامت آکر رہے گی۔
وہ بڑی سخت ہوگی۔ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے کو بھول جائیگی
اسقاط ہو جائیں گے، عذاب الٰہی سے لوگوں کے ہوش جاتے رہیں گے۔
لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ سے نہیں ڈرتے اور شیطان کے پیرو ہیں۔
لوگ دیکھیں کہ وہ کس طرح پیدا ہوئے اور کس طرح پلے اور بڑھے،
کس طرح جیسے بوڑھے ہوتے یا پہلے ہی مر گئے۔ اللہ کس طرح مرجھائی
ہوئی کھیتی کو سرسبز کرتا ہے، جوڑے بناتا ہے، زندہ کرتا ہے، مارتا
ہے اور ہر چیز پہ قدرت رکھتا ہے۔ یہ سب اُس کے پہچاننے کے لیے
نشانیاں ہیں۔ وہ قبروں میں سے بھی اٹھائے گا، پس نہ ماننے والوں
کے لیے عذاب ہے اور اللہ ظلم نہیں کرتا۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ اُنہیں
کوئی بھلائی پہنچی تو وہ دین کو اچھا سمجھتے ہیں اور اگر کوئی آزمائش ہوئی تو
وہ دین سے پلٹ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے دنیا اور آخرت
دونوں میں گھاٹا ہے۔ وہ ایسے معبودوں کو پوجتے ہیں جن سے نقصان
زیادہ ہوتا ہے۔ اور اللہ ایمان اور عمل صالح والوں کو جنت میں داخل
کرے گا۔ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح دنیا اور آخرت میں مدد
فرمائے گا، خواہ حاسد لوگ کچھ بھی کریں اور اللہ قیامت کے دن ایمان
والوں اور دوسرے لوگوں کا فیصلہ کر دے گا۔ اور اللہ کو زمین و آسمان

کی سب چیزیں سجدہ کرتی ہیں، وہی ذلّت اور عزّت دینے والا ہے۔
اور منکروں کے لیے سخت عذاب ہوگا۔ ان کے برعکس ایمان والوں
کو جنّت اور اُس کی اعلیٰ آسائشیں حاصل ہوں گی۔ اور کافروں کو
کوئی حق نہیں کہ وہ کسی شخص کو اللہ کی راہ سے اور حرم سے روکیں۔
ایسا کرنے والوں کو دردناک عذاب ہوگا۔ ابراہیم علیہ السلام کو حرم
کا صحیح ٹھکانا بنا دیا گیا اور انھوں نے اس کی تعمیر کی تاکہ قریب اور
دُور کے لوگ وہاں طواف، اعتکاف اور رکوع و سجود کریں۔ قربانی،
احرام کے آداب وغیرہ پورے کریں، بُتوں سے دُور رہوں، جھوٹ سے
بچیں، ایک اللہ کے ہو جائیں اور اللہ کے شعائر کی تعظیم کریں تاکہ
دل کا تقویٰ حاصل ہو سکے۔ اور ہر اُمّت میں قربانی تھی جو اللہ کے نام
پر کی جاتی تھی۔ اور تواضع والوں کے لیے بشارت ہے کہ جب اللہ
کا ذکر اُن کے سامنے ہوتا ہے تو اُن کے دل ڈرنے لگتے ہیں، جو
افتاد پڑے اُسے برداشت کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ
کے دیے ہوئے مال میں سے (اللہ کے لیے) خرچ کرتے ہیں۔ اور
قربانی بھی شعائر اللہ میں سے ہے جس میں تمھارے لیے خیر ہے۔ اور
اللہ کو ہرگز ان کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تمھاری پرہیزگاری
اُس تک باریاب ہوتی ہے۔ بے شک اللہ ٹال دیتا ہے مسلمانوں
کی بلائیں اور دغاباز ناشکرے کافر کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اللہ
اجازت دیتا ہے جنگ کرنے کی اُن مسلمانوں کو جن سے کفّار لڑتے
ہیں اور اللہ اُن کو ضرور مدد دینے پر قادر ہے۔ وہ لوگ تو صرف
اس لیے نکالے گئے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر
ان مسلمانوں کو مدافعت کی صلاحیت نہ دی جاتی تو اللہ کا نام لینا
مشکل تھا۔ اللہ بے شک اس کی مدد فرمائے گا جو دین کی مدد کریگا۔

جو لوگ اللہ کے حکم سے زمین پر قابو حاصل کرلیں تو وہ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، بھلائی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور اللہ ہی کے لیے ہے سب کاموں کا انجام۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اگر وہ کفار تکذیب کرتے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ پہلے بھی مختلف انبیاء علیہم السلام کی اُن کی قوموں نے تکذیب کی تھی۔ ایسے لوگوں کی بستیاں، اُن کے کنویں اور مضبوط محل سب تباہ پڑے ہوئے ہیں۔ ان چیزوں سے کفار عبرت حاصل کر سکتے ہیں۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے لیے نذیرِ مبین بن کر تشریف لائے ہیں، چنانچہ ایمان اور عمل صالح والوں کیلیے بخشش بھی ہے اور عزت کی روزی بھی اور منکروں کے لیے دوزخ ہے۔ اور شیطان نے ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت کو ناکام بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور جو لوگ اُس کے آلۂ کار بن گئے وہ بے شک نامراد اور ناکام رہے اور قیامت میں ذلت کا عذاب دیکھیں گے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر گئے، پھر مارے گئے یا مر گئے تو اُن کے لیے جنت میں بہت اچھی روزی ملے گی۔ اور جن لوگوں نے مسلمانوں کو اذیت پہنچائی اور اُن سے جنگ کی وہ ضرور اللہ کی مدد اور قوت کے سامنے ذلیل ہوں گے۔ اللہ کی نشانیاں ہیں دن اور رات کی تبدیلی، بارش کا نزول اور زمین کی ہریالی۔ اور اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اُسی نے تمھارے لیے مسخر کر دیا جو کچھ زمین میں ہے اور کشتی اور یہ کہ آسمان نہ آ پڑے زمین پر، یہ سب اُس کے پہچاننے کے لیے کافی ہو سکتا ہے۔ اُسی نے تمھیں پیدا کیا، وہی مارے گا اور وہی پھر جلائے گا۔ لیکن انسان ناشکرا ہے۔ ہر اُمت کے لیے عبادت کے قاعدے ہیں اور وہ لوگ اگر اُن قاعدوں پر چلیں تو

اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ آپ سے نہ جھگڑیں۔ لیکن وہ آپؐ کی دعوت پر جھگڑتے ہیں تو آپ فرما دیں کہ تمھارے کرتوت اللہ کے علم میں ہیں اور وہ قیامت میں تمھیں نمٹ لے گا۔ اللہ کو سب علم ہے اور منکرین تو ایسے معبود بنائے ہوتے ہیں جن کے لیے کوئی دلیل نہیں اور وہ لوگ ہماری آیتوں کو سن کر غصے میں آجاتے ہیں۔ ان کے لیے سخت آگ ہوگی اور ان کا برا ٹھکانا ہوگا۔ اور اے کافرو جن کو تم پوجتے ہو وہ تو سب مل کر چاہیں تو ایک مکھی نہیں بنا سکیں گے۔ اور اگر مکھی اُن معبودوں سے کچھ چھین کر لے جائے تو وہ چھڑا بھی نہ سکیں گے۔ اللہ چن لیتا ہے فرشتوں اور رسولوں اور آدمیوں میں سے اور وہ جانتا ہے سب کچھ۔ اے ایمان والو، رکوع وسجدہ کرو، اپنے رب کی بندگی کرو، اور بھلے کام کرو۔ جہاد کرو، اُس نے تمھیں چن لیا۔ تمھارا دین تمھارے باپ ابراہیمؑ کا ہے، نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو — وہی تمھارا مولیٰ اور مددگار ہے۔

———— ❁ ————

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲۳)

سورۃ المؤمنون

مکّی ہے ۔ اس میں ۱۱۸ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں۔

شروع ہی میں باعمل مسلمانوں کی فلاح اور کامیابی کی بشارت ہے کہ ایسے لوگ نمازمیں خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں، بیہودہ بات سے اعراض کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، پاکباز ہیں، امانت اور وعدے کا پاس کرتے ہیں اور نمازوں کو پورے شرائط اور آداب کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ یہ سب ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ انسان کس طرح بنایا گیا، اور بڑا کیا گیا۔ اللہ ہی سب سے بہتر بنانے والا ہے۔ انسان مرنے کے بعد قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ اللہ ہی میں سب قدرت ہے کہ وہ سات آسمانوں کا بنانے والا ہے، خلق سے غافل نہیں، آسمان سے پانی برساتا ہے، کھجور، انگور اور بہت سے میوے پیدا کرتا ہے، زیتون بھی اگاتا ہے جس سے تیل اور سالن تیار ہوتا ہے، چوپائے بھی پیدا کرتا ہے جن سے کئی فائدے ہیں۔ نوح علیہ السلام کو بھی اللہ پاک نے رسول بنا کر بھیجا۔ لیکن اُن کی قوم کے سرداروں نے اعتراض کیا کہ یہ تو انسان ہیں، رسول نہیں ہو سکتے۔ نوح علیہ السلام نے بہت سمجھایا لیکن وہ لوگ ایمان نہ لائے۔ پھر اللہ نے اُن کے لیے کشتی بنوائی جس میں ہر جوڑے میں سے دو بٹھائے گئے۔ نوح علیہ السلام اور اُنکی اہلیہ اور کچھ وہ جو ایمان لائے تھے وہ بھی بٹھائے گئے ۔ باقی غرق کر دیے گئے۔ پھر اور قومیں آئیں اور اُن کے پاس بھی اللہ کے

رسول آئے۔ لیکن اُن قوموں کے سرداروں نے بھی رسولوں پر اعتراض کیا کہ وہ تو انسان ہیں اور ہماری طرح کھاتے پیتے ہیں اور یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ سب دوبارہ پیدا ہوں۔ آخر وہ لوگ تباہ کیے گئے۔ اس کے بعد پھر رسول آئے اور اُن کو بھی جھٹلایا گیا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام تشریف لائے۔ فرعون اور اس کے سرداروں نے بھی تکبّر کیا اور یہی کہا کہ یہ دونوں ہماری طرح انسان ہیں، پھر وہ سب ہلاک کیے گئے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی ایک نشانی بنا کر بھیجا تھا۔ اور تمام رسولوں کو پاکیزہ چیزیں کھانے کے لیے دی گئیں اور عمل صالح کے لیے حکم دیا گیا۔ دین شروع سے ایک ہی ہے اور وہ اسلام ہے لیکن لوگوں نے اختلافات پیدا کر دیے اور وہ مال اور اولاد کے نشے میں یہ بھولے ہوئے ہیں کہ ہم نے انھیں مہلت دے رکھی ہے۔ البتّہ جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں، اُس کا کوئی شریک نہیں ٹھہراتے، اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں وہی بھلائی والے ہیں اور وہ دوسروں سے آگے رہیں گے۔ ہم کسی پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے۔ اور ہر شخص کے اعمال لکھ لیے جاتے ہیں تاکہ کسی پر ظلم نہ ہو سکے۔ جب ہماری آیتیں اُن لوگوں پر پڑھی جاتی ہیں تو وہ اُن کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ ہم اہلِ حرم ہیں اس لیے ہم کو عمل اور حق کی طرف سے بے نیازی ہے۔ وہ سب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل سے واقف ہیں لیکن پھر بھی وہ اُنھیں نہیں مانتے اور حق کو ناپسند کرتے ہیں۔ اب ہم نے اُن کو سخت مصائب میں مبتلا کیا ہے جس کی وجہ سے اُن پر مایوسی چھا گئی ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے تمھیں کان، آنکھیں اور دل دیے، زمین میں پھیلا دیا، رات اور دن کو پیدا کیا تاکہ ان سب کو دیکھ کر اسے پہچان سکو۔ تم تو کہتے

ہو کہ ہم جب مر جائیں گے تو پھر کس طرح دوبارہ پیدا ہو سکیں گے؟ کیا تم اللہ کی قدرت پر غور نہیں کرتے؟۔ کون ہے سات آسمانوں اور عرش کا مالک؟ اور کون ہے جو ہر چیز پر قابو رکھتا ہے؟ اُس کی الوہیت میں کوئی شریک نہیں اور نہ اُس کی کوئی اولاد ہے۔ وہ ان سب چیزوں سے بڑا ہے اور وہ ہر نہاں و عیاں کا جاننے والا ہے۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنی اچھائی سے دوسروں کی بُرائی دُور کریں اور خود اللہ کی محافظت چاہیں۔ جب صُور پھونکا جائے گا تو نہ کوئی رشتہ کام آئے گا اور نہ کوئی کسی کی بات پوچھے گا، لیکن جن کے اعمال اچھے ہیں اور تول میں زیادہ ہیں وہی بامراد ہوں گے۔ اور جو منکرین ہیں اُن پر سخت عذاب ہو گا اور پھر وہ کہیں گے کہ ہماری بدبختی تھی کہ ہم نے اللہ کی آیتیں رد کر دی تھیں لیکن اگر اب ہم کو دوزخ سے نکال دیا جائے اور اگر ہم پھر بھی اُن آیتوں کا انکار کریں تو پھر ہم ظالم قرار دیے جائیں۔ اللہ اپنے ماننے والوں ہی کو بامراد قرار دے گا کیونکہ انھوں نے منکروں کے تمسخر پر صبر کیا تھا۔ اور دنیا کی زندگی کی مدّت کا صحیح اندازہ نہ ہو سکے گا کہ وہاں کتنا قیام رہا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمھیں بیکار بنایا ہے اور تمھیں ہماری طرف نہیں آنا ہے؟ اللہ بہت بڑا ہے، سچا بادشاہ ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اُس کے، اور وہ عزت والے عرش کا مالک ہے اور جو شخص کسی اور کو پوجتا ہے تو اُس کا حساب اللہ کے یہاں ہو گا اور کافروں کو کوئی فلاح نہ ہو گی۔ آپؐ تو یہی دُعا کریں کہ اے اللہ! بخش دے، رحم فرما دے اور تو ہی سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲۴)

سورۃ النّور

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۶۴ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں۔

اس میں معاشرت سے متعلق بہت سے احکام آئے ہیں۔
مثلاً بدکار عورت اور بدکار مرد کو (جو غیر محصن ہوں) سو کوڑے لگائے جائیں اور (محصن کو رجم کیا جائے گا) اور جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت پہ بدکاری کی تہمت لگائے اور چار گواہ معائنہ کے نہ لا سکے تو اُسے اسّی کوڑے لگائے جائیں اور ایسے سزایاب کی گواہی کسی معاملے میں مقبول نہیں اور جو اپنی بیویوں کو عیب لگائیں اور اُن کے پاس اپنے بیان کے سوا کوئی گواہ نہ ہو تو ان کو چار بار اللہ کے نام سے گواہی دینی ہوگی کہ وہ سچے ہیں اور پھر پانچویں بار یہ کہ اللہ کی لعنت ہو جھوٹے پر۔ اسی طرح عورت بھی چار بار اللہ کا نام لیکر گواہی دے گی کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہ اللہ کا غضب ہو عورت پہ اگر مرد سچا ہے۔ تم میں سے کچھ لوگ ایک بہت بڑا بہتان لائے اور چار گواہ بھی نہیں لائے تو وہ لوگ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ اور اگر اللہ کا خصوصی فضل اور رحمت تم کو حاصل نہ ہوتی تو تم پہ بڑا عذاب ہوتا۔ اور لوگوں کو ہرگز وہ بات نہیں کہنی ہے جس کا صحیح علم نہ ہو۔ اللہ تم کو نصیحت فرماتا ہے کہ اب ایسا نہ کہنا اور جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے تو اُن کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا میں اور آخرت میں بھی۔ اسے ایمان والو، شیطان کے نقش قدم پہ مت چلو،

وہ تو بے حیائی اور برائی ہی بتائے گا۔ اللہ تزکیہ فرما دیتا ہے اُن کا جن کو وہ چاہے۔ اور فضیلت والے لوگ قسم نہ کھائیں کہ وہ اب قرابت والوں، مسکینوں اور راہِ خدا میں ہجرت کرنے والوں کی مدد نہیں کرینگے کیوں کہ وہ بغیر تحقیق کیے، بہتان لگانے والوں کے ساتھ ہو گئے تھے۔ اور قیامت میں زبانیں، ہاتھ اور پاؤں سبھی گواہی دیں گے اور اُس دن اللہ اُن کی سزا پوری پوری دے گا۔ گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے ہوتی ہیں اور ستھری عورتیں ستھرے مردوں کے لیے اور اسی طرح اس کے برعکس بھی ہیں یعنی خبیث مرد خبیثہ کے لیے اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورت کے لیے۔ اے ایمان والو! بغیر اجازت کے، دوسرے کے گھروں میں نہ جاؤ اور بغیر سلام کیے ہوئے بھی نہ جاؤ۔ بلکہ مکان میں اجازت دینے والا نہ ہو تب بھی مالکوں کی اجازت کے بغیر نہ جاؤ اور اگر تم کو واپس چلے جانے کو کہا جائے تو واپس چلے جاؤ۔ البتہ وہ مکان جو خاص سکونت کے نہیں ہیں (جیسے عام مسافر خانہ) تو ان میں جانے کے لیے اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ مسلمان مردوں کو چاہیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور شرم کی چیزوں کی حفاظت کریں اور انھی باتوں کا مسلمان عورتیں بھی خیال رکھیں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں۔ مگر اپنے شوہر یا باپ پر یا شوہر کے باپ یا اُس کے یا اپنے بیٹے پر یا بھائی، بھتیجے یا بھانجے پر۔ اسی طرح چند اور قریبی عزیزوں پر۔ اور زمین پر زور سے پاؤں نہ رکھیں کہ اُن کا سنگھار جانا جائے۔ اور نکاح کر دو اپنوں میں اُن کا جو بے نکاح ہوں غلاموں اور کنیزوں کا بھی۔ اور جو مقدرت نہیں رکھتے

وہ عفت سے رہیں۔ اور غلام باندی کو مال کمانے کی شرط پر
آزادی دیدو اور ایسی آزادی کے لیے اُن کی مالی مدد بھی کرو۔
اسی طرح کے چند دوسرے احکام بھی ہیں۔ اور یہ روشن آیتیں اور
عبرت آموز واقعات ڈرنے والوں کے لیے نصیحت ہیں۔ اللہ نور ہے
آسمانوں اور زمین کا اور نور سے وہ گھر روشن ہوتا ہے جس میں
صبح و شام اللہ کا ذکر ہو۔ ایسے گھر والوں کو تجارت اور دنیوی
مشاغل، ذکر الٰہی سے غافل نہیں کرتے اور وہ نماز اور زکوٰۃ کے
پابند رہتے ہیں اور قیامت کے خوف سے اُن کے دل لرزتے ہیں۔
کفار کے اعمال سراب کی طرح فریب ہی فریب ہیں۔ اور جسے اللہ
نور نہ دے تو وہ تہ بہ تہ تاریکیوں میں رہتا ہے ۔ اور کائنات کی
تمام چیزیں اپنے اپنے طریقے پر اللہ کی تسبیح کرتی ہیں۔ بادل، بارش،
رات دن، مختلف چوپائے وغیرہ مختلف چیزیں ہیں جن سے اللہ کو
پہچانا جاسکتا ہے۔ وہ سب کچھ قدرت رکھتا ہے اور وہ جسے چاہے
ہدایت دیتا ہے۔ بعض منافق بظاہر اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم
پر ایمان لائے ہیں لیکن حقیقت میں وہ مسلمان نہیں۔ اُنھیں اللہ اور اس
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ منہ پھیر لیتے ہیں۔
حالانکہ یہ مسلمان کا شیوہ نہیں۔ مسلمان تو فوراً اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کے حکم کے آگے آمنّا و صدّقنا کہتا ہے اور اطاعت کرتا ہے
اور وہی کامیاب ہے۔ منافق لوگ جہاد کے لیے جھوٹی قسم کھا لیتے
ہیں لیکن اللہ سے اُن کی زبانی اطاعت اور عملی مخالفت پوشیدہ نہیں۔
اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمّے صرف ہدایت پہنچانا ہے اور
اللہ نے وعدہ دیا ایمان اور عمل صالح والوں کو کہ وہ ضرور انھیں
زمین میں خلافت دے گا جس طرح پہلے کے ایسے لوگوں کو دی تھی

اور ضرور جا دے گا اُن کا دین اور ضرور اُن کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں، نماز اور زکواۃ ادا کریں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری کریں۔ اور کافروں کے متعلق یہ نہ سمجھیں کہ وہ اللہ کے قابو سے نکل جائیں گے۔ اُن کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور گھر کے غلاموں اور نابالغ مردوں کو چاہیے کہ وہ گھر میں صبح کی نماز سے پہلے، دوپہر کے قیلولے کے وقت اور عشا کے بعد اجازت لیکر آیا کریں۔ لڑکے بڑے ہو جائیں تو وہ بھی بڑوں کی طرح اجازت لیکر آئیں اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں گھر کے اندر بغیر دوپٹے کے بیٹھ سکتی ہیں لیکن پھر بھی احتیاط کریں تو بہتر ہے۔ کسی کے گھر جاؤ تو سب سے پہلے سلام کرو اور جب بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں حاضری ہو تو اُن کو عام لوگوں کی طرح خطاب نہ کرو اور بغیر اجازت کے باہر نہ نکلو۔ بعض منافق لوگ کسی کی آڑ لیکر چھپکے سے نکل جاتے تھے۔ ایسے مخالفین کے لیے دردناک عذاب ہوگا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ بتا دے گا قیامت کے دن وہ سب کچھ جو انھوں نے کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۵)

سورۃ الفرقان

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۷۷ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں۔
بڑی برکت والا وہ ہے جس نے قرآن نازل کیا اپنے ایسے پیارے بندے پر جو تمام جہانوں کے لیے نذیر ہے۔ اللہ ہی تمام آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ اُس کی کوئی اولاد نہیں اور اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی نے ہر چیز ٹھیک اندازے پر پیدا کی۔ اور جن لوگوں نے دوسرے معبود بنا لیے ہیں وہ کوئی چیز تخلیق نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود مخلوق ہیں اور کسی طرح کا کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ کفّار نے قرآن کو اگلوں کی کہانیاں کہا ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہ کہتے ہیں کہ یہ تو کھانا کھاتے ہیں اور بازاروں میں چلتے ہیں۔ یہ تو جادوگر ہیں اور کوئی فرشتہ رسول ہونا چاہیے تھا۔ یہ لوگ قیامت کو بھی جھٹلاتے ہیں تو ان لوگوں کے لیے جوش مارتی ہوئی آگ میں جانا ہوگا، تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے، زنجیروں میں جکڑے ہوئے اور وہ وہاں موت مانگیں گے تو وہ نہ ملے گی۔ اور قیامت میں ان کے معبودوں سے بھی پوچھا جائے گا کہ ان کافروں کو تم نے گمراہ کیا تھا یا یہ خود ہی گمراہ ہوئے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کہ ہم تیرے سوا کسی دوسرے کو معبود بناتے۔ پھر کافروں کو بتایا جائے گا کہ اُن کے معبودوں نے اُن کی تکذیب کر دی، اور وہ لوگ پھر سخت عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ اب منکرین اس حد تک

پہنچ گئے ہیں کہ معجزات کو بھی نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نازل ہوئے یا خود اللہ کیوں نہیں دکھائی دیا۔ ایسے لوگ اگر فرشتوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ الٰہی ہم میں اور ان میں کوئی آڑ کر دے اور جس دن سب آسمان پھٹیں گے تو وہاں کے فرشتے پوری طرح اتارے جائیں گے اور کافروں کے لیے وہ دن بہت سخت ہوگا اور وہ اُس وقت کہیں گے کہ افسوس ہم نے کیوں نہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے رہبری حاصل کی اور ہم نے کیوں دوسروں سے دوستی کی؟۔ اور جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن چھوڑنے والوں پر افسوس کرتے ہوئے اللہ سے فریاد کی تو آپؐ کو تسلّی دی گئی کہ آپ کے لیے آپ کا اللہ کافی ہے اور پہلے کے انبیاء علیہم السلام کو بھی لوگوں نے اسی طرح چھوڑ دیا تھا۔ بعض کفار یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن ایک ساتھ کیوں نہ اتارا گیا؟ یہ لوگ آخر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی قوم نے بھی ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ہلاک ہوئی۔ نوح علیہ السلام کی قوم بھی جھٹلاتی رہی اور غرق کی گئی۔ عاد و ثمود اور اصحاب الرس (جو شعیب علیہ السلام کی قوم تھی) سب تباہ کیے گئے۔ لوط علیہ السلام کی قوم بھی بری طرح تباہ کی گئی۔ اور اب آپؐ کی قوم بھی آپ کا مذاق اڑاتی ہے لیکن پھر بھی آپ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر کہتی ہے کہ بہت قریب تھا کہ ہم لوگ اپنے خداؤں سے پھر جاتے۔ آخر گمراہ لوگ آخرت میں اپنی گمراہی کا عذاب دیکھ لیں گے وہ لوگ اپنی خواہش کے بندے ہیں۔ یہ لوگ چوپائے جیسے ہیں بلکہ اُن سے بھی بدتر گمراہ ہیں۔ آپؐ کا رب ہی سایہ پیدا کرتا ہے، سورج کو طلوع کرتا ہے۔ رات کو پردہ کر دیتا ہے، آرام کے لیے نیند دیتا ہے اور اٹھنے کے لیے دن کو بناتا ہے، ہوائیں بھیجتا ہے،

پانی برساتا ہے تاکہ مُردہ کھیتی زندہ ہو جائے اور چوپائے اور انسان پانی پیئں۔ پھر بھی بہت لوگوں نے اللہ کو نہیں پہچانا۔ آپ ان کافروں کی بات نہ مانیں اور ان سے جہاد کریں۔ ان لوگوں میں عقل ہوتی تو ہماری قدرت دیکھتے کہ کھاری اور میٹھے پانی کے دو دریا مل کر بھی میلوں تک نہیں ملتے اور ان کا پانی الگ الگ رہتا ہے۔ وہی ہے جس نے آدمی کو پیدا کیا اور اس کے رشتے بنائے۔ کفار تو ایسے معبودوں کی پوجا کرتے ہیں جو ان کا بھلا بُرا کچھ نہیں کر سکتے اور آپؐ تو خوشی اور ڈر سنانے والے ہیں۔ آپؐ اللہ پر بھروسا کریں جو ہمیشہ زندہ ہے اور وہی اپنے بندوں کے لیے کافی ہے۔ آسمانوں اور زمین کے خالق اور رحمٰن کو سجدہ کرنا چاہیے جو مشرکین نہیں کرتے اور وہ اعراض کرتے ہیں۔ اللہ نے آسمان میں برُج بنائے، سورج اور چاند بنایا۔ رات دن بنائے اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی اور وقار کے ساتھ چلتے ہیں، جب جاہل اُن سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ بس سلام۔ یعنی کوئی تلخ بات نہیں کرتے۔ وہ اپنے رب کو رات بھر سجدہ اور قیام میں یاد کرتے ہیں۔ وہ اپنے رب سے جہنم سے بچنے کے لیے دعا کرتے ہیں۔ وہ خرچ کرتے ہیں تو درمیانی طور پر۔ وہ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے۔ کسی جان کو ناحق نہیں مارتے۔ بدکاری نہیں کرتے۔ توبہ کرنے والے کی توبہ اللہ سُن لیتا ہے۔ وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ لہو و باطل سے خود کو ملوث نہیں کرتے اللہ کی آیتوں کو گوش ہوش سے سنتے اور غور کرتے ہیں۔ وہ اپنی بیویوں اور اولاد کے متقی بننے کے لیے دعا کرتے ہیں اور خود بھی متقی بننا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو جنت کا سب سے اونچا بالاخانہ ملے گا جس میں ان کی پیشوائی ہوگی۔ ہمیشہ اُس میں رہیں گے اور منکرین کے لیے اللہ کے

یہاں ناقدری اور سخت عذاب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲۶)

سورۃ الشعراء

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۲۲۷ آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں۔

یہ آیتیں روشن کتاب کی ہیں۔ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر اہلِ مکہ ایمان نہیں لاتے تو آپ اس قدر غم نہ کریں۔ وہ لوگ اللہ کی قدرت دیکھتے ہوئے بھی دم بدم کفر کی طرف جا رہے ہیں اور وحی کا انکار کرتے ہیں۔ اس تکذیب کی وجہ سے جلد اُن پر مصیبت آنے والی ہے۔ زمین میں کیا کیا اور ہر قسم کے عزت والے جوڑے بھی ہیں جن سے اللہ کے کمالِ قدرت کی پہچان کی جا سکتی ہے۔ اللہ بڑی عزت والا مہربان ہے۔ اور جب موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی قوم کے لیے بھیجا تو انھوں نے اپنی زبان میں کسی قدر تکلف ہونے کی وجہ سے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے لیے بھی رسالت کی منظوری چاہی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کسی قبطی کو مار دیا تھا اس لیے اُس قوم کے پاس جانے میں اُنھیں تامل تھا۔ اللہ پاک نے دونوں بھائیوں کو رسول بنا کر فرعون کے پاس بھیجا اور انھوں نے قوم بنی اسرائیل کے آزاد کرانے کے لیے بھی اس سے کہا۔ اُس نے موسیٰ علیہ السلام پر اپنا احسان جتایا کہ اُن کی پرورش کی تھی، پھر بھی انھوں نے اُس کے ایک آدمی کو مار ڈالا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ ایک گھونسے میں مر جائے گا۔ موسیٰ علیہ السلام اب مَدْیَنْ سے واپس آئے ہیں اور رسول بن کر آئے ہیں۔ فرعون نے

کہا کہ تم اپنے رب کی پرستش سکھاتے ہو، وہ سارے جہانوں کا رب کس طرح ہے؟۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب کا رب ہے۔ تمھارا اور تمھارے باپ دادا کا رب ہے۔ مشرق اور مغرب سب کا رب ہے۔ فرعون نے کہا کہ اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو خدا ٹھہرایا تو میں تمھیں قید کر دوں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تیرے پاس ایک روشن چیز (معجزہ) لاتا ہوں انہوں نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ اژدہا بن گیا اور اپنا ید بیضا بھی دکھلایا۔ فرعون اور اس کے سرداروں نے بڑے بڑے جادوگر بلوائے اور انھیں اپنے تقرب کا لالچ دیا۔ اُن جادوگروں نے اپنی رسّیوں اور لاٹھیوں کو جادو کے اثر سے اژدہا بنا دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کا عصا اُن کو نگلنے لگا تو وہ سب جادوگر سجدے میں گر پڑے اور ایمان لائے اللہ پر۔ فرعون نے اُن کو دھمکایا کہ تم لوگ میری اجازت کے بغیر اللہ پر ایمان لائے ہو تو میں تمھارے ہاتھ پاؤں کاٹ دوں گا اور سولی پر چڑھا دوں گا۔ اُن لوگوں نے کہا کہ کوئی ہرج نہیں، اب تو ہم اللہ کی طرف رجوع ہونے والے ہیں اور سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ماننے والوں کا، فرعون اور اس کے لشکر نے پیچھا کیا اور اُنھیں نکال باہر کرنا چاہا۔ تو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ دریا پر اپنا عصا مارو۔ تو جب ایسا کیا تو دریا پھٹ گیا اور اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کو بچا لیا۔ لیکن فرعون اور اُس کے لشکر کو غرق کر دیا۔ ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بھی سُنا دو۔ کہ انھوں نے اپنے والد اور قوم سے فرمایا کہ تم لوگ بُتوں کو پوجتے ہو جو کوئی نفع نقصان نہیں پہنچا سکتے، یہ تو کچھ بھی نہیں ہیں جن کو تم اور تمھارے باپ دادا پوجتے تھے۔ لیکن میرا رب وہ ہے جو سارے جہانوں کا ہے۔ اُس نے

مجھے پیدا کیا، وہ مجھے راہ دکھلائے گا۔ وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔
میں بیمار ہوتا ہوں تو مجھے شفا دیتا ہے، وہ مجھے مارے گا اور پھر
جلائے گا۔ میری خطائیں معاف کر دے گا۔ وہ مجھے صالحین سے ملائیگا۔
اور جنت عطا فرمائے گا۔ اے میرے رب میرے باپ کو بخش دے کہ وہ
گمراہ ہے اور قیامت میں مجھے رسوا نہ کر۔ اور جنت پرہیزگاروں کے لیے
ہے۔ دوزخ گمراہوں کے لیے ہے جن سے قیامت میں کہا جائے گا کہ کہاں
ہیں وہ جن کو تم پوجتے تھے۔ وہ لوگ پھر پچھتائیں گے اور کہیں گے کہ
ہم کو ظالموں نے بہکایا تھا اور افسوس کہ اب ہمارا کوئی سفارشی نہیں
ہے۔ اور اگر ہم اب دنیا میں واپس کر دیے جائیں تو ضرور ایمان لے آئیں گے۔
نوح علیہ السلام کو بھی اُن کی قوم نے جھٹلایا تھا۔ وہ قوم اُن سے
کہتی تھی کہ ہم تم پر کیا ایمان لائیں، تمھارے ساتھ تو کمینے لوگ (یعنی
غریب لوگ) ہیں۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اُن کے پیشے سے
کیا کام؟ میں ان مسلمانوں کو اپنے پاس سے دور نہیں کر سکتا، میں تو
اللہ سے ڈرانے والا ہوں۔ اُس قوم نے نوح علیہ السلام کو سنگسار
کرنے کی دھمکی دی تو اللہ نے اُن کو اور اُن کے ساتھیوں کو کشتی میں
بچا دیا اور بقیہ کو غرق کر دیا۔ قوم عاد نے بھی ہود علیہ السلام کی قوم
کو جھٹلایا۔ وہ بلندیوں پر چڑھ کر راہ گیروں پر ہنستے اور انھیں
پریشان کرتے تھے۔ ہود علیہ السلام نے اُن پر اللہ تعالیٰ کے احسانات
جتلائے لیکن انھوں نے کہا کہ ہم نہیں مانیں گے خواہ تم نصیحت کرو
یا نہ کرو اور تم تو ایسی ہی باتیں کرتے ہو جیسی پہلے کے لوگ کرتے تھے۔
قوم ثمود کو صالح علیہ السلام نے [illegible] دت کے لیے کہا تو اُن
لوگوں نے بھی جھٹلایا۔ اُن لوگوں [illegible] نعمتیں حاصل تھیں اور
وہ پہاڑوں میں گھر تراشتے تھے۔ [illegible] ان نہ لائے اور انھوں نے

صالح علیہ السلام سے نشانی طلب کی ۔ آپ کی اونٹنی ایک دن وہاں کا تمام پانی پی جاتی اور جب لوگوں کے پینے کا دن ہوتا تو وہ اس دن نہ پیتی۔ ان لوگوں نے اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں ۔ پھر جب اُن پر عذاب آیا تو وہ پچھتائے ۔ لوط علیہ السلام کو بھی اُن کی قوم نے جھٹلایا اور اُن لوگوں نے بڑا کام کیا۔ لوط علیہ السلام نے اللہ کی پناہ چاہی تو اُن کو اور اُن کے گھر والوں کو (سوائے ایک بڑھیا کے جو نافرمان تھی) بچالیا۔ بقیہ کو عذاب کیا گیا۔ اسی طرح بَن والوں نے بھی شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا۔ وہ لوگ ناپ تول میں لوگوں کے حقوق کم کرتے تھے اور زمین میں فساد پھیلاتے تھے ۔ انھوں نے شعیب علیہ السلام کو جادوگر کہا اور یہ کہا کہ اگر سچے ہو تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو۔ آخر وہ بُری طرح تباہ ہوئے (جیسا کہ سورۃ اعراف اور سورۃ ہود میں ذکر آچکا ہے) یہ قرآن رب العٰلمین کا ہے، روح الامین لائے ہیں۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہے ۔ عربی میں ہے اور اس کا ذکر پہلے کی کتابوں میں بھی ہے اور آپ صلی کو بنی اسرائیل کے علماء بھی اپنی کتابوں کے ذریعے سے جانتے ہیں ۔ اگر یہ غیر عربی میں نازل ہوتا تو لوگ اس پر بھی ایمان نہ لاتے۔ ہاں اگر اُن پر اچانک عذاب آجائے تو کہیں گے کہ اب ہمیں کچھ مہلت دی جائے ۔ اللہ نے کبھی کسی بستی کو تباہ نہیں کیا جب تک کہ وہاں اپنے پیغمبروں کو بھیج کر حجت پوری نہ کرلی ۔ اور اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈرائیے اور اُن کے لیے نیز مسلمانوں کے لیے شفقت فرمائیے، پھر بھی وہ نہ مانیں تو آپ اُن کے کاموں سے بے تعلق ہو جائیے ۔ آپ اللہ پر بھروسا کیجیے جو آپ کو قیام میں بھی دیکھتا ہے ۔ اور شیاطین تو بہت بڑے بہتان والے گناہ گاروں پر اُترتے ہیں اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔ وہ لوگ ہر جگہ سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ

جو کہتے ہیں اُس پر عمل نہیں کرتے ۔ البتّہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے، نیز اللہ کی بہت یاد کی اور کفّار سے اُن کی اہانتوں کا بدلہ لیا (تو بے شک وہ فلاح پائیں گے) اور ظالم لوگ جلد جہنم کی طرف جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۷

سورۃ النمل

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۹۳ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں۔

قرآن، روشن کتاب ہے، ہدایت اور خوشخبری ہے ایمان والوں کے لیے جو نماز اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ لیکن جو ایمان نہیں لاتے اُنھیں اپنے اعمال اچھّے دکھائی دیتے ہیں لیکن وہ آخرت میں سب سے زیادہ گھاٹے میں ہوں گے۔ موسیٰ علیہ السلام اپنی اہلیہ کے لیے آگ لینے گئے تو انھوں نے اللہ کی طرف سے خوش خبری سُنی، اُن کی لاٹھی کو اژدہا بنا دیا گیا اور اُن کو یدِ بیضا اور دوسرے سات معجزے دیے گئے لیکن فرعون اور اُس کی قوم نے انکار کیا اور اُن کا بُرا انجام ہوا۔

داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کو بڑا علم دیا گیا۔ سلیمان علیہ السلام کو داؤد علیہ السلام کا جانشین بنایا گیا جن کو پرندوں کی بولی سکھائی گئی اور دین و دنیا کی تمام نعمتیں دی گئیں، اُن کے لیے جن و انس اور پرندوں پر بھی حکومت دی گئی۔ چیونٹیوں پر سے اُن کا گزر ہوا تو ایک چیونٹی بولی کہ اے چیونٹیو، اپنے گھروں میں چلی جاؤ، کہیں کچل نہ جاؤ۔ سلیمان علیہ السلام مسکرائے اور دعا کی کہ اے اللہ مجھے توفیق دے کہ میں اس اقتدار کو تیری مرضی کے مطابق استعمال [illegible]

مخلوق پر ظلم کروں) ۔ پھر لشکر میں ہُدہُد کو نہ دیکھا۔ لیکن وہ آیا تو اُس
ملکۂ سَبا کی خبر دی جس کی قوم، سورج کی پرستش کرتی تھی۔ سلیمان
علیہ السلام نے اُس کو توحید کی دعوت بھیجی۔ جب ملکۂ سَبا نے اُن کا خط
دیکھا تو اُس نے ارکانِ سلطنت سے مشورہ کیا تو انھوں نے اپنی قوت
کا اظہار کرتے ہوئے جنگ کرنے کا مشورہ دیا۔ ملکہ نے یہ مشورہ پسند
نہیں کیا اور تحفے تحائف دیکر اپنا قاصد بھیجا۔ آپ نے وہ سب تحائف
واپس کر دیے اور فرمایا کہ لیسے مال سے بہت بہتر اللہ نے دے رکھا ہے
(یعنی دین اور نبوّت عطا فرمائی ہے) اور ہم توحید کا اقرار چاہتے ہیں۔
قاصد واپس چلا گیا لیکن سلیمان علیہ السلام نے ایک کارندے سے فرمایا
اور دعا بھی کی تو ملکہ کا تخت آپ کے قریب آ گیا۔ اور اُس نے آپ
کے محل کی آئینہ بندی کی ہوئی زمین کو پانی سمجھا، سلیمان علیہ السلام نے
اُس کی غلط فہمی دور کی اور وہ مسلمان ہو گئی۔ اب صالح علیہ السلام
کا ذکر ہے کہ اُن کی قوم ثمود کے ۹ نو آدمیوں نے سازش کی تھی کہ صالح
علیہ السلام کو رات کے وقت قتل کر دیا جائے اور ہم لوگ بھاگ جائیں
اور لوگوں کے پوچھنے پر یہی کہہ دیں گے کہ ہم یہاں موجود ہی نہ تھے۔ لیکن
وہ سازش کامیاب نہیں ہوئی اور وہ قوم تباہ کر دی گئی۔ لوط علیہ السلام
کی قوم بھی دین سے انکار اور خود اپنی بدکاریوں کی وجہ سے تباہ کر دی
گئی۔ اب اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی قدرت کا ذکر ہے کہ اُس نے
آسمانوں اور زمین کو تخلیق کیا، آسمان سے پانی اتارا، باغ اُگائے، زمین
بسنے کے لیے بنائی، اس میں نہریں نکالیں، وزنی پہاڑ بنائے، کھاری
اور میٹھے پانی ساتھ بہنے کے باوجود الگ الگ رکھے گئے، کیا کسی
اور میں طاقت ہے کہ ایسا کر سکے؟ وہ کون ہے جو لاچار کی سنتا ہے؟
وہ کون ہے جو خشکی اور تری میں تمھیں راہ دکھاتا ہے اور ہوائیں

بھیجتا ہے؟ وہ کون ہے جو تخلیق کی ابتدا بھی کرتا ہے اور دوبارہ بھی
پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے، وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین
سے روزی دیتا ہے؟ وہ صرف اللہ ہے جو سب کچھ کرسکتا ہے۔ آخرت
کا انکار کرنے والے دوبارہ زندگی پر تعجب اور اعتراض کرتے ہیں۔ آپ
فرمادیں کہ زمین میں چل کر دیکھو کہ وہ لوگ انکار کی وجہ سے ہلاک کیے گئے
اور آپ ان کافروں کے اعراض سے غم نہ کریں اور دل تنگ نہ ہوں۔ آپ
یہ بھی فرمادیں کہ وعدۂ عذاب کی گھڑی قریب ہے کہ تمھارے پیچھے آ لگی ہو۔
اور وہ اللہ جو بڑے فضل والا ہے خوب جانتا ہے تمھارے ظاہر اور باطن
کو اور آسمان و زمین کی تمام پوشیدہ چیزیں لوحِ محفوظ میں ثبت ہیں۔ قرآن
بنی اسرائیل کی تمام اختلافی باتوں کی تصحیح بھی کرتا ہے۔ وہ ہدایت اور رحمت
ہے مسلمانوں کے لیے۔ پس آپ اللہ پر بھروسا کریں۔ کفار مُردے اور بہرے
ہیں کہ آپ کی بات نہیں سنتے اور آپ ایسے اندھوں کی کہاں تک رہبری
فرمائیں گے؟ اور جب قیامت قریب آجائے گی تو زمین سے ایک چوپایہ
(دابۃ الارض) نمودار ہوگا جو کلام بھی کرے گا اور قیامت میں ہر گروہ کے
وہ لوگ بھی ہوں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور وہاں اُن سے
کچھ نہ بن پڑے گا۔ کیا اُنھیں یہاں نہیں معلوم کہ ہم نے رات آرام کے لیے
بنائی اور دن سجھانے والا بنایا؟ جب صُور پھونکا جائے گا تو آسمانوں
اور زمین والے گھبرا جائیں گے اور سب اُس کے حضور حاضر ہوں گے اور
پہاڑ، بادل کی چال چلیں گے۔ نیکی والے کے لیے بہتر صلہ ہے اور اُس دن
اسے گھبراہٹ نہ ہوگی لیکن بدی والے آگ میں اوندھائے جائیں گے۔
آپ تو فرمادیں کہ میں اپنے رب کی عبادت کے لیے مامور ہوں اور میں مسلمان ہونگا۔
قرآن کی تلاوت کروں گا اور گمراہوں کو ڈر سناؤں گا۔ اللہ کو سب خوبیاں زیب دیتی
ہیں اور وہی عنقریب اپنی نشانیاں دکھلائے گا اور وہ تم لوگوں کے اعمال سے غافل نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ القصص

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۸۸ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں۔

فرعون کو اُس کے کاہنوں نے بتایا تھا کہ قوم بنی اسرائیل
میں اس سال ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو اُس کے اقتدار کو ختم کر دے گا۔
اس لیے اُس نے اس قوم کے بچّوں کو قتل کرنے کا حکم دے دیا تھا اور
بچّیوں کو خدمت کے لیے زندہ رکھنے کا ارادہ کیا تھا۔ قرآن پاک میں اب
یہی واقعہ آتا ہے کہ اللہ پاک کی مرضی ہوئی کہ وہ اُن کاہنوں کے سوچنے
کے مطابق ہی ان کو دکھلا دے کہ قوم بنی اسرائیل میں سے موسیٰ علیہ السلام
کس طرح فرعون، ہامان اور ان کے لشکروں کی تباہی کے موجب بنتے ہیں۔
چنانچہ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو الہام فرمایا کہ وہ ان کو
دودھ پلاتی رہیں اور جب انھیں اندیشہ ہو کہ اب موسیٰ علیہ السلام
کی ولادت کا حال پوشیدہ نہ رہ سکے گا تو اُن کو دریا میں ڈال دیں اور
بالکل نہ ڈریں کیونکہ اللہ پاک اُن کو واپس پہنچا دے گا اور اُن کو اپنا
رسول بنائے گا۔ پھر اُن کی والدہ کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اُن
کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈالیں اور اُس صندوق کو دیکھیں کہ کہاں
جاتا ہے اور کیا حال ہوتا ہے۔ آخر فرعون کے گھر والوں نے وہ
صندوق دریا سے باہر نکال لیا اور محل میں لے آئے۔ فرعون کی بیوی نے اُس
سے کہا کہ یہ بچہ بڑا پیارا ہے، اسے قتل نہ کر، یہ تیری اور میری آنکھوں
کی ٹھنڈک بن سکتا ہے اور شاید ہم اسے اپنا بیٹا بنا لیں۔ پھر یہ

طے ہوا کہ کوئی دودھ پلانے والی تلاش کی جائے۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جتنی دائیاں آئیں اُن میں سے انھوں نے کسی کا دودھ نہیں پیا، تو اُن کی بہن جو صندوق کے ساتھ ساتھ وہاں تک پہنچی تھیں محل کی عورتوں سے کہنے لگیں کہ کیا میں کسی مناسب عورت کو لاؤں جس کا دودھ وہ پی سکیں۔ چنانچہ اللہ پاک نے اُن کی والدہ کو اُن کے پاس بھیجدیا تاکہ ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک ہو اور غم نہ رہے۔ پھر جب وہ جوان ہوئے اور زورآور ہوئے تو انھوں نے ایک قبطی کو گھونسا مارا جو ایک مظلوم اسرائیلی کو مار رہا تھا۔ وہ قبطی مرگیا تو موسیٰ علیہ السلام کو بڑا افسوس ہوا کہ یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا ہے۔ اور انھوں نے اللہ سے توبہ کی۔ دوسرے دن انھوں نے دیکھا کہ وہی اسرائیلی ایک قبطی سے جھگڑ رہا ہے تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ تو ہی شریر معلوم ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اُس قبطی کو روکنے کے لیے ہاتھ اٹھایا تو وہ اسرائیلی سمجھا کہ مجھے مارنا چاہتے ہیں۔ اس لیے وہ چیخ اٹھا کہ کیا کل کی طرح آج بھی کسی کو مارنے کا ارادہ ہے؟۔ اتنے میں ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ فرعون کے سرداروں نے تمھارے قتل کا سامان کیا ہے، اس لیے یہاں سے نکل جاؤ۔ اس طرح موسیٰ علیہ السلام وہاں سے چلے گئے اور اللہ سے محافظت چاہتے رہے۔ آخر آپ مَدیَن پہنچے اور شہر کے کنارے ایک کنویں پر پہنچے جہاں کچھ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ ان سے ہٹ کر دو عورتیں دیکھیں۔ انھوں نے بتایا کہ جب یہ لوگ چلے جاتے ہیں تب ہم حوض میں بچے ہوئے پانی سے اپنے جانوروں کو پلاتے ہیں (گویا ہم پانی بھی نہیں کھینچ سکتے) اور یہ کہ ہمارے والد بھی بہت بوڑھے ہیں جو یہاں نہیں آسکتے۔ موسیٰ علیہ السلام کو رحم آیا اور انھوں

نے اُن کے جانوروں کو پانی پلا دیا اور ایک درخت کے نیچے آرام کرنے لگے۔ تھوڑی دیر میں اُن دونوں میں سے ایک عورت شرماتی ہوئی موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئی اور کہا کہ میرے والد نے تم کو بلایا ہے کہ تم کو اس پانی پلانے کی اجرت دیں۔ موسیٰ علیہ السلام اُن بزرگ کے پاس پہنچے اور اپنا سارا ماجرا سُنایا۔ وہ بزرگ شعیب علیہ السلام تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ گھبراؤ نہیں۔ اللہ نے تم کو ظالم قوم سے نجات دیدی۔ پھران عورتوں میں سے ایک نے اپنے والد کو مشورہ دیا کہ اس نووارد مسافر کو آپ ملازم رکھ لیں کہ آپ بہت بوڑھے ہیں اور جانوروں وغیرہ کے چرانے میں دقت ہوتی ہے۔ شعیب علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میں اپنی ان لڑکیوں میں سے ایک کا نکاح تمھارے ساتھ کردوں گا اور مہر کے طور پر آٹھ سال تک بکریاں چرانی ہوں گی۔ اور دس سال تک چراؤ تو بہتر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے قبول کرلیا۔ پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے یہ مدت پوری کرلی تو وہ اپنی اہلیہ کو لیکر روانہ ہوئے۔ راستے میں آگ کی ضرورت ہوئی۔ کوہِ طور سامنے تھا۔ وہاں روشنی دیکھی، خیال ہوا کہ شاید آگ ہے۔ لیکن اس مبارک مقام سے ایک آواز آئی جو اللہ کی آواز تھی کہ میں رب العٰلمین ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام وہیں نبوّت سے سرفراز ہوئے، عصا اور ید بیضا وغیرہ معجزات ملے پھر آپ فرعون کی طرف راہِ ہدایت دکھانے کے لیے بھیجے گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی مدد کے لیے ہارون علیہ السلام کو چاہا وہ بھی نبوّت سے سرفراز ہوئے۔ پھر وہ فرعون کے پاس پہنچے اور توحید کا پیام پہنچایا۔ فرعون نے بحث کی مذاق اڑایا اور موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلایا۔ اللہ کے مقابلے میں تکبّر، ظلم و فساد اور انکار پر وہ مُصر رہا تو پھر اللہ نے

اُس کو اور اس کے لشکر کو غرق کر دیا۔ اس دنیا میں بھی اُس پر لعنت ہے اور آخرت میں بھی اس کا برا حال ہو گا۔ موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل کی گئی اور پہلے کے منکرین تباہ کیے گئے تھے۔ اور اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اُس زمانے میں کہاں تھے جس زمانے کے یہ تمام واقعات بیان ہوئے اور آپ کو ہم نے مکہ میں بھیجا جب کہ آپ سے پہلے (ایک مدت سے) وہاں کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا تھا۔ اور لوگوں کے پاس رسولوں کا بھیجنا دراصل اتمام حجت کے لیے ہے کہ وہ یہ نہ کہیں کہ ہمارے پاس کوئی رسول نہیں بھیجا گیا۔ اور یہ لوگ تو اسی طرح انکار کرتے رہتے ہیں۔ اور آپ فرما دیں کہ لے آؤ تم قرآن اور توریت سے زیادہ ہدایت والی کوئی کتاب اگر تم سچے ہو۔ اور اگر یہ آپ کا فرمانا قبول نہ کریں تو سمجھ لیجیے کہ یہ لوگ اپنی خواہش کے بندے ہیں اور ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیتا۔ قرآن پیا پے اور مسلسل نازل ہوا تا کہ لوگ غور کرتے اور سمجھتے جائیں اور اُن حضرات کو دوگنا ثواب ملے گا جو توراۃ و انجیل پر بھی عمل کرتے تھے اور قرآن نازل ہوا تو اس پر بھی عمل کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ مکہ میں رہنے والوں کو امن اور ہر طرح کا آرام ملا۔ لیکن ایسے بھی ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔ اور بہت سی بستیاں ایسی تھیں جو اپنی خوش حالی پر اتراتی تھیں۔ آج وہ سب کھنڈر ہیں اور اُن میں رہنے والا کوئی نہیں۔ اللہ کبھی کسی شہر کو تباہ نہیں کرتا جب تک کہ وہاں پہلے ہدایت دینے والا نہ بھیجا جائے جس کی تکذیب کرنے ہی سے وہ شہر تباہ کیا جاتا ہے۔ جو چیز تمھیں یہاں دی جاتی ہے وہ محض دنیا کی متاع اور سنگار ہے اور اللہ کے یہاں خیر اور باقی رہنے والا آرام ہے۔ مومن اور کافر ایک جیسا انجام نہیں دیکھیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ معبود کام نہ آئیں گے جن کو کفار پوجتے ہیں۔

اُس دن کوئی عذر اور حجت کام نہ دے گی اور اللہ کو پورا پورا اختیار ہے۔ وہ جانتا ہے جو کافروں کے سینوں میں ہے یا جو ظاہر ہے اور اللہ ہی تعریف کا سزاوار ہے اس دنیا میں اور آخرت میں۔ اگر وہ قیامت تک رات ہی رات یا دن ہی دن کو قائم رکھے تو کون ہے جو روک سکے وہی اللہ ہے جس نے راحت کے لیے رات اور اپنے فضل (کسبِ معاش) کے لیے دن بنایا اور کوئی نہیں جو اس کا شریک ہو سکے۔ اب قارون کا ذکر ہے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا۔ اُس نے اپنی قوم پر زیادتی کی۔ اُس کو اللہ نے اتنے خزانے دیے کہ ایک زور آور جماعت بھی مشکل سے اُن خزانوں کی کنجیاں اٹھا سکتی تھی۔ اُس کی قوم نے اسے نصیحت کی کہ مال و متاع پر گھمنڈ نہ کر اور آخرت کے لیے اللہ کے نام پر دیا کر۔ وہ کہتا کہ یہ سب کچھ میں نے اپنی ذاتی قابلیت سے حاصل کیا ہے کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے بہت سے لوگ اُس سے بھی زیادہ مال و دولت والے تھے لیکن اپنے گناہوں کی وجہ سے تباہ کر دیے گئے۔ قارون بھی ایک دن بڑی شان و شوکت سے باہر نکلا تو کچھ دنیا پرست لوگ کہنے لگے کہ کاش ہمیں بھی ایسا ہی حاصل ہوتا۔ لیکن اہل علم و بصیرت والوں نے کہا کہ تم پر افسوس ہے کہ تم ایسا کہتے ہو۔ آخرت کی نعمتیں کہیں بہتر ہیں ایمان اور عمل صالح والوں کے لیے۔ آخر مع خزانے کے زمین میں دھنسا دیا گیا اور کوئی نہ بچا سکا۔ دوسرے دن وہی رشک کرنے والے یہ کہنے لگے کہ خیر ہوئی کہ ہم اُس کی طرح نہ ہوئے ورنہ ہمارا بھی یہی انجام ہوتا۔ آخرت کی بھلائی ان کے لیے ہے جو تکبّر اور فساد نہیں کرتے۔ نیکی والوں کو اُس نیکی سے بہت بہتر بدلا ملے گا لیکن یہ اللہ کی رحمت ہے کہ برائی کا صرف برائی کے برابر بدلہ ملے گا۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلّم)

آپ قرآن کی تبلیغ کی وجہ سے مکۂ معظمہ میں پھر آئیں گے اور فاتح کی حیثیت سے آئیں گے اور اللہ خوب جانتا ہے کون ہدایت پر ہے اور کون گمراہی میں ہے۔ اور آپؐ مشرکوں سے دور رہیں۔ وہ آپ کو حق سے نہیں روک سکیں گے۔ اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ وہ باقی ہے سب فانی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲۹)

سورۃ العنکبوت

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۶۹ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں۔

لوگوں کو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ صرف زبان سے ایمان لانا کافی ہے۔ جب تک عمل صالح نہ ہو ایمان کا دعویٰ کافی نہیں ایمان والے ہی آزمایش میں ڈالے جاتے ہیں تاکہ سچّوں اور جھوٹوں کی پہچان ہو سکے۔ جو شخص بھی اللہ کی راہ میں کوشش کرتا ہے تو وہ اپنے ہی بھلائی کے لیے کوشش کرتا ہے اور ایمان و عمل صالح والوں کے لیے اللہ کے یہاں بہت اچھی جزا ملے گی۔ اللہ نے انسان کو تاکید کی ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرے، البتّہ وہ شرک کریں تو اُن کا کہنا نہیں ماننا چاہیے۔ بعض لوگ خلق کی ایذا سے ڈر کر ایمان کو ترک کر دیتے ہیں، وہ منافق ہیں۔ کفّار یہ بھی لالچ دیتے ہیں کہ مسلمان اگر ہمارے باپ دادا کے طریقے پر چلیں تو ان پر جو بھی مصیبت آئیگی ہم کفالت کریں گے اور اُن کے گناہ ہم اپنی گردن پہ لے لیں گے تو ایسے لوگ جھوٹے ہیں اور خود اپنے گناہوں اور دوسروں کو گمراہ کرنے کے گناہوں کا بوجھ انھیں اٹھانا پڑے گا۔ اب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلّی دی گئی ہے کہ آپ سے پہلے نوح علیہ السلام نوسو پچاس سال تک تبلیغ کرتے رہے لیکن قوم نے اُن کی تکذیب کی اور اُنھیں ایذا پہنچائی۔ پھر اُن لوگوں کو طوفان نے ڈبو دیا۔ لیکن ہم نے نوح علیہ السلام اور ان کی کشتی والوں کو

بچالیا اور خود کشتی کو سارے جہانوں کے لیے ایک آیت بنا دیا۔ ابراہیم علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو بُت پرستی سے روکا اور اللہ کی طرف رجوع کرانا چاہا جو انھیں روزی دیتا ہے لیکن وہ لوگ اُن کو جھٹلاتے رہے۔ دراصل رسولوں کا کام صرف تبلیغ ہے۔ کوئی انھیں مانے یا نہ مانے، اُن کی ذمّہ داری نہیں۔ اللہ کس طرح تخلیق کرتا ہے اور کس طرح دوبارہ پیدا کرے گا، یہ سب اللہ کے لیے آسان ہے۔ دنیا کی سیر کر کے دیکھو، اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور وہ جسے چاہے عذاب پہنچائے اور جسے چاہے رحم فرمائے، اُسی کی طرف سب کو جانا ہوگا۔ اور نہ دنیا میں تم اس کے قابو سے نکل سکو گے اور نہ آسمان میں۔ اور بس وہی تمھارا دوست اور مددگار ہے۔ جو لوگ قرآن اور بعثت پر ایمان نہیں لاتے وہ میری رحمت سے امید نہیں رکھتے اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ کے وجود کے لیے دلائل دیے تو قوم سے جواب نہ بن پڑا اور اُن لوگوں نے قتل کرنے یا جلا دینے کی تجویز کی لیکن اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے بچالیا۔ ابراہیم علیہ السلام نے بت پرستوں کو نصیحت فرمائی کہ ان بتوں کی دوستی بالکل کام نہ آئے گی۔ بلکہ قیامت میں وہ بت بھی اپنے پجاریوں سے بیزاری ظاہر کریں گے اور سردار بھی اپنے ماننے والوں پر لعنت بھیجیں گے اور وہ اپنے سرداروں پر لعنت بھیجیں گے۔ لوط علیہ السلام سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے۔ پھر ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے سوادِ عراق سے شام کی طرف ہجرت فرمائی۔ اور ہم نے اُن کے لیے اسحٰق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام اور دوسرے انبیاء ان کی اولاد میں پیدا کیے۔ اور لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کی بے حیائی پر بہت کچھ ملامت کی لیکن ان لوگوں نے اُن کی آزمائش کے لیے اُن سے کہا کہ ہم پر عذاب

لاؤ، اگر سچے ہو۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کے پاس اُن کے بیٹے اور پوتے کی نبوت کی بشارت سنانے کے لیے فرشتے آئے اور لوط علیہ السلام کی قوم کو تباہ کرنے کے لیے بھی وہی آئے تھے۔ پھر اُس قوم اور لوط علیہ السلام کی نافرمان بیوی کو انھوں نے تباہ کر دیا۔ شعیب علیہ السلام کی قوم بھی اپنے پیغمبر کی تکذیب اور ایذا رسانی کی وجہ سے تباہ کر دی گئی۔ عاد اور ثمود قومیں بھی انکار اور استکبار کی وجہ سے تباہ کی گئیں۔ قارون، فرعون اور ہامان کے پاس موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے لیکن ان لوگوں نے بھی تکبّر کیا تو ہم نے اُن میں سے کسی پر پتھر برسائے، کسی کو ہولناک آواز سے تباہ کیا اور کسی کو زمین میں دھنسا دیا۔ اور نوح علیہ السلام کی قوم کو غرق کر دیا۔ تو جن لوگوں نے اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا مالک بنا دیا تو گویا انھوں نے اپنے لیے مکڑی کے جالے کا گھر بنایا جو سب سے کمزور ہوتا ہے۔ بے شک اللہ جانتا ہے جس چیز کی وہ پوجا کرتے ہیں اور یہ تمام مثالیں اور واقعات انسان کو سمجھانے کے لیے ہیں کہ وہ آسمانوں اور زمین کے بنانے والے کو پہچانے اور مسلمانوں کے لیے اس میں اللہ کی توحید و قدرت سمجھنے کے لیے نشانی ہے۔ اب نماز کے لیے پھر حکم ہے کہ وہ بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے۔ اہل کتاب کو بہتر سے بہتر طریقے پر تلقین کرنی چاہیے۔ وہ لوگ جحود کرتے ہیں یعنی جان بوجھ کر بھی قرآن اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں۔ اگر وہ عقل و فہم سے کام لیں تو ہرگز قرآن پر شک نہ کریں۔ اور کفار جو نشانیاں طلب کرتے ہیں تو کیا قرآن نشانیوں میں سے نہیں ہے؟ اللہ آپؐ کی سچائی کے لیے کافی گواہ ہے۔ وہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے اور اللہ کے منکر ہی گھاٹے میں ہیں۔ وہ آپؐ کی صداقت کو پرکھنے کے لیے عذاب طلب کرتے ہیں تو وہ ان کے لیے تیار ہے کہ وہ

اُن کو اوپر اور نیچے سے لپیٹ میں لے لے گا، تب اُنھیں عذاب کا مزہ چکھنا ہوگا۔ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ایمان اور عمل صالح والے جنّت کے بالاخانے میں جگہ پائیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور وہ بہت اچھا اجر پائیں گے۔ اور اللہ ہر جان دار کو رزق دیتا ہے اور وہی سُنتا جانتا ہے۔ اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا سورج اور چاند کو مسخّر کیا۔ اور اللہ ہی رزق کی فراخی یا تنگی کرتا ہے۔ آسمان سے اللہ ہی پانی اُتارتا ہے جس سے مُردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے، پھر بھی لوگ اللہ کو نہیں پہچانتے۔ اور دنیا کی زندگی لہو ولعب ہے اور آخرت کی زندگی سچّی زندگی ہے۔ لوگ تو کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ کو پکارنے لگتے اور جب وہ خشکی کی طرف آتی ہے تو وہ پھر اللہ سے شرک کرتے ہیں۔ ہم نے اُن کے شہر مکّہ کو حرمت والا بنایا لیکن وہ لوگ اس نعمت کی ناشکری کرتے ہیں اور باطل پر یقین کرتے ہیں۔ اللہ کو جھٹلانے والے سے زیادہ بڑا ظالم کون ہے؟ ایسے شخص کے لیے جہنّم ہی ٹھکانا ہے اور اللہ کی راہ میں کوشش کرنے والے ہی صحیح راہِ ہدایت حاصل کرتے ہیں اور اللہ بے شک نیکوں کے ساتھ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۳۰)
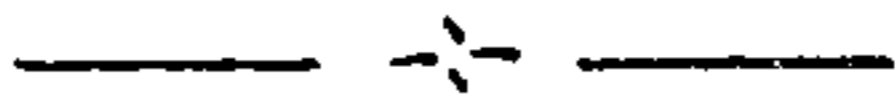
سورۃ الروم

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

رومی جو اہلِ کتاب تھے وہ ایرانیوں سے شکست کھا گئے جو بت پرست یا آتش پرست تھے۔ اس واقعے سے مکّہ کے مشرکین کو یہ کہنے کا موقع مل گیا کہ دیکھو اہلِ کتاب جو خدا کو ماننے والے ہیں شکست کھا گئے۔ اللہ پاک نے اس موقع پر بشارت دی کہ وہ اہلِ کتاب ضرور اور جلد غالب ہو جائیں گے اور کفر کو شکست ہو گی۔ چنانچہ یہی ہوا اور ایمان والوں کو خوشی ہوئی۔ اللہ کا وعدہ سچّا ہوا اور وہ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ وہ تو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے اور خود مخلوقاتِ عالم کو وہ ایک وقت تک ہی قائم رکھے گا۔ لیکن اس بات پر کافروں کو یقین نہیں ہے۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اُن سے زیادہ قوت والے اور زیادہ مال و دولت والے لوگ کہاں گئے۔ اُن کے پاس بھی رسول بھیجے گئے تھے لیکن ان لوگوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا تھا اور اُن کا مذاق اڑایا تھا۔ اللہ ہی مخلوق کو پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔ قیامت کا انکار کرنے والے اُس دن خود اپنے معبودوں کا انکار کرنے لگیں گے اور اُن کے معبود اُن سے الگ ہو جائیں گے۔ لیکن اللہ پر ایمان لانے والے اور عمل صالح والے لوگ جنّت میں اکرام پائیں گے۔ پس اللہ ہی کو صبح و شام یاد کرو اور اُسی کو سب حمد زیبا ہے۔ اُسی کی حمد کرو جب کچھ دن باقی رہے اور دوپہر کو

بھی۔ وہی مُردے کو زندہ اور زندہ کو مُردہ کرتا ہے۔ وہی مُردہ زمین کو بھی زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم کو بھی دوبارہ زندہ کریگا۔ اس کے پہچاننے کے لیے ایک نشانی یہ ہے کہ تھیں مٹی سے پیدا کیا، تمھاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ تم اُن سے آرام اور راحت پاؤ، ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمھاری زبانوں اور تمھاری رنگتوں میں فرق کر دیا (حالانکہ تم ایک ہی آدم کی اولاد ہو) ایک نشانی یہ ہے کہ تمھارے لیے رات آرام کے لیے بنائی اور دن کسب معاش کے لیے بنایا۔ ایک یہ بھی نشانی ہے کہ وہ بجلی جو تمھیں ڈرا دیتی ہے، بارش کی امید دلاتی ہے جس سے مُردہ زمین زندہ ہوجاتی ہے۔ ایک نشانی یہ بھی ہے کہ صرف اللہ کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں اور جب صُور پھونکا جائے گا تو تم سب قبروں سے باہر نکل پڑو گے۔ وہی ہے کہ آسمان اور زمین اُس کے زیر فرمان ہیں۔ وہی ہے جو پیدا کرتا ہے اور پھر پیدا کرے گا، وہی ہے جو آسمانوں اور زمین میں سب سے برتر شان والا، عزت والا اور حکمت والا ہے۔ جب تم اپنے غلاموں کو اپنے مال و متاع میں شریک نہیں کرتے اور اُن پر اُن کو تصرف کا حق نہیں دیتے تو پھر خدا کے ساتھ دوسروں کو کس طرح شریک ٹھہراتے ہو؟۔ اللہ ہی ہدایت دینے والا ہے اور کافروں کا کوئی مددگار نہیں۔ یہی دین سیدھا اور سچّا ہے۔ پس اللہ کی طرف رجوع ہو جاؤ اور اُس سے ڈرو، نماز پڑھو اور مشرک نہ بنو۔ لوگوں کو جب تکلیف پہنچتی ہے تو وہ رب کو پکارتے ہیں اور جب رحمت آتی ہے تو وہ پھر اپنے رب کو فراموش کر کے شرک کرنے لگتے ہیں۔ اللہ ہی تکلیف اور راحت پہنچانے والا ہے اور وہی رزق میں کشادگی اور تنگی پیدا کرتا ہے جس سے ایمان والوں کو اللہ کی پہچان ہوتی ہے۔ تھیں چاہیئے قرابت دار

مسکینوں اور مسافروں کو اُن کا حق ادا کرو۔ اور دوست احباب کو اس نیت سے نہ دو کہ ہم کو وہ اس سے زیادہ دیں گے، تو اس طرح کے دینے سے برکت اور ثواب نہیں ہے۔ نام و نمود کے لیے خیرات نہ کرو بلکہ اللہ کی رضا کے لیے کرو۔ کیا اللہ کے علاوہ کوئی ہے جو پیدا کر سکتا ہے، جو روزی دے سکتا ہے، جو مار سکتا ہے اور جو زندہ کر سکتا ہے؟۔
دنیا میں فتنہ و فساد دراصل انسان کی برائیوں ہی کی وجہ سے ہیں اور ان کا علاج صرف یہ ہے کہ دین فطرت یعنی اسلام کی حکیمانہ تعلیمات کو اختیار کیا جائے۔ مشرکوں کا انجام دیکھو اور اللہ سے رشتہ جوڑو ورنہ وہ دن آنے والا ہے جو کبھی ٹل نہیں سکتا۔ اور جو شخص کافر ہے اُس کے کفر کا وبال اُسی پر ہے اور جو شخص عمل صالح اختیار کرتا ہے تو وہ بھی اُسی کے لیے ہے۔ اللہ کی نشانیوں میں سے وہ ہوائیں بھی ہیں جو بارش اور پیداوار کی خوش خبری سُناتی ہیں، اور کشتی اُس کے حکم سے چلا کرتی ہے۔ ہواؤں سے بادل اٹھتے ہیں، اُن کے بیچ سے مینھ نکلتا ہے، بارش آتی ہے، مُردہ زمین زندہ ہوتی ہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ پھر اُسے یہ بھی اختیار ہے کہ وہ ایسی ہوا بھیج دے کہ کھیتی سرسبز و شاداب سے زرد ہو جائے اور اس حالت میں ناشکری کرنے لگتے ہیں اور پہلی نعمت سے انکار کرنے لگتے ہیں۔ پہلے بھی رسول آتے رہے لیکن لوگوں نے انھیں جھٹلایا، اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اندھوں اور بہروں کو کہاں تک بتائیں گے۔ آپ تو اُنھیں کو سنائیے جو ایمان لاتے ہیں اور ہمارے حکم پر چلتے ہیں۔ اللہ ہی ناتواں پیدا کرتا ہے، پھر قوت بخشتا ہے اور قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا لے آتا ہے۔ اُسی میں سب قدرت ہے، اور اسی کو سب علم ہے۔ کفار جب آخرت کی وسعت کو دیکھیں گے تو دنیا کی زندگی کو ایک گھڑی سمجھیں گے بلکہ اس بات پر وہ قسم کھائیں گے۔

اُس رات ظالموں کو نفع نہیں دے گی اُن کی کوئی معذرت۔ اور بے شک اللہ نے قرآن میں مختلف مثالیں دی ہیں تاکہ تنبیہ ہو سکے۔ لیکن کافر ہمیشہ جھٹلاتے رہتے ہیں اور اللہ اُن کے دلوں پر مہر کر دیتا ہے۔ پس اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہمت رکھیں اور بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ آپ اُن منکروں کی وجہ سے تنگ دل نہ ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۳۱)

سورۃ لقمٰن

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۳۴ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں۔

قرآن اُن لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے جو نماز اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ وہی فلاح پانے والے ہیں۔ اور کچھ لوگ جو قصّہ کہانی کی ایسی کتابیں خریدتے ہیں جن سے انسان گمراہ ہو جاتا ہے اُن کے لیے ذلّت کا عذاب ہوگا۔ اور اس شخص کے لیے بھی دردناک عذاب ہے جو قرآن کی آیتوں کو سُن کر اَن سنی کر دے۔ البتہ ایمان اور عمل صالح والے کے لیے ہمیشہ کے چین کے لیے جنّت ہے اور یہ اُس اللہ کا وعدہ ہے جس نے بغیر ستونوں کے آسمان بنائے بلند پہاڑوں والی زمین بنائی، ہر قسم کے جانور پھیلا دیے، آسمان سے پانی اتارا اور زمین سے عمدہ قسم کے نباتات پیدا کیے۔ یہ سب اللہ کی تخلیق ہے، لیکن کیا ہے کوئی جو اس کے سوا بنانے اور پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے؟۔ بے شک ہم نے لقمٰن کو حکمت سکھائی کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرے۔ تو جو شخص شکر ادا کرتا ہے وہ اپنے بھلے کو کرتا ہے اور اگر کوئی کفر اختیار کرتا ہے تو اللہ بے پروا ہے۔ اور حضرت لقمٰن نے اپنے بیٹے کو توحید کا سبق دیا تھا اور ہم نے انسان کو اُس کے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔ اُس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا، کمزوری جھیلی اور دو برس تک دودھ پلایا۔ اُن دونوں کی اطاعت ضروری ہے سوائے شرک کے اور اللہ ہی کی طرف

رجوع ہونا چاہیے۔ حضرت لقمٰن نے اپنے بیٹے سے بُرائی سے بچنے کے لیے فرمایا کہ وہ بُرائی خواہ رائی کے برابر ہو اُس سے بھی بچو، نماز قائم کرو، اچھی بات کا حکم کرو اور بری بات سے روکو، اور اگر کوئی افتاد تم پر پڑے تو اُس پر صبر کرو۔ کسی سے بات کرنے میں اپنا رخسار کج نہ کرو، زمین پر اکڑ کر مت چلو، میانہ چال چلو، آواز پست کرو کہ سب سے کرخت آواز گدھے کی ہوتی ہے۔ (اور) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمھارے لیے ہر چیز کو مُسخّر کر دیا جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور تمھیں ظاہر اور پوشیدہ تمام نعمتیں بھر پور دیدی ہیں اور بعض لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور اپنے آبا و اجداد کی پیروی کرتے ہیں، حالانکہ شیطان ان کو دوزخ کی طرف بلاتا ہے۔ لیکن نیکوکار لوگ، اللہ ہی کی طرف جھکتے ہیں اور اسی کی طرف سب کاموں کا منتہیٰ ہے۔ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کافروں کے کفر سے غم نہ کریں، اُن کو ہم کچھ مہلت دیں گے پھر سخت عذاب میں مبتلا کریں گے۔ وہ کفّار اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کی، پھر بھی وہ اللہ کو نہیں مانتے۔ اگر زمین کے سب درخت قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائیں پھر بھی اللہ کے کلمات پورے نہیں لکھے جا سکتے۔ اللہ عزّت وحکمت والا ہے اور تم سب کا پیدا کرنا اور قیامت میں اٹھانا اُس کے لیے ایسا ہے جیسا کہ ایک جان کا۔ وہی ہے جو رات اور دن کو لاتا ہے اور سورج اور چاند کو کام میں لگاتا ہے۔ اُن سب کو اوقاتِ معینہ تک چلاتا ہے۔ کشتی کو تم نے دیکھا ہوگا جو سمندر میں چلتی ہے کہ جب اس پر پہاڑوں کی طرح موج آتی ہے تو لوگ تضرّع اور زاری کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں اور جب اللہ اُن کو خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو کم ہیں وہ جو

اللہ کو یاد کرتے ہیں ۔ اے لوگو ، اللہ سے ڈرو اور اُس دن کا خوف کرو جب کہ باپ اپنے بچّے کے لیے اور بچّہ اپنے باپ کے لیے کام نہ آئیگا۔ دنیا کی زندگی دھوکا ہے اور شیطان کہیں تھیں اللہ کے متعلق دھوکا نہ دے ۔ بے شک اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب ہوگی ، مینھ کب برسے گا ۔ ماؤں کے پیٹ میں کیا ہے ۔ کوئی کل کیا حاصل کرے گا اور کون کہاں مرے گا ، بے شک اللہ جاننے والا خبر والا ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۳۲)

سورۃ السجدہ
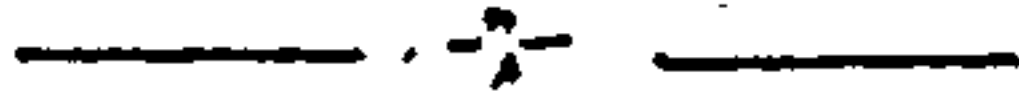
یہ سورۃ مکیؔ ہے۔ اس میں ۳۰ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں۔

یہ کتاب (قرآن) تمھارے رب کی طرف سے ہے بنائی ہوتی نہیں ہے۔ تمھاری ہدایت کے لیے ہے۔ اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان کی ہر چیز کو ۶ دن میں بنایا اور سوا اسے اُس کے تمھارا کوئی حمایتی اور سفارشی نہیں۔ ہر چیز اُسی کی طرف رجوع کرے گی اُس دن جس کی مقدار تمھاری گنتی کے مطابق ہزار برس ہے۔ وہ ہر نہاں اور عیاں کو جانتا ہے۔ اسی نے انسان کو مٹیؔ سے بنایا، اس کی نسل بنائی۔ اس میں روح پھونکی۔ کان، آنکھیں اور دل دیا۔ کفّار کہتے ہیں کہ جب ہم مٹیؔ میں مل جائیں گے تو کیا پھر سے پیدا ہو سکتے ہیں؟ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرمادیں کہ تمھیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرّر ہے، پھر تم اپنے رب کی طرف رجوع ہو گے۔ کفّار اور مشرکین اُس دن اپنے رب کے سامنے اپنا سر جھکائے ہوئے ہوں گے اور اس وقت دین کے قائل ہوں گے لیکن وہ ایمان کام نہ آئے گا۔ اور وہ لوگ جہنّم میں بھر دیے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ اب اپنے انکار کا مزہ چکھو اور ہمیشہ کا عذاب بھگتو۔ اللہ کی آیتوں پر ایمان لانے والے سجدے میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرتے ہیں اور تکبّر نہیں کرتے۔ وہ اپنی خواب گاہوں سے اُٹھ کر اپنے رب کو یاد کرتے ہیں، ڈر اور امید کے ساتھ اور اللہ کے دیے ہوئے میں سے خیرات کرتے ہیں۔

اُن کو کتنا بڑا صلہ ملے گا اور جنّت میں اُن کی مہمان داری ہو گی۔ لیکن جو لوگ فاسق ہیں اُن کا ٹھکانا جہنّم ہے اور اس میں سے نہیں نکل سکتے۔ وہ اس عذاب کا مزہ چکھیں گے جسے وہ جھٹلاتے تھے بلکہ دنیا میں بھی ان کو اس عذاب کا مزہ چکھایا جائے گا۔ اور اُس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اپنے رب کی آیتوں سے اعراض کرتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے بھیجا تھا اور جنھوں نے اُن کی پیروی کی انھوں نے ایذا رسانی پر صبر کیا۔ منکرین سبق حاصل نہیں کرتے کہ اُن سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دی گئیں اور وہ اُن لوگوں کے گھروں میں چل پھر رہے ہیں۔ اللہ ہی بارش کرتا ہے کھیتی کو سیراب کر کے تیار کرتا ہے جس سے چوپائے بھی کھاتے ہیں اور انسان بھی۔ لیکن کفّار کو نہیں سوجھتا اور وہ ایمان نہیں لاتے بلکہ بطور تمسخر کے وہ کہتے ہیں کہ فیصلے کا دن کب آئیگا، تو اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلّم) آپ فرما دیں کہ اُس دن نہ تو تمھارا ایمان کام دے گا اور نہ تمھیں کوئی مہلت ملے گی۔ آپ ایسے لوگوں سے منہ پھیر لیں۔ اُنھیں پتا چل جائیگا کہ عذاب کب آتا ہے۔

———

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(٣٣)

سورۃ الاحزاب

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ٧٣ آیتیں اور ٩ رکوع ہیں۔

اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ تو اسی طرح
اللہ ہی کا خوف رکھیں، کافروں اور منافقوں کی نہ سنیں، آپ پر
جو وحی ہوتی ہے اُسی کی پیروی کریں اور اللہ پر بھروسا رکھیں۔ وہی
کافی ہے کام بنانے والا۔ اللہ نے کسی کو دو دل نہیں دیے اس لیے
وہ عورتیں جن کو ماں کے برابر کہہ دیا گیا وہ ماں نہیں ہو جاتیں، اسی
طرح اگر لے پالکوں کو بیٹا کہہ دیا جائے تو وہ بیٹا نہیں بن جاتا۔ یہ صرف
کہنے کی بات ہے اور شریعت میں (یعنی وراثت میں) ان کا حق نہیں نکلتا
اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم، مسلمانوں کے لیے ان کی جانوں سے بھی
زیادہ عزیز ہیں اور حضور کی ازواج اُن کی مائیں ہیں اور ماؤں کی طرح محرمات
میں سے ہیں۔ اور اللہ نے اپنے نبیوں سے عہد لیا اور خصوصیت سے
آپ سے لیا اور نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے لیا
تاکہ تصدیق کرنے والوں سے اُن کے صدق کا سوال کرے (یعنی قیامت
میں ہر نبی سے اُس کی اُمت پر گواہی دینے کے لیے سوال کیا جائے گا)
اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اب جنگِ احزاب یعنی
جنگِ خندق کا ذکر ہے۔ جب مکہ کے کافر اور مدینہ سے نکالے ہوئے
یہود اور ان کے حمایتوں نے مسلمانوں پر حملہ کیا تھا تو اللہ نے اُن لوگوں پر
آندھی بھیجی اور ایسے لشکر بھی بھیجے جو تمھیں نظر نہیں آئے۔ کفار نے

تو ہر طرح سے تھیں گھیر لیا تھا اور منافقین یہ سمجھنے لگے تھے کہ اب مسلمانوں کا نام ونشان باقی نہ رہے گا۔ وہ لوگ مسلمانوں کو جہاد سے روک رہے تھے۔ یہود بھی پیغام بھیج رہے تھے کہ مکّہ والوں کا بہت بڑا لشکر ہے اور وہ کسی کو باقی نہ چھوڑے گا۔ لیکن مسلمانوں کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور پیروی کرنی چاہیے۔ دشمنوں کے محاذ کو دیکھ کر سچے مسلمان جو جہاد کا ارمان رکھتے تھے بولے کہ یہ وہ وقت ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا تھا یعنی مسلمانوں کے ایمان تازہ ہوگئے اور بعض نے تو یہاں تک عہد کیا تھا کہ ہم ثابت قدم رہیں گے حتّٰی کہ شہید ہو جائیں، تو بے شک انھوں نے اپنا وعدہ سچّا کر دکھایا۔ اللہ سچّوں کو ان کے سچ کا صلہ دے گا اور منافقوں کو عذاب کرے گا، اس جنگ میں کچھ کفّار تو دلوں کی جلن کے ساتھ ناکام ونامراد واپس ہوئے اور یہود جو قلعوں میں پناہ لیے ہوئے تھے وہ مرعوب بھی ہوئے، قتل بھی ہوئے اور قید بھی ہوئے۔ اور اللہ نے بہت سا مال غنیمت (نقد، سامان، مویشی، زمین وغیرہ) مسلمانوں کو دلوایا۔ اب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہّرات کو تسلّی بھی دی گئی ہے کہ دنیا کی آرائش سے کہیں زیادہ اجر عظیم ان کو آخرت میں ملے گا اور ان کا درجہ چونکہ بہت بڑا ہے اس لیے گناہ کرنے کا عذاب بھی دوسروں کے مقابلے میں دوگنا ہوگا، اسی طرح اچھے کام کا اجر بھی دوسروں کے مقابلے میں ان کو دوگنا ملے گا۔ ان ازواج مطہّرات کو یہ بھی نصیحت ہے کہ اگر انھیں غیر مرد سے بات کرنے کی ضرورت درپیش ہو تو وہ اپنے لہجے میں نرمی نہ رکھیں، انھیں اپنے گھروں میں رہنا چاہیے،

بے پردہ نہ ہوں، نماز اور زکوٰۃ کو ادا کریں، اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت کریں۔ اور اللہ ان اہل بیت کو (جن میں ازواج مطہرات اور اولاد شامل ہیں) گناہوں کی نجاست سے پاک کر دیتا ہے اور وہ یاد رکھتی ہیں اپنے گھروں میں اللہ کی آیتیں اور حکمت ۔ بے شک مسلمان مرد اور عورتیں ایمان والے اور ایمان والیاں، فرماں بردار مسلمان مرد اور عورتیں، سچے مسلمان اور عورتیں، صبر والے مرد اور عورتیں، عاجزی والے مرد اور عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد اور عورتیں، پارسائی رکھنے والے مرد اور عورتیں، اللہ کو یاد کرنے والے مرد اور عورتیں سب کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم ہے۔ اور جب کسی امر کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم فرمائیں تو فوراً سرِ تسلیم خم کر دینا چاہیے اور حکم عدولی کرنے والے کے لیے سخت گناہ ہے۔ اب حضرت زید کا واقعہ ہے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کے متبنّٰی تھے کہ اُن کے ساتھ حضورؐ نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ کا نکاح کر دیا تھا۔ لیکن حضورؐ کے روکنے کے باوجود انھوں نے طلاق دیدی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے جاہلیت کی رسم توڑی کہ متبنّٰی کی طلاق شدہ بیوی سے خود نکاح کر لیا، اللہ کے رسول سوائے اللہ کے، کسی سے خوف نہیں کرتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلّم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، وہ تو اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے ہیں۔ (اس آیت کریمہ سے واضح ہے کہ حضورؐ کسی مرد کے باپ نہیں، یعنی اشارہ ہے کہ حضورؐ کے بچے مَرد ہونے سے پہلے ہی فوت ہو جائیں گے)۔

ایمان والو، اللہ کو بہت یاد کرو، وہ اور اس کے فرشتے بھی تم پر درود بھیجتے ہیں اور وہ مسلمانوں پر بڑا مہربان ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم شاہد ہیں، خوشخبری اور ڈر سنانے والے اور اللہ کی طرف بُلانے والے، چمکا دینے والے آفتاب ہیں اور ایمان والوں کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے اور ان کے لیے وہ بڑا کارساز ہے۔
اب نکاح سے متعلق حکم ہے کہ اگر مسلمان اپنی مسلمان بیویوں کو قریب آنے سے پہلے طلاق دیدیں تو ان پر عدت کی پابندی نہیں ہے تاہم اگر مہر مقرر تھا تو نصف مہر واجب ہے اور اگر مقرر نہیں ہوا تھا تب بھی فقہ کے مطابق ایک جوڑا دینا واجب ہے۔ اور آپؐ پر حلال ہیں وہ بیویاں جن کو آپ مہر دیں، کنیزیں، چچا کی، پھوپھی کی، ماموں کی، خالہ کی بیٹیاں اور ایمان والی عورت جو آپ کی نذر ہونا چاہے اور آپ کو اختیار ہے جس بیوی کو آپ اپنے پاس رکھیں اور آیندہ آپ دوسری بیویاں نہ رکھیں گے۔ اور مسلمانوں کو نہیں چاہیئے کہ وہ بلا تکلف اور بغیر اجازت کے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں داخل ہوں، ہاں اگر کھانے کے لیے بُلائے جائیں تو وہ جائیں اور کھانا کھا کر رخصت ہو جاؤ اور باتیں نہ کرتے رہو اور اگر ازواجِ مطہرات سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر سے مانگی جائے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے ہرگز نکاح نہیں کیا جا سکتا کہ وہ مسلمانوں کی مائیں ہیں۔ اور مسلمان عورتیں بھی اپنے باپ، بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے، چچا یا ماموں، دینی بہنوں اور کنیزوں کے سامنے آسکتی ہیں۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر، تو اے ایمان والو، تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

بے شک جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچاتے ہیں اُن پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اُن کے لیے سخت عذاب ہے۔ اور وہ لوگ اگر مسلمان مرد اور عورتوں کو ایذا پہنچاتے ہیں تو انھوں نے بہت بڑا کھلا گناہ اپنے سر لیا ہے۔ (اور) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آپ اپنی بیویوں، صاحبزادیوں اور مسلمانوں عورتوں سے فرما دیں کہ وہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں تاکہ وہ پہچانی جا سکیں کہ حُرّہ اور شریف عورتیں ہیں، اس طرح اُن کو ایذا نہ ہوگی۔ پھر اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے والوں کو عذاب کی وعید ہے۔ اُن پر مسلمان غالب ہوں گے اور مدینہ طیّبہ سے اُن لوگوں کو دور کر دیا جائے گا۔ جو مشرکین بطور تمسخر، قیامت کا وقت دریافت کرتے تھے اُن سے آپ فرما دیں کہ وہ ضرور آئے گی اور اللہ کی لعنت ہے کافروں پر اور اُن کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ پھر وہ وہاں کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانا ہوتا اور اپنے سرداروں کا کہنا نہ مانا ہوتا کہ جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا اور اے اللہ ان سرداروں کو دونا عذاب دے۔ اب مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب اور احترام بجا لائیں اور اُن لوگوں کی طرح نہ بنیں جنھوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ستایا تھا۔ ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور سیدھی بات کریں تو پھر اللہ ان کے اعمال سنوار دے گا اور گناہ بخش دے گا۔ بے شک اللہ نے امانتِ طاعت پیش فرمائی تھی آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر، تو انھوں نے اسے قبول نہ کیا اور وہ سب ڈر گئے۔ بالآخر

انسان نے اسے اٹھالیا۔ وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا ہے۔ یہ امانت ایک جانچ ہے منافقین اور مشرکین کے لیے، کہ وہ اللہ کی اطاعت نہ کریں گے اور اس طرح عذاب الٰہی میں گرفتار ہوں گے۔ اور اللہ توبہ قبول فرماتا ہے مسلمانوں کی اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۳۴)

سورۃ سبا

یہ سورۃ مکی ہے ۔ اس میں ۵۴ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں ۔

سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے ، وہ حکمت والا خبردار ہے ۔ وہ جانتا ہے جو زمین میں جاتا ہے اور زمین سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا ہے اور جو اُس میں چڑھتا ہے ۔ اور کافر کہتے ہیں کہ قیامت کب آئیگی ، آپ فرما دیں ، وہ ضرور تم پر آئے گی اور اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ۔ ہر چیز لوحِ محفوظ میں ہے ۔ اور ایمان والوں کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے ۔ البتہ جو لوگ ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کرتے ہیں اُن کے لیے دردناک عذاب ہے ۔ اور جنھیں صحیح علم حاصل ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن حق ہے ۔ کافروں کو تعجب ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ زندہ ہونے کی خبر کس طرح دی ہے ۔ یہی وہ لوگ ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اُن کے لیے عذاب اور گمراہی ہے ۔ انھوں نے اللہ کی آیات اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا ہے ، کیا وہ نہیں جانتے کہ وہ اللہ کی گرفت سے نہیں بچ سکتے ۔ وہ چاہے تو ان کو زمین میں دھنسا دے یا اُن پر آسمان کا ٹکڑا گرا دے ۔ اور ہم نے داؤد علیہ السلام پر بڑا فضل کیا ۔ وہ تسبیح کرتے تو پہاڑوں سے

بھی تسبیح سنائی دیتی اور پرند جھک آتے اور اُن کے لیے لوہا نرم کر دیا گیا کہ وہ اس سے جو چاہتے بغیر آگ میں تپاتے ہوئے بنا لیتے۔ سلیمان علیہ السلام کے بس میں ہوا کر دی گئی تھی اور اُن کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا۔ جنّات بھی اُن کے مطیع تھے۔ کیا کیا محل، تمثیل اور بڑے بڑے حوض، لنگردار دیگیں سب بنا لیتے تھے۔ جب سلیمان علیہ السلام کی وفات ہوئی تو ان جنّات کو علم نہ ہو سکا جو بیت المقدس کی تعمیر میں لگے ہوئے تھے، حتیٰ کہ بحکم الہٰی، دیمک نے آپ کا عصا کھا لیا جس سے آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے، چنانچہ آپ زمین پر آگرے، تب اُن سب کو آپ کی وفات کا علم ہوا۔ اب سبا کا ذکر ہے کہ وہ ایک سرسبز و شاداب آبادی تھی لیکن وہاں کے لوگوں نے ناشکری کی، تو پھر اُن پر ایک عظیم سیلاب بھیجا جس سے اُن کے باغ اور اموال وغیرہ سب ڈوب گئے اور اُن کے مکانات ریت میں دفن ہو گئے۔ یہ سب ان کی ناشکری کی وجہ سے ہوا۔ سبا سے شام تک ایسی آسائش اور امن و امان کی صورتیں پیدا کر دی گئی تھیں کہ راہ میں مسافروں کو توشہ اور پانی بھی ساتھ لے جانے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن وہاں کے لوگوں نے ناشکری کی اور خود اپنا نقصان کیا، تو ہم نے ان کے اعمال کو عبرت کی کہانیاں بنا دیا۔ شیطان نے اہلِ سبا اور کافروں کو گمراہ کر دیا کہ وہ عیش میں مبتلا ہو گئے۔ لیکن ایک گروہ ضرور مسلمان رہا جن کو شیطان گمراہ نہ کر سکا اور وہ لوگ آخرت پر ایمان رکھتے تھے۔ اللہ کے سوا دوسروں کو معبود قرار دیا گیا ہے تو وہ آسمانوں اور زمین میں سے کسی چیز کے ذرّہ برابر مالک نہیں اور اللہ کے یہاں کوئی شفاعت کام نہ دے گی جب تک کہ اللہ اس

کی اجازت نہ دے ۔ آپ فرما دیں کہ آسمانوں اور زمین سے کون تمھیں روزی دیتا ہے ؟ تمھارے اعمال کی ذمہ داری تم پہ ہے اور تمھی ان کے جواب دہ ہوگے ۔ قیامت میں وہی ہم سب کو جمع کرے گا اور سچا فیصلہ دے گا ۔ تم نے جن کو اپنا معبود بنا یا ہے مجھے دکھاؤ کہ وہ کس قابل ہیں ۔ اور اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے خوش خبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنایا ہے لیکن اکثر لوگ واقف نہیں ہیں ۔ اور وہ کہتے ہیں کہ بتاؤ، قیامت کب آئے گی، آپ فرما دیں کہ اس کا وقت مقرر ہے جو آگے پیچھے نہیں ہو سکتا ۔ قیامت کے دن کفار میں سے جو زیر دست تھے کہیں گے کہ ہمارے سرداروں نے ہمارے ایمان لانے میں رکاوٹ ڈالی تھی اور سردار کہیں گے کہ ہم نے تم کو کب روکا تھا، تم خود مجرم تھے ۔ پھر وہ اپنے سرداروں سے کہیں گے کہ تم شب و روز ہمارے لیے مکر کرتے تھے اور شرک پہ اُبھارتے تھے ۔ اور قیامت کا عذاب دیکھ کر وہ سب کے سب دل ہی دل میں پچھتائیں گے لیکن انہیں عذاب کے طوق پہنائے جائیں گے اور اُن کے کفر کی سزا دی جائیگی ۔ اللہ پاک نے جب کبھی کوئی ڈر سنانے والا نبی کہیں بھیجا تو وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے سب سے پہلے اُس کا انکار کیا ۔ آسودہ حالی اور مالی دولت کی فراوانی یا اولاد تم کو اللہ کے قریب نہیں کر سکتی، صرف ایمان اور عمل صالح کی وجہ سے اللہ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے اور جنت کے بالاخانوں میں جگہ مل سکتی ہے ۔ اور اللہ کی آیات کو جھٹلانے والے لوگ سب عذاب میں مبتلا ہوں گے ۔ دنیا میں رزق کی کشادگی اور تنگی سب اللہ کے اختیار میں ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اور ملتا ہے ۔ (یعنی کم نہیں ہوتا) قیامت میں

فرشتے اللہ سے عرض کریں گے کہ کفار، غیر خدا اور شیاطین کو پوجتے تھے۔ اُس دن کفار اپنے انکار کا عذاب چکھیں گے۔ اور کفار تو دنیا میں یہی کہتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک انسان ہیں جو باپ دادا کے معبودوں سے روکنا چاہتے ہیں اور یہ افترا پردازی کرتے ہیں اور کھلا جادو لے کر آئے ہیں۔ کفار ہمیشہ اسی طرح جھٹلاتے رہے ہیں۔ اور پہلے کے کفار کو ہم نے اتنا کچھ دیا تھا کہ اُس کے مقابلے میں کُفّار قریش کو تو دسواں حصہ بھی حاصل نہیں، تو قریش کو چاہیے کہ وہ ٹھنڈے دل سے اور تعصب سے خالی ہو کر سوچیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی اور عاقل، ذہین اور صائب الرائے ہے بھی یا نہیں۔ یا صرف وہی ان اوصاف میں یکتا ہیں۔ اللہ ہی حق کا القا فرماتا ہے اور حق ہی آیا ہے اور باطل مٹ گیا۔ آپ فرما دیں کہ مجھے راہ ہدایت اللہ کی وحی سے حاصل ہوئی ہے اور آپ دیکھیں گے کہ وہ کُفّار سخت گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے اور جب مکلف ہونے کا موقع نہ رہے گا تو وہ لوگ توبہ اور ایمان کہاں پاسکیں گے؟ یہ چیز اُن کے لیے روک دی گئی ہے۔ جس طرح ان سے پہلے کے گروہوں کے لیے روک دی گئی تھی۔ بے شک وہ ایمانیات کے متعلق شک میں تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

سورۃ فاطر

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۴۵ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں۔

اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، اُسی نے فرشتوں کو انبیاء علیہم السلام کی طرف بھیجا ہے۔ ان فرشتوں کے دو دو تین تین اور چار چار پَر ہوتے ہیں۔ اللہ ہی کو پورا اختیار ہے جس کو چاہے اپنی رحمت سے نوازے۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ اللہ کا احسان مانیں کہ وہی اُن کا خالق ہے اور وہی روزی دیتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ کو لوگ جھٹلاتے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں، پہلے کے رسولوں کو بھی لوگوں نے جھٹلایا تھا۔ اے لوگو! دنیا کی زندگی کے دھوکے میں نہ آنا اور شیطان کے فریب سے بچنا کہ وہ تمھیں دوزخ کی طرف بلاتا ہے اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہے۔ برائی کو اچھائی سمجھنے والا، ہدایت والا نہیں کہلایا جاسکتا اور اللہ ہی ہدایت دینے والا ہے۔ اور اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اُن کافروں کی بُرائیوں اور ہلاکت پر غم نہ کریں۔ جس طرح اللہ بادل اور بارش سے مُردہ زمین کو زندہ کردیتا ہے اسی طرح حشر میں بھی وہ سب کو زندہ کردے گا۔ نیک کلام اور نیک کام ہی اللہ کے نزدیک قبولیت حاصل کرتے ہیں اور

برائی کے لیے سازشیں کرنے والوں کے لیے سخت عذاب ہے۔ اللہ ہی نے تم کو مٹی سے پیدا کیا اور اسی کو اختیار ہے کہ بڑی عمر دے یا چھوٹی عمر دے اور دو سمندر بھی ایک سے نہیں ہوتے۔ کوئی میٹھا ہے کوئی کھاری تلخ ہے۔ تمھیں سمندر سے تازہ گوشت (یعنی مچھلی) حاصل ہے اور گوہر و مرجان حاصل ہیں۔ کشتیاں چلتی ہیں تاکہ تجارت ہو سکے۔ اللہ ہی کو قدرت حاصل ہے کہ وہ رات اور دن کو بڑھاتا گھٹاتا ہے اور سورج اور چاند کو مقررہ انداز پہ چلاتا ہے۔ سب اسی کی بادشاہی ہے اور کفار جن کو اپنا معبود بناتے ہیں وہ تو خرما کے ایک چھلکے تک کے مالک نہیں ہیں اور وہ تو تمھاری پکار بھی نہیں سن سکتے اور نہ تمھاری حاجت پوری کر سکتے بلکہ وہ قیامت میں تمھارے شرک سے بھی بیزاری کا اظہار کریں گے۔ اے لوگو، تم سب اللہ کے محتاج ہو اور وہی غنی ہے۔ اُس میں یہ بھی قدرت ہے کہ تم سب کو معدوم کر دے اور نئی مخلوق کو لے آئے۔ اور قیامت میں کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا ڈرسنانا انھی لوگوں کے کام آتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں۔ اندھا اور آنکھوں والا، اندھیرا اور اُجالا، سایہ اور دھوپ، زندہ اور مُردہ برابر نہیں اور کفار جو مُردہ ہیں وہ آپ کی بات کیا سنیں گے؟۔ اور یہ لوگ تو پہلے کے رسولوں کو بھی جھٹلاتے تھے۔ وہ لوگ اللہ کو نہیں پہچانتے اور نہیں دیکھتے کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا، رنگ برنگ کے پھل پیدا کیے پہاڑوں میں مختلف رنگوں کے راستے پیدا کیے، لوگوں، جانوروں اور چوپایوں میں بھی مختلف رنگ پیدا کیے اور اللہ سے اُس کے

وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ بے شک اللہ کی کتاب پڑھنے والے، نماز پڑھنے والے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ایسی تجارت کرتے ہیں جس میں کوئی ٹوٹا نہیں ہوگا۔ قرآن حق ہے جو اگلی کتابوں کی تصدیق بھی کرتا ہے اور اس کتاب کے وارث، اللہ کے چنے ہوئے بندے ہوں گے۔ اور جو لوگ اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا وہ جنت میں بہت عیش میں ہوگا اور وہی کہے گا کہ اللہ کا بجد شکر ہے کہ اس نے ہم کو غم سے نجات دی۔ اور منکروں کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں نہ تخفیف ہوگی اور نہ اُن لوگوں کو موت آئے گی اور وہ لوگ وہاں چیخیں گے اور چلائیں گے۔ بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کی ہر پوشیدہ چیز سے واقف ہے۔ وہی دلوں کا حال جانتا ہے، اُسی نے تمھیں اگلوں کا جانشین بنایا ہے۔ اور کفار سے پوچھا جائے کہ ان کے معبودوں نے کون سی چیز پیدا کی اور خود ان کافروں کو اللہ نے کون سی کتاب دی ہے کہ جس پر وہ عمل کرتے ہیں۔ قریش نے قسم کھائی تھی کہ اگر ہمارے پاس کوئی رسول آئے گا تو ہم ضرور اس کی اطاعت کریں گے۔ لیکن اب ان کی قسم کہاں گئی جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان آئے۔ اور کیا انھوں نے زمین میں سفر کرکے نہیں دیکھا کہ وہاں منکروں کا کیا حال ہوا جب کہ وہ لوگ تو ان کافروں سے زیادہ قوت والے تھے۔ اللہ کے احاطۂ قدرت سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا۔ وہ منکروں کو ایک وقت تک مہلت دیتا ہے لیکن جب وقت آئے گا اللہ ان کو پکڑے گا اور تمام بندے اللہ کی نگاہ میں ہیں۔

———— ٭٭ ————

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۶

سورۃ یٰسٓ

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۸۳ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں۔
حکمت والے قرآن کی قسم، آپ ایسے رسول ہیں جو صراط مستقیم پر ہیں اور عزّت والے مہربان کا یہ قرآن اُس قوم کے لیے ہے جس کے باپ دادا کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں لیکن وہ لوگ اکثر ایمان لاتے نہیں ہیں اور ان کی گردنوں میں ایسے طوق ڈالے جائیں گے کہ وہ اپنا منہ اوپر کو اٹھائے ہوئے رہ جائیں گے۔ یہ لوگ وہ ہیں جن کے لیے دیکھنے اور سمجھنے کی تمام راہیں مسدود ہیں اور اُن کو آپ اللہ کا خوف دلائیں یا نہ دلائیں سب برابر ہے۔ بے شک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور ہم نے ہر چیز لوحِ محفوظ میں لکھ رکھی ہے۔ اب عیسٰی علیہ السلام کے دو حواریوں کا ذکر ہے جو انطاکیہ گئے تھے لیکن لوگ اُن پر ایمان نہ لائے۔ تیسرے حواری بھیجے گئے۔ اُن پر بھی وہ لوگ ایمان نہ لائے۔ پھر ایک شخص جس کا بیٹا ان دو حواریوں کی دعا سے اچھا ہو گیا تھا اپنی قوم سے اللہ کی پرستش کرنے کے لیے کہنے لگا کہ یہ وہ ذات ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب کو جانا ہے۔ اس تبلیغ پر اس شخص کو اس کی قوم نے ہلاک کر دیا۔ لیکن اُس شخص نے یہ تمنّا کی کہ اُس قوم کو اُس کی مغفرت اور اُس پر

کیے جانے والے اکرامات کا علم ہو جائے تاکہ ان لوگوں کو دین کی رغبت ہو لیکن اُس شخص کے قتل کے بعد اللہ کا غضب اُس قوم پر ہوا اور وہ سب ایک ہولناک آواز سے ہلاک ہو گئے۔ افسوس ان لوگوں پر جو اپنے رسول کا مذاق اڑاتے ہیں، آخر وہ سب اللہ کے حضور لائے جائیں گے۔ اللہ پاک کی قدرت کو سمجھنے کے لیے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ مُردہ زمین زندہ کی جاتی ہے، غلہ پیدا کیا جاتا ہے، باغ، کھجور، انگور، چشمے وغیرہ سب اُس کی قدرت سے ہیں کسی اور میں یہ قدرت نہیں اور اللہ ہی جوڑے بناتا ہے نباتات میں سے اور انسانوں میں سے اور اُن چیزوں میں سے بھی بناتا ہے، جن کی خبر لوگوں کو نہیں ہے۔ اسی طرح دن کو ختم کر کے رات بنا دی جاتی ہے سورج، چاند، بھی مقرر طریقے پر ہیں، یہ بھی اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں، مختلف کشتیاں بھی جو پانی پر چلتی ہیں اور لوگ سوار ہوتے ہیں اللہ کو پہچاننے کے لیے نشانیاں ہیں اور اگر اللہ ان کو غرق کر دے تو کوئی اُن کو بچانے والا نہیں۔ پھر بھی کُفّار، اللہ کو پہچاننا نہیں چاہتے اور نہ وہ اللہ کی راہ میں مسکینوں کو کھلاتے ہیں۔ وہ تو بعثت اور قیامت کے منتظر ہیں کہ جب صور پھونکا جاتے گا اور جب وہ کفّار یکایک زندہ ہوں گے تو وہ اپنے رب کی طرف دوڑتے چلیں گے اور افسوس کریں گے تب انھیں اللہ

اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حق ہونے کا پتا چلے گا۔ وہ دن ایسا ہوگا جب کسی پر ظلم نہ ہوگا اور ایمان والے جنت میں تمام راحتیں حاصل کریں گے۔ اور کُفّار کو اپنے کفر کی سزا ملے گی جب کے اُن کے ہاتھ پاؤں بھی اُن کے کیے کی گواہی دیں گے۔ اور ہم میں قدرت تھی کہ ہم ان کو بالکل اندھا بنا دیتے یا ان کی صورتیں بدل دیتے۔ یعنی ہر طرح اُن کو سہولت اور مہلت حاصل تھی لیکن پھر بھی وہ ایمان

نہ لائے۔ اور ہم نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر کہنا نہیں سکھایا کہ یہ چیز اُن کی شان کے منافی ہے۔ اُن کا قرآن تو سراپا نصیحت اور روشن کتاب ہے وہ اُن کے لیے ہے جو زندہ ہیں اور مُردہ نہیں۔ انسان کے لیے چوپایے خود کم انعام نہیں۔ ان سے کیا کیا فائدے حاصل کیے جاتے ہیں۔ کسی پہ سواری کی جاتی ہے، کسی کا گوشت کھایا جاتا ہے، کسی کی کھال اور کسی کے بالوں وغیرہ کو کام میں لاتے ہیں اور کسی سے دودھ حاصل کیا جاتا ہے۔ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر لوگ آپ کی بات نہیں مانتے تو آپ غم نہ کریں، اللہ ان سب سے نمٹ لے گا جب وہ حاضر کیے جائیں گے۔ کفار کو یقین نہیں کہ وہ دوبارہ بھی پیدا ہوں گے۔ وہ اللہ جو ایک مرتبہ پیدا کر سکتا ہے وہ دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے اور اللہ تو بعض ہرے درختوں کی رگڑ سے بھی آگ پیدا کر دیتا ہے اور وہ تو آسمانوں اور زمین جیسی اور بھی چیزیں بنانے کی قدرت رکھتا ہے۔ بلکہ وہ جس چیز کو بنانا چاہتا ہے تو صرف فرما دیتا ہے کہ ہو جا، تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ اُسی کے ہاتھ میں ہر چیز کا قبضہ ہے۔ اور اسی کی طرف سب کو جانا ہو گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۳۷)

سورۃ والصّٰفّٰت

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۱۸۲ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں۔
اُن فرشتوں یا اُن لوگوں کی قسم ہے جو اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا کے لیے باقاعدہ صف باندھے کھڑے ہوتے ہیں۔ دین پر چلانے والوں اور قرآن پڑھنے والوں کی بھی قسم ہے کہ بے شک تمھارا رب واحد ہے، وہی ہے جس نے دنیا والے آسمان کو تاروں سے سجایا جو سرکش شیطانوں سے محفوظ ہے اور وہ شیاطین عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے کہ اُن میں سے اوپر جانے کی اگر کوئی کوشش کرتا ہے تو اسے مار بھگایا جاتا ہے۔ جس قادرِ مطلق کو آسمانوں اور زمین جیسی عظیم مخلوق کا پیدا کرنا مشکل نہیں تو پھر اس کے لیے انسان کا پیدا کرنا کیا مشکل ہے ! کُفّار تعجب کرتے اور مذاق اڑاتے ہیں اس بات پر کہ انسان مٹی ہونے کے بعد دوبارہ پیدا ہوگا۔ نفخۂ ثانیہ کی ایک ہولناک آواز سے زندہ ہوکر کفار اپنے اعمال اور پیش ہونے والے احوال دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے کہ ہائے افسوس۔ اور فرشتے کہیں گے کہ یہی فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے تھے، وہ کفار اُن کے جوڑے اور اُن کے معبود سب دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے، پھر وہ اپنی گردن ڈال لیں گے۔ وہ اپنے سرداروں سے کہیں گے

کہ تم ہم کو بہکاتے تھے اور وہ کہیں گے کہ تم خود ہی ایمان نہ رکھتے تھے اور ہم نے تم کو مجبور نہیں کیا تھا۔ پھر وہ سب کے سب دوزخ کے عذاب میں شریک ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اللہ کا انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کیا ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے۔ لیکن میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) حق لے کر آئے ہیں اور انھوں نے رسولوں کی تصدیق بھی فرمائی ہے۔ ہمارے چُنے ہوئے بندے آخرت میں رزق اور میوے حاصل کریں گے اور جنّت کے باغوں میں عزت حاصل کریں گے اور مختلف راحتیں اُن کو ملیں گی۔ اور وہ اس شخص کو بھی دیکھیں گے جو انھیں دین سے ہٹانا چاہتا تھا کہ وہ دوزخ میں ہو گا۔ کافروں کے لیے دوزخ میں زقّوم (تھوہڑ) میں سے کھانا ہو گا۔ وہ دوزخ کی جڑ میں نکلتا ہے اور اس کے شگوفے نہایت بد ہیئت ہوں گے۔ کافروں کو کھولتا ہوَا پانی پینے کو دیا جائے گا اور وہ بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف پہنچائے جائیں گے۔ ان لوگوں نے دنیا میں اپنے گمراہ باپ دادا کی پیروی کی تھی حالانکہ اُن کی ہدایت کے لیے رسول آئے تھے۔ آخر ان کا انجام کیسا ہوَا۔ اور نوح علیہ السلام اور اُن کے گھر والوں کو بڑی تکلیف سے اللہ نے نجات دی اور اُنھی کی اولاد سے دنیا میں نسل چلی۔ نوح علیہ السلام اعلیٰ درجے کے کامل الایمان بندوں میں سے ہیں۔ اور انھی کے گروہ میں سے ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ انھوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی۔ وہ قوم نجوم کی بہت معتقد تھی چنانچہ وہ سمجھی کہ ابراہیم علیہ السلام نے ایک مرتبہ جو اپنے بیمار ہونے کا امکان بتایا تو وہ لوگ سمجھے کہ انھوں نے علم نجوم کے ذریعہ ایسا معلوم کیا

ہے اور اب وہ کسی متعدی مرض میں مبتلا ہونے والے ہیں۔
وہ لوگ متعدی مرض سے بہت ڈرتے تھے اس لیے وہ اُن سے
پھر گئے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اُن لوگوں کے خداؤں سے (بتوں)
سے پوچھا کہ کیا تم نہیں کھاتے؟ کیا تم نہیں بولتے؟ پھر ابراہیم
علیہ السلام نے اُن بتوں کو پارہ پارہ کر دیا اور کافروں سے
فرمایا کہ تم لوگ اپنے ہاتھ سے تراشے ہوئے بتوں کو کیوں پوجتے
ہو؟ ان لوگوں نے پتھر کی ایک بہت بڑی چار دیواری بنائی اور
اس میں آگ بھر دی تاکہ ابراہیم علیہ السلام کو اس میں ڈالا
جائے۔ وہ ڈالے گئے لیکن اللہ نے اُن کو آگ سے نکال لیا اور
وہ لوگ ذلیل ہوئے۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کو ایک عقلمند بیٹا دیا
گیا اور وہ بڑا ہوا اور کام کے قابل ہو گیا تو ابراہیم علیہ السلام نے
اللہ کی طرف سے دیے ہوئے خواب کا اس سے ذکر کیا کہ میں تجھے
اللہ کی رضا پر ذبح کرنا چاہتا ہوں، تیری کیا رائے ہے؟
بیٹے نے کہا کہ آپ ضرور اُس کام کو کیجیے جس کا آپ کو حکم ہے اور
انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔ تو جب ابراہیم علیہ السلام اور
اُن کے صاحبزادہ نے اللہ کے حکم کے آگے سر جھکا دیا اور باپ نے
بیٹے کو ذبح کے لیے لٹایا تو اس دردناک واقعے کا حال نہ پوچھو۔
اللہ نے ندا فرمائی کہ بس اے ابراہیمؑ، آپ نے میری فرماں برداری
کمال کو پہنچا دی (بس کافی ہے) یہ بہت بڑی آزمائش تھی اور اللہ
نے بعد والوں کے لیے اُن کی تعریف باقی رکھی۔ اس کے بعد اسحٰق
علیہ السلام کی نبوت کی بھی خوشخبری سنائی گئی۔ پھر ان کے بعد
ہر طبیعت کے لوگ پیدا ہوئے۔ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام اور
ہارون علیہ السلام کو بھی اللہ نے بہت بڑی سختی سے نجات بخشی

اور وہ دونوں اعلیٰ درجے کے کامل الایمان بندے تھے۔ اور الیاس علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو بعل بت کی پرستش سے روکا تھا۔ لیکن اُن لوگوں نے آپ کی بات نہ مانی، سوائے کچھ چیدہ لوگوں کے۔ اور لوط علیہ السلام اور اُن کے گھر والوں کو بھی اُن کی قوم کی سختیوں سے نجات بخشی اور اُس گمراہ قوم کو ہلاک کیا گیا۔ یونس علیہ السلام کو مچھلی نے نگل لیا لیکن وہ اللہ کی تسبیح کرتے تھے اس لیے اللہ نے اُن کو مچھلی کے پیٹ سے باہر نکال دیا۔ پھر جب وہ صحت یاب ہوئے تو انھوں نے بہت لوگوں کو ہدایت دی۔ پھر بھی بعض لوگوں نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں سمجھا اور اسی طرح کے دوسرے بہتان بھی باندھے اور وہ سب اللہ کے حضور پیش کیے جائیں گے۔ اور فرشتے تو اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور پَر پھیلائے ہوئے وہ اللہ کے حکم کے منتظر رہتے ہیں۔ اور کفّارِ مکّہ کہتے تھے کہ ہم کو کوئی کتاب نہیں ملی تھی۔ لیکن جب کتاب ملی تو وہ اُس کے منکر ہو گئے۔ لیکن اللہ کی مدد اس کے رسولوں کے لیے ہے اور ان کا لشکر ضرور غالب ہوگا اور منکرین دیکھ لیں گے کہ اُن کے لیے کیا عذاب آتا ہے۔ اللہ پاک ہے اُن باتوں سے جو کافر کہتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور ساری خوبیاں اللہ رب العلمین ہی کو زیبا ہیں۔

— ✣ —

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۳۸)

سورۃ ص

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۸۸ آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔
اس نامور قرآن کی قسم، کافر لوگ مغرور ہیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت کی وجہ سے حق کا اعتراف نہیں کرتے پہلے کتنی امتیں اسی غرور اور نبوّت کے انکار کی وجہ سے ہلاک کر دی گئیں۔ اب کفّارِ مکہ تعجب کرتے ہیں کہ انھی کی قوم میں سے یہ رسول کس طرح ہیں، وہ اُن کو جادوگر وغیرہ نازیبا الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو ایک ہی خدا کی پرستش سکھاتے ہیں اور یہ بات تو عیسائی بھی نہیں بتاتے۔ (کیونکہ وہ تین خداؤں کو مانتے ہیں)۔ کفّارِ مکّہ پہلے کے کفّار کی طرح ہیں جنھوں نے انبیاء علیہم السلام کو جھٹلایا، نوح علیہ السلام کو اور اُن کے بعد کے انبیاء علیہم السلام کو بھی جھٹلایا، پھر اُن سب پر عذاب نازل ہوا۔ اور جب قیامت آئے گی تو ان کفّار کا تمسخر دھرا رہ جائیگا۔
اب داؤد علیہ السلام پر اللہ کے انعامات کا ذکر ہے کہ اُن کے لیے پہاڑ بھی مسخر کر دیے گئے تھے جو ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔ پرند بھی آپ کے پاس جمع ہو کر تسبیح کرتے تھے، اُن کو مضبوط سلطنت عمدہ حکمت اور قول فیصل کی نعمتیں بھی حاصل تھیں۔
ایک رات دو فریق اُن کے پاس ایک فیصلے کے لیے آئے۔ انھوں نے

فیصلہ تو دیدیا لیکن بعض چیزیں اُن کی نظر سے اوجھل ہوگئی تھیں اس لیے انھوں نے اللہ سے مغفرت چاہی اور سجدے میں گر گئے۔ یعنی یہاں تعلیم ہے کہ اگر کوئی لغزش ہو جائے تو فوراً اللہ سے رجوع کرنا چاہیے۔ داؤد علیہ السلام کے اس واقعہ کو اسرائیلی کہانیوں میں غلط طریقے پر پیش کیا گیا ہے کہ ان فریقوں میں سے جو ننّانوے دُنبیاں ایک کے پاس تھیں اور ایک دُنبی دوسرے کے پاس تھی تو یہ اشارہ تھا کہ داؤد علیہ السلام ننّانوے بیویوں کے علاوہ اپنے سپہ سالار کی ایک بیوی کو حاصل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اللہ پاک نے داؤد علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنایا تھا تاکہ لوگوں کے درمیان سچّا حکم کریں اور آسمانوں اور زمین میں ہر چیز حق ہے۔ باطل اور بیکار نہیں ہے جیساکہ کافروں کا گمان ہے اور یہ قرآن برکت والا ہے۔ اس کی آیتوں پر غور کرنا چاہیے اور نصیحت حاصل کرنا چاہیے۔ داؤد علیہ السلام کے صاحبزادے سلیمان علیہ السلام کو اللہ پاک نے بہت اچھّا بندہ بنایا تھا۔ بڑی حکومت دی تھی۔ کثیر تعداد میں گھوڑے دیے تھے۔ ہوا بھی مسخّر تھی اور بہت سے اختیار دیے گئے تھے۔ ایوّب علیہ السلام کو دشمنوں نے بڑی اذیتیں دی تھیں۔ انھوں نے اللہ سے مدد چاہی۔ اللہ نے فرمایا کہ آپ اپنا پیر زمین پر ماریں تو ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کے لیے جاری ہوگیا۔ اُس کے پانی سے آپ کی تمام تکلیفیں دور ہوگئیں۔ اللہ کے حکم سے آپ نے ہجرت کی اور آپ کے اہل و عیال کو بھی دشمنوں سے بچالیا گیا۔ ابراہیم علیہ السلام، اسحٰق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام وغیرہ اللہ کے پیاروں کا ذکر ہے جو سب اخیار تھے اور وہ سب

جنّت میں اعلیٰ مقامات پر فائز ہوں گے۔ اور سرکشوں کے لیے کتنی دردناک سزائیں ہوں گی۔ اور وہ جہنم میں جا کر بہت پچھتائیں گے۔ اب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے کہ آپ فرما دیں، میں ڈر سنانے والا ہی ہوں اور کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو سب پہ غالب ہے۔ وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان ہر چیز کا رب ہے۔ وہی قیامت کی خبر رکھتا ہے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت آدمؑ اور فرشتوں کے باب میں جو بحث تھی اس کی کوئی خبر پہلے نہ تھی۔ تمھارے رب نے فرشتوں سے فرمایا تھا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کروں گا، پھر جب میں اُسے بنا کر اپنی طرف کی روح اُس میں پھونک دوں تو تم سب اُسے سجدہ کرنا۔ تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔ لیکن ابلیس نے نہیں کیا اور غرور کیا یہ کہہ کر کہ میں اس انسان سے بہتر ہوں کہ مجھے آگ سے بنایا گیا ہے۔ اللہ پاک نے اسے جنّت سے نکال دیا اور قیامت تک کے لیے اس پر لعنت کی گئی پھر اُس نے کہا کہ میں ضرور ان سب انسانوں کو گمراہ کروں گا سوائے اُن کے جو تیرے چُنے ہوئے بندے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ تجھے اور تیرے تابعین کو جہنم میں بھر دوں گا۔ اور یہ قرآن سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہے اور ضرور ایک وقت کے بعد تم کو اس کی صحیح خبر ہو گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(٣٩)

سورۃ الزُّمَر

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۷۵ آیتیں اور ۸ رکوع ہیں۔

یہ قرآن، عزت اور حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ حق ہے، پس خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو کہ اللہ کی بندگی ہی خالص دین ہے اور جو لوگ اللہ کے علاوہ دوسرے معبودوں کو پوجتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو ان معبودوں کو اللہ کے قریب پہنچنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں، یہ بات بالکل غلط ہے۔ کوئی بت یا معبود ایسا نہیں جو اللہ سے نزدیک کر دینے والا ہو اور اللہ کی کوئی اولاد نہیں جیسا کہ وہ لوگ کہا کرتے ہیں۔ اللہ ان چیزوں سے پاک ہے۔ اللہ ہی نے آسمانوں کو اور زمین کو بنایا، دن رات بنائے۔ سورج اور چاند کو کام پر لگایا، تم لوگوں کو ایک جان سے پیدا کیا۔ چوپائے بنائے اور یہ سب اللہ کی بادشاہی ہے اور اگر تم ناشکری کروگے تو اللہ تم سے بے نیاز ہے۔ البتہ اگر شکر کروگے تو اسے شکر پسند ہے۔ اور کوئی شخص دوسرے شخص کا بوجھ نہیں اٹھائیگا اور اللہ تم کو بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے۔ اور انسان کی یہ حالت ہے کہ جب اُسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اللہ کو پکارتا ہے اور جب وہ کوئی نعمت حاصل کرتا ہے تو پھر اللہ کو بھول جاتا ہے اور دوسرے معبودوں کی طرف

مائل ہوجاتا ہے۔ رات کو عبادت کرنے والے اور آخرت سے
ڈرنے والے لوگ، نافرمانوں جیسے نہیں ہیں اور اللہ کو جاننے والے
نہ جاننے والوں کی طرح نہیں ہیں۔ اے میرے محبوب (صلی اللہ
علیہ وسلم) آپ فرمادیں کہ اللہ سے ڈرنے والوں اور نیکی کرنے
والوں کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت میں صابروں
کو بھرپور ثواب دیا جائے گا۔ آپ فرمادیں کہ مجھے حکم ہے کہ میں
اللہ کی عبادت خلوص کے ساتھ کروں، سب سے پہلے اُس کے
آگے گردن رکھ دوں، اگر کوئی غلطی ہوجائے تو اُس سے ڈروں
اور اُس کا مخلص بندہ بنوں، اب تم لوگ اس کے سوا کسی کو پوجنا
چاہتے ہو تو پوجتے رہو اور تم جیسے لوگ ہی گھاٹے میں رہیں گے اور
دوزخ کی آگ میں ڈالے جائیں گے۔ لیکن جو لوگ شیطان کی
پوجا سے بچے اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے تو اُن کے لیے خوشخبری
ہے کہ وہ اللہ کی راہ پر چلتے ہیں۔ اُن کے لیے جنّت میں اعلیٰ سے
اعلیٰ مقامات ہوں گے اور اللہ کا وعدہ سچّا ہے۔ اللہ کی قدرت
کو دیکھو کہ بارش ہوتی ہے تو کئی قسم کی کھیتی ہوتی ہے لیکن سرسبز و
شاداب ہونے کے بعد بھی اللہ چاہے تو تباہ کر دیتا ہے، اسی
طرح سمجھ والوں کے لیے سبق حاصل ہوسکتا ہے۔ اور اللہ نے
جس شخص کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا ہے اُس کے مقابلے میں
اس کافر و منکر کی کیا حیثیت ہے جس کا دل، اللہ کی طرف سے
سخت ہو چکا ہے۔ اس قرآن کو سن کر بدن میں رونگٹے کھڑے
ہو جاتے ہیں اور دل میں رقّت پیدا ہوتی ہے۔ یہی صحیح راہ
ہے جو اللہ ہی کے فضل سے دکھائی دیتی ہے اور جس شخص کو یہ
ہدایت حاصل نہیں اس کے لیے عذاب ہی عذاب ہے۔ ایسے

گمراہ پہلے بھی تھے تو اُن پر عذاب آیا، دنیا میں بھی رسوا ہوئے اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہوگا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے مثالیں دی ہیں تاکہ وہ سمجھ سکیں اور قرآن عربی میں ہے جس میں مطلق کوئی تناقض نہیں ہے۔ کئی بدخو مالکوں کا غلام اور ایک مالک کا غلام ایک جیسا نہیں ہوسکتا۔ یعنی مشرک اور ایمان دار برابر نہیں ہوسکتے۔ اور قیامت میں تم جھگڑو گے کہ کون صحیح راہ پر تھا اور کون نہیں تھا۔ پس اُس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور حق کو جھٹلائے۔ ایسے شخص کے لیے جہنم ہی ٹھکانا ہے لیکن جس شخص نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کی لائی ہوئی کتاب کی تصدیق کی وہ متقی ہے اور ایسے لوگوں کے لیے وہ سب کچھ اللہ کے یہاں ہے جو وہ چاہیں۔ اور کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟ اگر کافر لوگ آپؐ کو غیر اللہ سے ڈراتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لیے گمراہی ہی گمراہی ہے اور اللہ ضرور آپ کے دشمنوں سے بدلہ لے گا۔ آپ فرمادیں کہ مجھ پر اگر تکلیف آئے تو تمھارے معبود اس تکلیف کو دُور نہیں کرسکتے اور اگر اللہ مجھے اپنی رحمت سے نوازے تب بھی تمھارے معبود اسے روک نہیں سکتے۔ اور اللہ میرے لیے کافی ہے اور آپ ان کافروں سے یہ بھی فرمادیں کہ جو کچھ تمھیں کرنا ہے کرلو، میں تو اپنا کام (رسالت) کرتا ہی رہوں گا۔ اور تمھیں خود ہی معلوم ہوجائے گا کہ کون رسوا ہوتا ہے۔ اور یہ کتاب حق کے ساتھ اتاری گئی ہے تو جو شخص ہدایت حاصل کرتا ہے وہ اُسی کے لیے ہے اور جو گمراہی میں پڑا ہوا ہے وہ بھی اُسی کے لیے ہے۔ موت بھی اللہ کے اختیار میں ہے، کافروں کے معبود تو کسی طرح کی کوئی قدرت نہیں رکھتے اور اللہ تو ہر قدرت اور حکومت رکھتا ہے۔ کفّار کا یہ حال

ہے کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو وہ تنگدل اور پریشان ہو جاتے ہیں
اور جب دوسرے معبودوں کا ذکر آتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔
حالانکہ صرف اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور
ہر پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ اور کافروں کو پوری دنیا
کا مال و متاع بھی عذاب سے نجات نہیں دلا سکتا۔ انسان کا حال
تو یہ ہے کہ جب اُسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اللہ کو پکارتا ہے
اور جب کوئی نعمت دی جاتی ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ وہ تو مجھے ایک
علم کی بدولت ملی ہے اور وہ یہ نہیں جانتا کہ وہ ایک آزمائش ہے۔
پہلے کے لوگ بھی اسی طرح کہا کرتے تھے۔ آخر اُن کا کمایا کچھ کام نہ
آیا۔ اور اللہ ہی کے اختیار میں رزق کی کشادگی یا تنگی ہے۔ اور
وہی تمام گناہوں کو بھی بخش دے گا (اگر اس سے رجوع کرو)
اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے۔ بس اُس کے آگے
گردن رکھ دو اور قرآن جیسی احسن چیز کی پیروی کرو۔ قبل اس
کے کہ تم پہ اچانک عذاب آجائے اور تم اس وقت افسوس کرو۔ اور
قیامت کے دن، اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کے مُنہ کالے ہوں گے
اور وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا
اور مُختار ہے اور اُسی کے پاس آسمانوں اور زمین کی کُنجیاں ہیں۔
تو اے جاہلو، تم اللہ کے سوا دوسرے فضول معبودوں کی پوجا کے
لیے کیوں کہتے ہو؟۔ قیامت کے دن زمین اور آسمانوں کو سمیٹ
دیا جائے گا اور پہلے صُور کی آواز سے سب بے ہوش ہو جائیں گے
اور دوبارہ صُور کی آواز سے سب اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ ایک نئی
زمین ہو گی جو اللہ کے نور سے جگمگا اُٹھے گی، پھر اعمال کی کتاب
رکھی جائے گی، انبیاء علیہم السلام لائے جائیں گے اور سچا فیصلہ

ہو گا اور جس شخص نے جو کچھ کیا ہے اُس کا بدلہ اُسے ملے گا۔ اور کفّار ہانکے جائیں گے جہنم کی طرف تو اُس کے داروغہ اُن سے پوچھیں گے کہ کیا تمھارے پاس رسول نہیں آتے تھے جو تمھیں آیتیں سناتے اور آج کے دن سے ڈراتے؟ وہ کہیں گے کہ بے شک آتے تھے، پھر وہ جہنّم میں جھونک دیے جائیں گے۔ لیکن جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں وہ جب جنّت کے دروازے پہنچیں گے تو اُس کے داروغہ اُن کو سلام کر کے پیشوائی کریں گے اور جنّت میں ہمیشہ کے لیے داخل کریں گے۔ وہ لوگ اللہ کا شکر ادا کریں گے اور عرش کے آس پاس تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ وہ اُس کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کرتے ہیں۔ اللہ سب کے لیے سچّا فیصلہ دے گا اور سب حمد اُسی کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المؤمن

یہ سورت مکی ہے۔ اس میں ۸۵ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں۔
یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا، علم والا، گناہ کو بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب کرنے والا، بڑے انعام والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے۔ اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرنے والے کفار ہیں اور ان کا صحت و سلامتی کے ساتھ شہروں میں پھرنا تم کو دھوکا نہ دے۔ وہ لوگ اور ان جیسے لوگ نوح علیہ السلام اور دیگر رسولوں کو بھی جھٹلاتے تھے، آخر ان کی پکڑ ہوئی اور ہوگی اور وہ لوگ دوزخی ہیں۔ اللہ کے فرشتے عرش کا طواف کرتے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرتے ہیں اور خود بھی ایمان والے ہیں اور ایمان والوں کے لیے مغفرت مانگتے ہیں، وہ ان کے لیے جنت مانگتے ہیں اور ان کے اسلاف و اخلاف کے لیے بھی۔ اور وہ قیامت کی پکڑ سے بھی اُن کے لیے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ قیامت میں کافروں سے اللہ پاک بہت بیزار ہو گا۔ کفار کہیں گے کہ اے ہمارے رب، تونے ہم کو دو بار مردہ اور زندہ کیا، کیا اب اس آگ سے بھی نکلنے کی کوئی سبیل ہو سکتی ہے؟ اللہ کی طرف سے مطلق ایسی کوئی سبیل نہ ہوگی اور ان کو یاد دلایا جائے گا کہ اللہ کو اُس کی بکثرت نشانیوں کے باوجود وہ لوگ کس طرح جھٹلاتے تھے حالانکہ

وہ بہت بلند درجے دینے والا ہے، جان ڈالنے والا ہے اور قیامت کے وقت ہر ظاہر اور پوشیدہ چیز اس کے سامنے پیش ہوگی۔ اُس دن صرف اللہ کی بادشاہت ہوگی، وہ اللہ جو ایک ہے اور سب پر غالب ہے۔ اس دن کسی پر ظلم نہ ہوگا۔ وہ بہت سخت دن ہوگا اور ظالموں کے لیے کوئی سفارشی نہ ہوگا۔ اور جھوٹے معبودوں میں کچھ فیصلے کی صلاحیت نہ ہوگی۔ پہلے کے لوگ جو قوت اور ملکیت والے تھے اللہ کی گرفت سے نہ بچ سکے۔ انھوں نے اللہ کے رسولوں کو جھٹلایا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کو بھی فرعون، ہامان اور قارون نے جھٹلایا تھا اور اُن کو جادوگر کہا تھا۔ فرعون نے ایمان والوں کے بچّوں کو قتل کرنے اور عورتوں کو زندہ چھوڑنے کا حکم دیا تھا۔ اور وہ موسیٰ علیہ السلام کو بھی دین کی تبلیغ کی وجہ سے قتل کرنا چاہتا تھا۔ البتہ اُس کے لوگوں میں سے ایک شخص مسلمان ہوگیا تھا جس نے فرعون سے صاف کہا تھا کہ تو ایسے شخص کو کیوں قتل کرنا ہے جو اللہ کو مانتا ہے۔ اگر وہ غلط بات کرتا ہے تو اُس کا وبال اُس پر ہوگا اور اگر وہ سچ کہتا ہے تو تجھ پر عذاب آئے گا اور مجھے تو خوف ہے کہ اس قوم پر بھی اسی طرح کا عذاب آنے والا ہے جیسا کہ نوح علیہ السلام پر یا عاد وثمود پر آیا تھا۔ یوسف علیہ السلام بھی اللہ کی روشن نشانیاں لائے تھے لیکن اُن پر شک کیا گیا اور یہ بات بھی گڑھی گئی کہ اب کوئی رسول نہ آئے گا، یہ بات اس لیے گڑھی گئی کہ آیندہ جو رسول آئیں انھیں بھی جھٹلایا جائے۔ تو اللہ ایسے متکبّر اور سرکش لوگوں کے دلوں پر مہر کر دیتا ہے۔ اور فرعون نے فریب کاری کے لیے اپنے وزیر ہامان سے کہا تھا کہ میرا محل بہت اونچا بنا دو تاکہ موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں۔ آخر فرعون کا فریب مٹنے والا ہی تھا۔ فرعون کی قوم کے اُس مردِ مومن نے

قوم کی اصلاح کرنی چاہی، اُس کو جنّت کی بشارت بھی دینی چاہی، عذاب سے بچانے کی کوشش کی اور اللہ سے بہت ڈرانا چاہا لیکن وہ لوگ ایمان نہ لائے اور اللہ نے اُس مردِ مومن کو بچالیا اور فرعون والوں کو عذاب نے آگھیرا اور وہ لوگ آخرت میں بھی سخت عذاب میں ہوں گے۔ اور کسی طرح وہ عذاب کم نہ ہوگا۔ اور بے شک اللہ اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی اس دنیا میں اور آخرت میں مدد فرمانے والا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو ہدایت حاصل تھی اور قوم بنی اسرائیل کو توریت عطا ہوئی تھی اور اے محبوب، (صلی اللہ علیہ وسلّم) آپ صبر کریں، اللہ کو صبح وشام یاد کریں اور اللہ کا وعدہ (کہ آپ کا دین غالب ہوگا) ضرور سچّا ہو کر رہے گا۔ بے شک جو لوگ اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں تو وہ متکبّر ہیں، اللہ سب سُنتا دیکھتا ہے۔ اور بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق، انسان کی تخلیق سے بہت عظیم ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ اور اللہ اپنے پکارنے والوں کی سُنتا ہے اور تکبّر کرنے والوں کو جہنم میں داخل کرے گا۔ اللہ ہی نے تمھارے آرام کے لیے رات بنائی اور کام کے لیے دن بنایا وہ بڑا فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔ وہ ہر چیز کا خالق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی نے زمین کو قرارگاہ اور آسمان کو اس کی چھت بنایا، اسی نے کیسی اچھی اچھی صورتیں بنائیں اور کیسی پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں، وہی بڑی برکت والا، سارے جہانوں کا رب ہے۔ سب تعریف اسی کو زیبا ہے۔ آپؐ فرمادیں کہ میں اُن معبودوں کو نہیں پوجوں گا جنھیں تم پوجتے ہو۔ میرا رب وہ ہے جس نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا، پھر پانی اور خون سے تم کو بچہ بنا کر نکالا، تم کو جوان اور پھر بوڑھا بنایا، کسی کو پہلے ہی اٹھا

لیا جاتا ہے ۔ البتہ وہی جلاتا اور مارتا ہے اور وہ تو حکم دیتا ہے
کہ فلاں چیز ہو جا، بس وہ ہو جاتی ہے۔ کیا تم نے اللہ کی آیتوں اور
کتابوں کو جھٹلانے والوں کا انجام نہیں دیکھا (یعنی دیکھوگے) کہ
اُن کی گردنوں میں طوق اور پیروں میں زنجیریں ہوں گی اور آگ
میں دہکائے جائیں گے ۔ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور ہم نے بہت
سے رسول پہلے بھیجے ہیں جن میں سے کسی کا احوال ہم نے بتایا ہے
اور کسی کا نہیں بتایا۔ اور کوئی رسول بغیر حکم خدا کے، کوئی نشانی
لے کر نہیں آتا۔ اللہ ہی نے تمھاری سواری کے لیے اور گوشت کھانے
کے لیے چوپائے بنائے کشتیاں چلائیں اور بھی فائدے پہنچائے کتنی
قومیں آئیں جو قوت اور شوکت میں زیادہ تھیں، وہ لوگ اپنے
دنیوی علم پہ ناز کرتے تھے اور دین کا مذاق اڑاتے تھے لیکن جب
یکایک عذاب آیا تو اس وقت وہ ایمان لانا چاہتے تھے ۔ لیکن ایسے
وقت کا ایمان کوئی نفع نہیں دیتا ۔ اللہ کا دستور ہے کہ ایسا ایمان
مقبول نہیں اور کفار گھاٹے میں رہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ حٰمٓ سجدہ

سورہ حٰمٓ سجدہ۔ اس سورۃ کا نام سورۃ فُصِّلَتْ، سورۃ سجدہ اور سورۃ مصابیح بھی ہے۔ یہ مکّی ہے۔ اس میں چوّن آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

یہ بہت بڑے رحم والے مہربان کا قرآن ہے جس کی آیتیں احکام و امثال وغیرہ کے بیان میں مفصّل فرمائی گئی ہیں، عربی میں ہیں، عقل والوں کے لیے ہیں اور خوش خبری اور ڈر سنانے والے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اُسے پہنچاتے ہیں لیکن کفّار کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے دین پر قائم رہیں گے۔ لیکن آپ فرما دیں کہ انسان ہونے میں تو میں بھی تم جیسا ہوں لیکن میرے پاس وحی آتی ہے کہ تم سب کا اللہ ایک ہے جس کی اطاعت کرو اور اُس سے معافی مانگو۔ ورنہ مشرکوں کے لیے خرابی ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے بلکہ اُس سے روکتے ہیں اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔ آپ فرما دیں کہ اُس اللہ نے دو دن میں زمین بنائی ہے۔ کیا تم ایسی قدرت والے کے منکر ہو اور سارے جہانوں کے رب سے شرک کرتے ہو۔ اُس نے دریا نہریں، پہاڑ، درخت وغیرہ اور روزیاں وغیرہ بھی دو دن میں بنا دیں۔ پھر سات آسمان بھی دو دن میں پورے کر دیے اور نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا۔

ایسا بتانے پر بھی وہ لوگ ایمان نہ لائیں تو آپ فرمادیں کہ میں تمھیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے جیسی کہ عاد و ثمود قوموں پر آئی تھی کہ وہ لوگ اپنے رسولوں کو نہیں مانتے تھے اور اللہ کے منکر تھے۔ لیکن جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور جو اللہ سے ڈرتے تھے انھیں اُس عذاب سے بچالیا۔ اور حشر کے دن سب کفّار (جو اللہ کے دشمن ہیں) جمع کیے جائیں گے اور اُن کے کان، آنکھوں اور کھالوں سے اُن کے کیے کی گواہی مہیّا کی جائے گی اور وہ لوگ تو سمجھتے تھے کہ اللہ ہمارے اعمال کو نہیں جانتا۔ وہاں اُن کے لیے دوزخ ہی ٹھکانا ہے جس سے وہ رہائی حاصل نہیں کر سکتے اور کفّار یہاں یہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن مت سنو اور شور مچاؤ تاکہ اس کی آیتیں لوگ نہ سن سکیں۔ اُن کی اس ہٹ دھرمی سے اُن کو سخت عذاب بھگتنا ہوگا اور وہ ہمیشہ اُسی میں رہیں گے۔ اور وہ لوگ جہنم میں اللہ سے کہیں گے کہ اُن لوگوں کو ہمارے پاس پہنچا دے جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تاکہ ہم اُنھیں اپنے پاؤں تلے ڈالیں۔ البتہ ایمان والے جو ایمان پر قائم ہیں اُن کے لیے رحمت کے فرشتے آتے ہیں جو انھیں تسلّی دیتے ہیں اور خوش خبری سناتے ہیں اور جنت میں جو کچھ بھی اُن کا جی چاہے گا اس کے ملنے کی بھی بشارت دیتے ہیں کیوں کہ وہاں تو اللہ ہی ان سب کا میزان ہوگا۔ اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔ برائی کو نیکی سے ٹالنا چاہیے تاکہ دشمن بھی دوست بن جائیں اور یہ نعمت صابروں اور بڑے نصیب والے ہی کو حاصل ہوتی ہے۔ اور شیطان اگر برائیوں کے لیے آمادہ کرتا ہے تو اللہ کی پناہ بھی مانگنی چاہیے۔ اللہ کی نشانیوں

میں سے رات دن اور سورج چاند ہیں۔ سورج چاند کو سجدہ
نہ کرو بلکہ اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا۔ اور اللہ کے
فرشتے رات دن اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں اور اکتاتے نہیں ہیں۔ اللہ
کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ ایک بے قدر زمین، بارش سے
تروتازہ ہو جاتی ہے، اسی طرح انسان بھی مرنے کے بعد زندہ کر دیا
جائے گا اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ بے شک اللہ کی آیتوں
سے اعراض کرنے والے دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور اللہ
تمھارے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ یہ کتاب بڑی عزت والی ہے
جس میں باطل کے لیے کوئی راہ نہیں۔ یہ قرآن اگر عجمی زبان
میں نازل کیا جاتا تو کفار کہتے کہ یہ کیا بات ہوئی کہ رسول تو عربی
ہیں اور کتاب عجمی ہے۔ آپؐ فرما دیں کہ یہ قرآن ایمان والوں
کے لیے ہدایت اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے وہ اسے
کیا سمجھیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام پر جو کتاب نازل ہوئی تو اس میں
بھی لوگوں نے اختلاف کیا۔ اور اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ قیامت
کا علم صرف اللہ کو ہے اور ہر چیز کا علم اسی کو ہے۔ اور قیامت
میں مشرکین جب عذاب دیکھیں گے تو اس وقت وہ اپنے معبودوں
سے بری ہونے کا اظہار کریں گے لیکن وہاں عذاب سے بھاگنے کی
کوئی جگہ نہیں ہے۔ انسان تو ایسا ہے کہ اس کو بھلائی پہنچتی ہے
تو وہ اس سے نہیں اکتاتا لیکن کوئی برائی پہنچتی ہے تو آس توڑ دیتا
ہے اور اگر تکلیف کے بعد اسے راحت پہنچتی ہے تو وہ اسے اپنا حق
سمجھتا ہے اور قیامت میں کافروں کو ضرور عذاب سخت ہوگا۔ انسان
کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جب ہم اس پر کوئی انعام کرتے ہیں
تو وہ اعراض کرتا ہے اور یاد الٰہی سے دور ہو جاتا ہے اور جب

اُسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوب دعائیں کرتا ہے اور گڑگڑاتا رہتا ہے۔ یہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہے اور اُس کے منکر بڑے گمراہ ہیں۔ اور آفاق کی ہر چیز اور خود انسان کی ہستیوں میں اللہ کی آیتیں موجود ہیں اور کوئی چیز اللہ کے احاطۂ علمی سے باہر نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴۲)

سورۃ الشوریٰ

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۵۳ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں۔
اللہ، عزت وحکمت والا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی فرماتا ہے جس طرح اگلوں کی طرف وحی فرمائی ہے۔ اُسی کا سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ بڑی عظمت اور بزرگ شان والا ہے کہ جس کے آگے آسمان بھی اوپر سے شق ہو سکتے ہیں اور فرشتے اُس کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں اور زمین والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ اور جنھوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا لیے ہیں وہ سب اللہ کی نگاہ میں ہیں۔ اور آپ اُن کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ یہ قرآن عربی میں ہے تاکہ پہلے مکّہ والے اور اس کے ارد گرد کے لوگ ایمان لا سکیں اور قیامت یقینی ہوگی۔ اللہ چاہے تو سب کو ایمان عطا فرما دے اور ایک ہی دین پر قائم فرما دے۔

لیکن یہ اُس کی مرضی ہے جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کر دے۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور مُردے بھی جِلائے گا۔ دین کے معاملے میں جو کفّار تم سے اختلاف کرتے ہیں تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔ وہ اللہ جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، تمھارے اور چوپایوں کے جوڑے بنانے والا ہے، اُسی کے پاس ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں، وہی رزق کی کشادگی اور تنگی کرتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اُسی نے آپؐ کے پاس وحی بھیجی جیسی کہ نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو بھیجی تھی تاکہ اللہ کی توحید قائم رہے اور اختلاف پیدا نہ ہو۔ مُشرکین کو کتنا گراں گزرتا ہے کہ آپ اللہ کی طرف بُلاتے ہیں اور اللہ ہی ہدایت دے سکتا ہے۔ کفّار نے حسد کی وجہ سے دین میں اختلاف کیا اور یہود و نصاریٰ شک میں مُبتلا ہیں۔ آپ ثابت قدم رہیں اور اُن لوگوں کی پروا نہ کریں۔ اور اللہ کے سامنے سب کو پیش ہونا ہے۔ اور وہ لوگ اگر مسلمانوں کو ورغلاتے ہیں تو اُن لوگوں کے لیے سخت عذاب ہے، اللہ ہی نے حق کی کتاب نازل کی ہے اور انصاف کی ترازو بھی۔ اور قیامت ضرور آئے گی اور اللہ اپنے بندوں پر بے شمار احسانات کرتا ہے اور جسے چاہے روزی دیتا ہے۔ اللہ اُن کی آخرت کی کھیتی بڑھا دیتا ہے جو اُس کی آرزو کرتے ہیں لیکن جو لوگ دنیا چاہتے ہیں اُنھیں اس میں سے کچھ دیدیا جاتا ہے اور آخرت میں اُن کے لیے کچھ نہیں۔ وہ کفّار جو دینِ خداوندی کو چھوڑ کر دوسرے دین کو اختیار کرتے ہیں وہ قیامت کے دن دردناک عذاب میں پکڑے جائیں گے لیکن ایمان اور عملِ صالح والے لوگ جنّت کی پھلواریوں میں ہوں گے اور اللہ کے فضل سے اُنھیں وہ سب کچھ ملے گا جو

وہ چاہتے ہیں۔ یہ چیز ایمان اور عملِ صالح والوں کے لیے بڑی خوشخبری ہے اور آپؐ یا آپ کے اقربا اس دین کی تبلیغ کے سلسلے میں کچھ اجرت نہیں مانگتے۔ اللہ ہی باطل کو مٹانے والا اور حق کو ثابت کرنے والا ہے۔ وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، گناہوں کو درگزر فرماتا ہے، وہ سب کے اعمال و افعال کو جانتا ہے اور ایمان و عمل صالح والوں کی دعاؤں کو بھی قبول کرتا ہے۔ اللہ ہی رزق اتارتا ہے جتنا وہ چاہے۔ اگر بہت زیادہ رزق اتارتا تو لوگ زمین پر فساد پھیلاتے۔ وہی بارش کرتا ہے جبکہ لوگ نا امید ہوتے ہیں اور وہی رحمت پھیلاتا ہے۔ اُسی نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اس میں چلنے والوں کو بھی۔ اور وہی قیامت میں سب کو جمع کرے گا۔ لوگوں کو جو مصیبت آتی ہے وہ انھی کے کرتوت کی وجہ سے ہے اور اللہ کے مقابلے میں تمھارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہو سکتا۔ اللہ کو پہچاننے کے لیے دریا میں بڑی بڑی کشتیاں ہیں کہ اللہ نہ چاہے تو وہ نہیں چل سکتیں۔ وہ انھیں غرق بھی کر سکتا ہے اور ہماری آیتوں سے جھگڑنے والوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ دنیوی مال و اسبابِ دنیا کی زندگی کے لیے ہے اور آخرت میں کام دینے والی وہ نیکیاں ہیں جو ایمان والوں اور اللہ پر بھروسا کرنے والوں کو حاصل ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں بچتے ہیں، جب غصہ آجائے تو معاف کر دیتے ہیں، وہ اللہ کا حکم مانتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، آپس میں مشورہ کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوتے میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور اُن پر جب کوئی ظلم کرے تو انصاف سے کام لیتے ہیں معاف کرنے والے کا اجر اللہ کے یہاں ہے اور اگر کسی نے اپنی مظلومی

پر بدلہ لیا، تو کوئی مواخذہ نہیں۔ اور بے شک صبر کرنا اور معاف کر دینا بڑی ہمت کے کام ہیں۔ اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو پھر اُس کا کوئی رفیق نہیں اور ظالموں کو قیامت میں عذاب سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں، ایسے لوگ ذلّت وخوف کی وجہ سے دُزدیدہ نگاہوں سے دیکھیں گے اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔ قیامت آنے والی ہے اُس دن کوئی پناہ نہ ہوگی اور اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر کفار نہیں مانتے تو آپ کو اُن پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ انسان کی حالت تو یہ ہے کہ اگر اُسے کوئی نعمت حاصل ہوتی ہے تو وہ خوش ہو جاتا ہے لیکن، اگر کوئی (تکلیف) بُرائی پہنچتی ہے تو وہ دراصل اُسی کے کرتوت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اللہ ہی کا سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہی جسے چاہے بیٹیاں دے، جسے چاہے بیٹے دے۔ یا دونوں دیدے یا عورت کو بانجھ کر دے۔ اللہ کسی بندے سے بات نہیں کرتا مگر وحی کے طور پر یا پسِ پردہ یا کوئی فرشتہ ہو جو اللہ کی طرف سے ہو۔ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ پر وحی بھیجی ایسی کہ اس کے حالات سے آپ پہلے واقف نہ تھے۔ اور آپؐ تو سیدھی راہ بتاتے ہیں یعنی اللہ کی راہ۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور تمام اُمور اُسی کی طرح پھریں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الزخرف

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۸۹ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں۔
یہ روشن کتاب عربی میں ہے تاکہ تم سمجھو اور بےشک لوح محفوظ میں سے ہے۔ لوگ اگر کفر میں حد سے زیادہ بڑھے ہوئے ہیں تب بھی اللہ اس قرآن کا نزول جاری رکھے گا اور پہلے بھی کتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے لیکن لوگ اُن کی ہنسی اُڑاتے رہے اور کتنے لوگ ہلاک کر دیے گئے حالانکہ وہ ہر طرح کا زور اور قوّت رکھتے تھے۔ اور اگر آپؐ اُن مشرکین سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ عزّت والے علم والے نے بنائے۔ وہ جس نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا بنایا، اُس میں راستے بنائے اور جس نے بارش کی اس نے جوڑے بنائے۔ کشتیاں، چوپائے، سواریاں وغیرہ بنائیں کہ جب تم اُن پر بیٹھو تو اللہ کا شکر ادا کرو جس نے اُن کو تمھارے بس میں کر دیا، یہ سب ہوتے ہوئے کفّار نے اللہ کو نہ مانا اور بے شک انسان بڑا ناشکرا ہے۔ کافروں نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہا، حالانکہ بیٹی اگر اُن کے یہاں پیدا ہوتی ہے تو انھیں ناگوار ہوتا ہے اور کیا وہ لوگ فرشتوں کی پیدائش کے وقت موجود تھے کہ وہ اُنھیں بیٹیاں سمجھتے ہیں؟ اللہ نے جب کبھی کسی جگہ کسی

پیغمبر کو بھیجا تو وہاں بھی اسی طرح کی باتیں ہوئیں اور اُنھوں نے اپنے باپ دادا کے دین کو نہیں چھوڑنا چاہا اور نبیؑ کے دین کو اختیار نہیں کیا، پھر اللہ نے اُن کا انجام بُرا بنایا۔ ابراہیم علیہ السلام نے بھی اپنے باپ اور اپنی قوم کو راہِ حق دکھلانے کی کوشش کی تھی تو اللہ نے اُن کی نسل میں بھی توحید کے داعیوں کو قائم رکھا لیکن کافروں نے سہولت اور مہلت کے باوجود حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا اور اُن کو جادوگر سمجھا۔ بلکہ یہ کہا کہ یہ قرآن مکّہ اور طائف کے امیروں پر نازل ہونا تھا۔ اللہ جسے چاہے دنیا کی جتنی دولت دے لیکن نبوّت اور اللہ کی رحمت بہت بڑی چیز ہے اور اُس مال سے افضل ہے جو کفّار جمع کرتے ہیں۔ سونے چاندی اور دنیا کی آرائشیں محض آزمائش ہیں اور وہ دنیوی زندگی کے لیے ہیں لیکن آخرت کی راحتیں پرہیز گاروں کے لیے ہیں۔ اور جو شخص اللہ کی یاد سے غافل ہے تو اُس پر ایک شیطان متعیّن کر دیا جاتا ہے جو اُس کے ساتھ رہتا ہے اور بے شک شیاطین ہی راہِ راست سے روکتے ہیں لیکن قیامت میں کافر کہے گا کہ کاش یہ شیاطین مجھ سے دُور دُور رہتے اور اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان اندھوں اور بہروں کو کیا راہ دکھائیں گے؟ یہ تو کھلی گمراہی میں ہیں۔ آپ اس قرآن کو مضبوطی سے پکڑے رہیے، آپ ہی صراطِ مستقیم پر قائم ہیں۔ اور کسی رسول نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کو خدا نہیں کہا۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی فرعون اور اُس کے سرداروں کو سارے جہانوں کے مالک کا پیام پہنچایا تو وہ لوگ ہنسنے لگے۔ پھر جب اُن لوگوں پر عذاب آیا تو موسیٰ علیہ السلام سے دعا کیلیے گزارش کی لیکن جب وہ مصیبت

ٹل گئی تو وہ لوگ پھر منکر ہو گئے۔ فرعون نے اپنی قوم سے اپنی حکومت اور اپنے محل کے نیچے سے بہتی ہوئی نہروں کو یاد دلایا یعنی اپنی شان وشوکت کا ذکر کیا کہ اُس کے مقابلے میں موسیٰؑ دنیوی مال و دولت نہ رکھتے تھے اور اُن کی زبان بھی صاف نہیں تھی۔ فرعون کی قوم اُس کے باتوں میں آگئی اور اُس کی اطاعت کرنے لگی۔ لیکن پھر اُن کا انجام بُرا ہوا۔ وہ غرق کر دیے گئے اور بعد والوں کے لیے ایک کہاوت بن گئے۔ اور کُفّار تو عیسٰی علیہ السلام کی مثال سن کر بھی ہنستے ہیں۔ اللہ نے عیسٰی علیہ السلام کو نبوّت دی اور اُن کی تخلیق سے بنی اسرائیل کو تعجب میں ڈال دیا۔ اور وہ قیامت کے قریب اتریں گے۔ اور وہ جب نبی بن کر اپنی قوم کے پاس تشریف لائے تو حکمت بیان کی اور توریت میں اُن لوگوں کے اختلافات کو دور کرنا چاہا اور اللہ کی اطاعت کا حکم دیا۔ لیکن اُن لوگوں نے بعد میں اختلافات پیدا کر دیے تو ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ لیکن اللہ کے ماننے والوں کے لیے کوئی خوف و غم نہیں ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو جنّت میں داخل ہوں گے اور اُن کی بیویاں بھی۔ اور اُن سب کو ہر طرح کا آرام ہوگا اور اُنھیں وہ سب میسّر ہوگا جو وہ چاہیں اور جس سے اُن کی آنکھوں کو راحت پہنچے۔ لیکن کافروں پر ایسا عذاب ہوگا جو کبھی ہلکا نہ ہوگا۔ اُن پر ظلم نہ ہوگا۔ ظالم تو وہ خود ہی ہیں اور اللہ کے فرشتے اُن کے اعمال لکھ لیتے ہیں۔ اللہ کی کوئی اولاد نہیں۔ اگر ہوتی تو اُس کو بھی پُوجا جاتا۔ پاکی ہے اللہ کو جو آسمانوں، زمین اور عرش سبھی کا رب ہے اور وہی ایک خدا ہے آسمان والوں کا اور زمین والوں کا بھی۔ اُسی کی حکومت ہر جگہ ہے وہی قیامت کا علم رکھتا ہے اور اُسی کی طرف جانا ہوگا اور اُس کے یہاں کسی کی شفاعت کام نہیں

نہیں آئے گی سوائے اُن کی جو حق کی گواہی دیں۔ اور اللہ کی معرفت والے ہوں۔ یہ کفار اللہ کو خالق تو سمجھتے ہیں لیکن پھر بھی اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔ تو اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اُن کو چھوڑ دیں، انھیں سب پتا چل جائے گا جب وہ اپنا انجام دیکھیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴۴)

سورۃ الدخان

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۵۹ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

قسم ہے اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں نازل کیا۔ اس رات میں سال بھر کا کام (جو حکمت کے مطابق ہو) تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اللہ ڈر سنانے والا (وحی) بھیجنے والا، سننے جاننے والا اور آسمانوں اور زمین سبھی کا رب ہے۔ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہیں۔ وہی جلاتا ہے مارتا ہے لیکن لوگ شک میں مبتلا ہیں اور ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اُس دن کے منتظر رہیں جب آسمان ایک دھواں ظاہر کرے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ اُس دن وہ لوگ ایمان کے لیے دعا کریں گے لیکن وہ اب کہاں ملے گا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے تو وہ لوگ اُن سے منحرف تھے اور انھیں دیوانہ سمجھتے تھے۔ اُن لوگوں کا عذاب اگر دور بھی کر دیا جائے تب بھی وہ وہی کریں گے جو پہلے کرتے تھے۔ فرعون کے پاس

موسیٰ علیہ السلام ایک معزز رسول آئے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ قوم بنی اسرائیل کو فرعون کے عذاب سے چھٹکارا دلائیں۔ فرعون کو اللہ کی سرکشی سے بچائیں ورنہ قطع تعلق کرلیں۔ آخر اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی قوم کو راتوں رات نکل جانے کا حکم دیا۔ قوم فرعون مختلف عیش و آرام کی زندگی گزارتی تھی۔ لیکن سرکشی کی وجہ سے غرق کی گئی اور اُس کی جگہ دوسری قوم کو وہاں کا وارث بنایا گیا اور اُس قوم فرعون پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین روئی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کے مظالم سے نجات ملی۔ اور اُسے بہت سے انعامات بھی ملے۔ مکّہ کے کفّار بھی سرکش ہیں اور وہ یقین نہیں کرتے کہ وہ دوبارہ پیدا کیے جائیں گے۔ اُن سے زیادہ زور آور قوم تبّع تھی جو سرکشی کی وجہ سے ہلاک کر دی گئی اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو کھیل کے طور پر نہیں بنایا۔ وہ حق کے ساتھ بنائے گئے ہیں اور بے شک فیصلے کا دن جب آئیگا تو کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئے گا سوائے اللہ کی رحمت کے۔ اور اللہ ہی عزّت والا مہربان ہے۔ بے شک زقوم (تھوہڑ) گناہ گاروں کی خوراک ہوگی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹ میں جوش مارے گا، سر کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا اور سخت عذاب ہوگا۔ یہ سب کچھ وہ ہوگا جس پر کفّار یقین نہیں کرتے۔ اُن کے برعکس متّقی لوگ امان کی جگہ ہوں گے، باغوں میں اور چشموں میں ہوں گے، عمدہ ریشمی لباس ہوگا۔ خوبصورت ازواج ہوں گی اور ہر قسم کے پھل مہیّا ہوں گے اور پھر موت نہیں آئے گی۔ اللہ نے ان پر بڑا فضل فرمایا۔ ہم نے قرآن آسان کر دیا ہے تاکہ یہ سب باتیں لوگ سمجھ لیں۔

اور موت کے بعد سب پتا چل جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴۵)

سورۃ الجاثیہ

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۳۷ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں۔

یہ کتاب، عزت وحکمت والے اللہ نے نازل فرمائی ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ تمہاری پیدایش میں اور جان داروں میں یقین والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ رات دن کی تبدیلی، آسمان سے بارش کا آنا زمین کا زندہ ہونا اور ہواؤں کی گردش میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ یہاں ایمان والوں، یقین والوں اور عقل والوں کو خطاب ہے اور جو ایسے نہیں ہیں وہ تو قرآن کو سننا بھی نہیں چاہتے۔ اور وہ لوگ اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان سب کے لیے دردناک اور خواری کا عذاب ہے۔ اور پھر آخرت میں اُن کا کمایا ہوا اور اُن کے جھوٹے معبود کوئی بھی مفید نہ ہوں گے۔ اللہ ہی نے سمندر کو تمھارے بس میں کر دیا کہ اُس میں کشتیاں چلاؤ اور تجارت کرو اور اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین کے اندر کی ہر چیز کو بس میں کرنے کی تم کو صلاحیت بخشی اور اس انعام میں سوچنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مسلمانوں سے فرما دیں کہ وہ اُن کفّار کو درگزر کریں، اللہ اُن کے

اعمال کا بدلہ دے گا اور جو شخص بھلائی کرتا ہے تو اپنے لیے اور جو بُرائی کرتا ہے تو اپنے لیے کرتا ہے۔ اور ہم نے قوم بنی اسرائیل کو کتاب بھی دی، حکمت اور نبوّت بھی دی، اچھّی اچھّی روزیاں بھی دیں اور انھیں اپنے زمانے والوں پر فضیلت بھی دی۔ لیکن انھوں نے آپس کے حسد سے ہماری دی ہوئی وحی سے اختلاف کیا۔ اور اللہ ہی فیصلہ کر دے گا قیامت کے دن۔ اور اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلّم) آپ دین پر قائم ہیں، اُسی پر قائم رہیں اور اللہ، متقین کا دوست ہے۔ اور یہ قرآن، لوگوں کی آنکھیں کھولتا ہے، ہدایت اور رحمت ہے اور بُرائیوں والے لوگ، ایمان اور عمل صالح والوں جیسے نہیں ہو سکتے۔ ہر شخص اپنے کیے کا بدلہ پائے گا اور جن لوگوں نے اپنی خواہش کا اپنا خدا ٹھہرایا اور باوجود علم کے انھوں نے کچھ حاصل نہ کیا، تو گویا اللہ نے اُن کے کان اور دل پر مُہر لگا دی اور اُن کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا وہ لوگ دہریہ ہیں جو کہتے ہیں کہ دہر اور زمانہ ہی ہم کو مارتا ہے اور جب اُن پر قرآن کی روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے لاؤ تو ہم ایمان لے آئیں۔ تو یہ کام صرف اللہ کا ہے جو تمھیں جلاتا یا مارتا ہے۔ اور اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے اور قیامت کے دن باطل والوں ہی کی ہار ہوگی۔ اُس دن ہر دین والے کو اُس کا نامۂ اعمال دکھلایا جائے گا جو برابر لکھا جاتا رہا ہے۔ ایمان اور عمل صالح والے اللہ کی رحمت میں داخل ہوں گے اور کافروں سے فرمایا جائے گا کہ تم پر آیتیں پڑھی جاتی تھیں لیکن تم تکبّر کرتے تھے اور مجرم تھے اور وہ قیامت کے منکر تھے۔ وہ لوگ جہنّم میں ہوں گے اور ان کا کوئی مددگار نہ

ہوگا۔ یہ وہی تھے جنھوں نے ہماری آیتوں کا مذاق اڑایا تھا۔ اور دنیا کی زندگی کے فریب میں تھے۔ پس اللہ ہی کو زیبا ہیں تمام خوبیاں اور وہی آسمانوں، زمین اور تمام جہانوں کا رب ہے۔ اسی کی کبریائی ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت حکمت والا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴۶)

سورۃ الاحقاف

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۳۵ آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

یہ قرآن، عزت و حکمت والے اللہ نے نازل فرمایا ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان کی سب چیزوں کو حق کے ساتھ اور ایک مقررہ معیاد کے لیے پیدا کیا ہے۔ کیا کافروں کے معبود بھی زمین کا کوئی ذرہ یا آسمان کا کوئی حصہ بنا سکتے ہیں اور لے آؤ کوئی کتاب یا علم جس سے یہ بات ثابت ہو سکے۔ اور اس سے زیادہ گمراہی کیا ہو سکتی ہے کہ ایسے معبود پوجے جائیں جو سُن بھی نہیں سکتے اور کافروں کی عبادت کی بھی انھیں خبر نہیں۔ کفار اس قرآن کو جادو کہتے ہیں یا کہتے ہیں کہ یہ یوں ہی بنا لیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اللہ ضرور عقوبت میں گرفتار کر دیتا۔ اسے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیں کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں، میں وحی کا تابع ہوں اور

اور اُس کا ڈر سُنانے والا ہوں۔ تم لوگ قرآن کے منکر ہو لیکن قوم بنی اسرائیل میں سے لوگ اس کی شہادت دیتے ہیں۔ تم نے یہ حیلہ نکالا ہے کہ غریب لوگ اس قرآن کو ماننے والے ہیں۔ حالانکہ یہ وہ کتاب ہے جو پہلے کی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور عربی میں ہے تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں اور انھیں اللہ کا خوف ہو اور نیکوں کے لیے خوش خبری ہو۔ جو لوگ اللہ کے دین پر ثابت قدم رہے تو انھیں کوئی خوف اور غم نہیں ہے اور وہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ اور ہم نے انسان کو اُس کے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا ہے۔ اُس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا اور اُس وقت سے دودھ چھڑانے تک تیس مہینے ضرور لگے۔ پھر جب وہ عقل و قوت میں مستحکم ہوا اور جب وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح چالیس سال کی عمر میں پہنچا تو دعا کرنے لگا کہ اے اللہ مجھے توفیق دے کہ میں تیرا شکر ادا کروں کہ مجھے اور میرے ماں باپ پر تو نے دین کا انعام مرحمت فرمایا، اب میں وہی کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میری اولاد بھی صالح ہو۔ اللہ پاک ان سب کی نیکیوں کو مقبول فرمانے والا ہے اور ان کی تقصیروں کو معاف کر کے جنت عطا فرماتے گا۔ اور ان کے برعکس وہ کفار جو اپنے ماں باپ سے بیزار ہیں اور دوبارہ زندگی کے قائل نہیں تو یہ لوگ اپنے کیے کی سزا پائیں گے اور وہ گھاٹے میں ہوں گے۔ اُن کے تکبّر اور نافرمانی کی سزا جہنّم ہے۔ ہُود علیہ السلام نے اپنی قوم عاد کو احقاف کی وادی میں اللہ کا پیام پہنچایا تو وہ اس کے منکر ہوئے اور انھوں نے کہا کہ ہمارے انکار کی وجہ سے عذاب لے آؤ اگر تم سچّے ہو۔ پھر جب اُن لوگوں پر آندھی آئی تو وہ سمجھے کہ بادل ہیں لیکن وہ ایک دردناک عذاب تھا جس سے وہ سب

سب ہلاک ہو گئے اور صرف ان کے مکان ہی باقی بچے۔ وہ لوگ قوت اور مال میں کفارِ مکہ سے زیادہ تھے لیکن کچھ بھی کام نہ آیا۔ اسی طرح دوسری بستیاں بھی عذاب الٰہی سے تباہ کی گئیں اور ان کے کوئی معبود ان کے کام نہ آئے۔ اب کچھ جنات کا ذکر ہے جنھوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سُنا تھا جب کہ آپ طائف سے مکہ معظمہ کی راہ میں فجر کی نماز میں پڑھ رہے تھے۔ وہ جنات اس قرآن کی بات اپنی قوم میں سُنانے کے لیے گئے اور کہا کہ وہ راہِ حق دکھلاتی ہے اور اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اللہ کے قابو سے کوئی بھی باہر نہیں جاسکتا۔ لیکن کفار پھر بھی منکر ہوئے اور انھوں نے نہیں سمجھا کہ اللہ دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔ وہ کفار قیامت میں پچھتائیں گے لیکن وہاں عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر کریں، پہلے بھی ہمت والے رسولوں نے اسی طرح صبر کیا تھا اور آپ اُن کے لیے عذاب طلب نہ فرمائیں۔ وہ لوگ ایمان سے محروم ہیں اور وہ ہلاک کیے جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴۷)

سورۃ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۳۸ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں۔
جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا، اللہ نے اُن کے عمل برباد کیے لیکن جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کی پیروی کی وہی حق پر ہیں اور جب کافروں سے مقابلہ ہو تو اُن کو خوب قتل کرو، پھر اُس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو۔ (لیکن سورۃ توبہ میں جو بعد میں نازل ہوئی ہے مشرکین کے اسیروں کو قتل کرنے یا مملوک بنانے کا حکم آگیا ہے)۔ اللہ تو خود ہی بدلہ لے سکتا ہے لیکن وہ کفر کے مقابلے میں اسلام کو نمایاں کرنے کے لیے مسلمان کو جانچتا ہے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں اُن کے عمل ہرگز ضائع نہیں ہوئے۔ وہ کامیاب ہیں اور اگر ایمان والے لوگ خدا کی راہ میں مدد کریں گے تو اُن کے قدم جما دیے جائیں گے۔ کفّار کے عمل اکارت ہوں گے۔ اور وہ کیا نہیں دیکھتے کہ پہلے کے نافرمانوں پر کیسی گزری ہے۔ اللہ ہی مسلمانوں کا مولیٰ اور مددگار ہے اور وہ اُن کو جنّت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں ہوں گی۔ اور کافر لوگ تو جانوروں کی طرح پیٹ بھر لیتے ہیں اور انجام سے بے خبر ہیں۔ وہ لوگ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں۔ اور متقین کے لیے ایسی جنّت ہو گی جس میں پانی کی نہریں ہوں گی، دودھ کی اور صاف شہد کی نہریں

میں سے رات دن اور سورج چاند ہیں۔ سورج چاند کو سجدہ
نہ کرو بلکہ اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا۔ اور اللہ کے
فرشتے رات دن اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں اور اُکتاتے نہیں ہیں۔ اللہ
کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ ایک بے قدر زمین، بارش سے
تروتازہ ہو جاتی ہے، اسی طرح انسان بھی مرنے کے بعد زندہ کر دیا
جائے گا اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ بے شک اللہ کی آیتوں
سے اعراض کرنے والے دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور اللہ
تمھارے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ یہ کتاب بڑی عزت والی ہے
جس میں باطل کے لیے کوئی راہ نہیں۔ یہ قرآن اگر عجمی زبان
میں نازل کیا جاتا تو کفار کہتے کہ یہ کیا بات ہوئی کہ رسول تو عربی
ہیں اور کتاب عجمی ہے۔ آپؐ فرما دیں کہ یہ قرآن ایمان والوں
کے لیے ہدایت اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے وہ اسے
کیا سمجھیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام پر جو کتاب نازل ہوئی تو اُس میں
بھی لوگوں نے اختلاف کیا۔ اور اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ قیامت
کا علم صرف اللہ کو ہے اور ہر چیز کا علم اُسی کو ہے۔ اور قیامت
میں مشرکین جب عذاب دیکھیں گے تو اُس وقت وہ اپنے معبودوں
سے بری ہونے کا اظہار کریں گے لیکن وہاں عذاب سے بھاگنے کی
کوئی جگہ نہیں ہے۔ انسان تو ایسا ہے کہ اُس کو بھلائی پہنچتی ہے
تو وہ اُس سے نہیں اُکتاتا لیکن کوئی بُرائی پہنچتی ہے تو آس توڑ دیتا
ہے اور اگر تکلیف کے بعد اُسے راحت پہنچتی ہے تو وہ اُسے اپنا حق
سمجھتا ہے اور قیامت میں کافروں کو ضرور عذاب سخت ہوگا۔ انسان
کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جب ہم اُس پر کوئی انعام کرتے ہیں
تو وہ اعراض کرتا ہے اور یادِ الٰہی سے دور ہو جاتا ہے اور جب

اُسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوب دعائیں کرتا ہے اور گڑگڑاتا رہتا ہے۔ یہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہے اور اُس کے منکر بڑے گمراہ ہیں۔ اور آفاق کی ہر چیز اور خود انسان کی ہستیوں میں اللہ کی آیتیں موجود ہیں اور کوئی چیز اللہ کے احاطۂ علمی سے باہر نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴۲)

سورۃ الشوریٰ

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۵۳ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں۔
اللہ، عزت وحکمت والا ہے جو آپؐ کی طرف وحی فرماتا ہے جس طرح اگلوں کی طرف وحی فرمائی ہے۔ اُسی کا سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ بڑی عظمت اور بڑے شان والا ہے کہ جس کے آگے آسمان بھی اوپر سے شق ہو سکتے ہیں اور فرشتے اُس کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں اور زمین والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ اور جنھوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا لیے ہیں وہ سب اللہ کی نگاہ میں ہیں اور آپ اُن کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ یہ قرآن عربی میں ہے تاکہ پہلے مکہ والے اور اس کے ارد گرد کے لوگ ایمان لا سکیں اور قیامت یقینی ہوگی۔ اللہ چاہے تو سب کو ایمان عطا فرما دے اور ایک ہی دین پر قائم فرما دے۔

لیکن یہ اُس کی مرضی ہے جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کر دے۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور مُردے بھی جِلائے گا۔ دین کے معاملے میں جو کفّار تم سے اختلاف کرتے ہیں تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپُرد ہے۔ وہ اللہ جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، تمھارے اور چوپایوں کے جوڑے بنانے والا ہے، اُسی کے پاس ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں، وہی رزق کی کشادگی اور تنگی کرتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اُسی نے آپؐ کے پاس وحی بھیجی جیسی کہ نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو بھیجی تھی تاکہ اللہ کی توحید قائم رہے اور اختلاف پیدا نہ ہو۔ مُشرکین کو کتنا گراں گزرتا ہے کہ آپ اللہ کی طرف بُلاتے ہیں اور اللہ ہی ہدایت دے سکتا ہے۔ کفّار نے حسد کی وجہ سے دین میں اختلاف کیا اور یہود و نصاریٰ شک میں مُبتلا ہیں۔ آپ ثابت قدم رہیں اور اُن لوگوں کی پروا نہ کریں۔ اور اللہ کے سامنے سب کو پیش ہونا ہے۔ اور وہ لوگ اگر مسلمانوں کو ورغلاتے ہیں تو اُن لوگوں کے لیے سخت عذاب ہے۔ اللہ ہی نے حق کی کتاب نازل کی ہے اور انصاف کی ترازو بھی۔ اور قیامت ضرور آئے گی اور اللہ اپنے بندوں پر بے شمار احسانات کرتا ہے اور جسے چاہے روزی دیتا ہے۔ اللہ اُن کی آخرت کی کھیتی بڑھا دیتا ہے جو اُس کی آرزو کرتے ہیں لیکن جو لوگ دنیا چاہتے ہیں اُنھیں اس میں سے کچھ دیدیا جاتا ہے اور آخرت میں اُن کے لیے کچھ نہیں۔ وہ کفّار جو دینِ خداوندی کو چھوڑ کر دوسرے دین کو اختیار کرتے ہیں وہ قیامت کے دن دردناک عذاب میں پکڑے جائیں گے لیکن ایمان اور عملِ صالح والے لوگ جنّت کی پھلواریوں میں ہوں گے اور اللہ کے فضل سے اُنھیں وہ سب کچھ ملے گا جو

وہ چاہتے ہیں۔ یہ چیز ایمان اور عمل صالح والوں کے لیے بڑی خوشخبری
ہے اور آپ ﷺ یا آپ کے اقربا اس دین کی تبلیغ کے سلسلے میں کچھ اجرت
نہیں مانگتے۔ اللہ ہی باطل کو مٹانے والا اور حق کو ثابت کرنے والا
ہے۔ وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، گناہوں کو درگزر
فرماتا ہے، وہ سب کے اعمال و افعال کو جانتا ہے اور ایمان و
عمل صالح والوں کی دعاؤں کو بھی قبول کرتا ہے۔ اللہ ہی رزق اتارتا
ہے جتنا وہ چاہے۔ اگر بہت زیادہ رزق اتارتا تو لوگ زمین پر فساد
پھیلاتے۔ وہی بارش کرتا ہے جبکہ لوگ ناامید ہوتے ہیں اور وہی
رحمت پھیلاتا ہے۔ اُسی نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اس
میں چلنے والوں کو بھی۔ اور وہی قیامت میں سب کو جمع کرے گا۔
لوگوں کو جو مصیبت آتی ہے وہ اُنھی کے کرتوت کی وجہ سے ہے اور اللہ
کے مقابلے میں تمھارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہو سکتا۔ اللہ کو
پہچاننے کے لیے دریا میں بڑی بڑی کشتیاں ہیں کہ اللہ نہ چاہے تو
وہ نہیں چل سکتیں۔ وہ انھیں غرق بھی کر سکتا ہے اور ہماری
آیتوں سے جھگڑنے والوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ دنیوی مال و
اسباب دنیا کی زندگی کے لیے ہے اور آخرت میں کام دینے والی وہ
نیکیاں ہیں جو ایمان والوں اور اللہ پر بھروسا کرنے والوں کو
حاصل ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں
بچتے ہیں، جب غصہ آجائے تو معاف کر دیتے ہیں، وہ اللہ کا
حکم مانتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، آپس میں مشورہ کرتے ہیں
اور ہمارے دیے ہوئے میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔
اور اُن پر جب کوئی ظلم کرے تو انصاف سے کام لیتے ہیں۔ معاف
کرنے والے کا اجر اللہ کے یہاں ہے اور اگر کسی نے اپنی مظلومی

پر بدلہ لیا، تو کوئی مواخذہ نہیں۔ اور بے شک صبر کرنا اور معاف کر دینا بڑی ہمت کے کام ہیں۔ اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو پھر اُس کا کوئی رفیق نہیں اور ظالموں کو قیامت میں عذاب سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں، ایسے لوگ ذلّت وخوف کی وجہ سے دُزدیدہ نگاہوں سے دیکھیں گے اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔ قیامت آنے والی ہے اُس دن کوئی پناہ نہ ہوگی اور اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر کفّار نہیں مانتے تو آپ کو اُن پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ انسان کی حالت تو یہ ہے کہ اگر اُسے کوئی نعمت حاصل ہوتی ہے تو وہ خوش ہو جاتا ہے لیکن، اگر کوئی (تکلیف) بُرائی پہنچتی ہے تو وہ دراصل اُسی کے کرتوت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اللہ ہی کا سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہی جسے چاہے بیٹیاں دے، جسے چاہے بیٹے دے۔ یا دونوں دیدے یا عورت کو بانجھ کر دے۔ اللہ کسی بندے سے بات نہیں کرتا مگر وحی کے طور پر یا پسِ پردہ یا کوئی فرشتہ ہو جو اللہ کی طرف سے ہو۔ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ پر وحی بھیجی ایسی کہ اس کے حالات سے آپ پہلے واقف نہ تھے۔ اور آپؐ تو سیدھی راہ بتاتے ہیں یعنی اللہ کی راہ۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور تمام اُمور اُسی کی طرح پھریں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الزخرف

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۸۹ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں۔

یہ روشن کتاب عربی میں ہے تاکہ تم سمجھو اور بیشک لوحِ محفوظ میں سے ہے۔ لوگ اگر کفر میں حد سے زیادہ بڑھے ہوئے ہیں تب بھی اللہ اس قرآن کا نزول جاری رکھے گا اور پہلے بھی کتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے لیکن لوگ اُن کی ہنسی اُڑاتے رہے اور کتنے لوگ ہلاک کر دیے گئے حالانکہ وہ ہر طرح کا زور اور قوّت رکھتے تھے۔ اور اگر آپؐ اُن مشرکین سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ عزّت والے علم والے نے بنائے۔ وہ جس نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا بنایا، اُس میں راستے بنائے اور جس نے بارش کی اُس نے جوڑے بنائے۔ کشتیاں، چوپائے، سواریاں وغیرہ بنائیں کہ جب تم اُن پر بیٹھو تو اللہ کا شکر ادا کرو جس نے اُن کو تمھارے بس میں کر دیا، یہ سب ہوتے ہوئے کفّار نے اللہ کو نہ مانا اور بے شک انسان بڑا ناشکرا ہے۔ کافروں نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہا، حالانکہ بیٹی اگر اُن کے یہاں پیدا ہوتی ہے تو انھیں ناگوار ہوتا ہے اور کیا وہ لوگ فرشتوں کی پیدائش کے وقت موجود تھے کہ وہ اُنھیں بیٹیاں سمجھتے ہیں؟ اللہ نے جب کبھی کسی جگہ کسی

پیغمبر کو بھیجا تو وہاں بھی اسی طرح کی باتیں ہوئیں اور اُنھوں نے اپنے باپ دادا کے دین کو نہیں چھوڑنا چاہا اور نبیؑ کے دین کو اختیار نہیں کیا، پھر اللہ نے اُن کا انجام بُرا بنایا۔ ابراہیم علیہ السلام نے بھی اپنے باپ اور اپنی قوم کو راہِ حق دکھلانے کی کوشش کی تھی تو اللہ نے اُن کی نسل میں بھی توحید کے داعیوں کو قائم رکھا لیکن کافروں نے سہولت اور مہلت کے باوجود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا اور اُن کو جادوگر سمجھا۔ بلکہ یہ کہا کہ قرآن مکہ اور طائف کے امیروں پر نازل ہونا تھا۔ اللہ جسے چاہے دنیا کی جتنی دولت دے لیکن نبوت اور اللہ کی رحمت بہت بڑی چیز ہے اور اُس مال سے افضل ہے جو کفار جمع کرتے ہیں۔ سونے چاندی اور دنیا کی آرائشیں محض آزمائش ہیں اور وہ دنیوی زندگی کے لیے ہیں لیکن آخرت کی راحتیں پرہیز گاروں کے لیے ہیں۔ اور جو شخص اللہ کی یاد سے غافل ہے تو اُس پہ ایک شیطان متعین کر دیا جاتا ہے جو اُس کے ساتھ رہتا ہے اور بے شک شیاطین ہی راہِ راست سے روکتے ہیں لیکن قیامت میں کافر کہے گا کہ کاش یہ شیاطین مجھ سے دُور دُور رہتے اور اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان اندھوں اور بہروں کو کیا راہ دکھائیں گے؟ یہ تو کھلی گمراہی میں ہیں۔ آپ اس قرآن کو مضبوطی سے پکڑے رہیں، آپ ہی صراطِ مستقیم پر قائم ہیں۔ اور کسی رسول نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کو خدا نہیں کہا۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی فرعون اور اُس کے سرداروں کو سارے جہانوں کے مالک کا پیام پہنچایا تو وہ لوگ ہنسنے لگے۔ پھر جب اُن لوگوں پر عذاب آیا تو موسیٰ علیہ السلام سے دعا کیلئے گزارش کی لیکن جب وہ مصیبت

ٹل گئی تو وہ لوگ پھر منکر ہو گئے۔ فرعون نے اپنی قوم سے اپنی حکومت اور اپنے محل کے نیچے سے بہتی ہوتی نہروں کو یاد دلایا یعنی اپنی شان و شوکت کا ذکر کیا کہ اُس کے مقابلے میں موسیٰ دنیوی مال و دولت نہ رکھتے تھے اور اُن کی زبان بھی صاف نہیں تھی۔ فرعون کی قوم اُس کی باتوں میں آگئی اور اُس کی اطاعت کرنے لگی۔ لیکن پھر اُن کا انجام بُرا ہوا۔ وہ غرق کر دیے گئے اور بعد والوں کے لیے ایک کہاوت بن گئے۔ اور کُفّار تو عیسٰی علیہ السلام کی مثال سن کر بھی ہنستے ہیں۔ اللہ نے عیسٰی علیہ السلام کو نبوّت دی اور اُن کی تخلیق سے بنی اسرائیل کو تعجب میں ڈال دیا۔ اور وہ قیامت کے قریب اتریں گے۔ اور وہ جب نبی بن کر اپنی قوم کے پاس تشریف لائے تو حکمت بیان کی اور توریت میں اُن لوگوں کے اختلافات کو دور کرنا چاہا اور اللہ کی اطاعت کا حکم دیا۔ لیکن اُن لوگوں نے بعد میں اختلافات پیدا کر دیے تو ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ لیکن اللہ کے ماننے والوں کے لیے کوئی خوف و غم نہیں ہو گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو جنّت میں داخل ہوں گے اور اُن کی بیویاں بھی۔ اور اُن سب کو ہر طرح کا آرام ہو گا اور اُنھیں وہ سب میسّر ہو گا جو وہ چاہیں اور جس سے اُن کی آنکھوں کو راحت پہنچے۔ لیکن کافروں پر ایسا عذاب ہے گا جو کبھی ہلکا نہ ہو گا۔ اُن پر ظلم نہ ہو گا۔ ظالم تو وہ خود ہی ہیں اور اللہ کے فرشتے اُن کے اعمال لکھ لیتے ہیں۔ اللہ کی کوئی اولاد نہیں۔ اگر ہوتی تو اُس کو بھی پُوجا جاتا۔ پاک ہے اللہ کو جو آسمانوں، زمین اور عرش سبھی کا رب ہے اور وہی ایک خدا ہے آسمان والوں کا اور زمین والوں کا بھی۔ اُسی کی حکومت ہر جگہ ہے وہی قیامت کا علم رکھتا ہے اور اُسی کی طرف جانا ہو گا اور اُس کے یہاں کسی کی شفاعت کام نہیں

نہیں آئے گی سوائے اُن کی جو حق کی گواہی دیں۔ اور اللہ کی معرفت والے ہوں۔ یہ کفار اللہ کو خالق تو سمجھتے ہیں لیکن پھر بھی اللہ پہ ایمان نہیں لاتے۔ تو اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اُن کو چھوڑ دیں، انھیں سب پتا چل جائے گا جب وہ اپنا انجام دیکھیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴۴)

سورۃ الدّخان

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۵۹ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

قسم ہے اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں نازل کیا۔ اس رات میں سال بھر کا کام (جو حکمت کے مطابق ہو) تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اللہ ڈر سنانے والا (وحی) بھیجنے والا، سننے جاننے والا اور آسمانوں اور زمین سبھی کا رب ہے۔ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہیں۔ وہی جلاتا ہے مارتا ہے لیکن لوگ شک میں مبتلا ہیں اور ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں۔
ایسے لوگ اُس دن کے منتظر رہیں جب آسمان ایک دھواں ظاہر کرے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ اُس دن وہ لوگ ایمان کے لیے دعا کریں گے لیکن وہ اب کہاں ملے گا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے تو وہ لوگ اُن سے منحرف تھے اور انھیں دیوانہ سمجھتے تھے۔ اُن لوگوں کا عذاب اگر دور بھی کر دیا جائے تب بھی وہ وہی کریں گے جو پہلے کرتے تھے۔ فرعون کے پاس

موسیٰ علیہ السلام ایک معزز رسول آئے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ قوم بنی اسرائیل کو فرعون کے عذاب سے چھٹکارا دلائیں۔ فرعون کو اللہ کی سرکشی سے بچائیں ورنہ قطع تعلق کر لیں۔ آخر، اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی قوم کو راتوں رات نکل جانے کا حکم دیا۔ قومِ فرعون مختلف عیش و آرام کی زندگی گزارتی تھی۔ لیکن سرکشی کی وجہ سے غرق کی گئی اور اُس کی جگہ دوسری قوم کو وہاں کا وارث بنایا گیا اور اُس قوم فرعون پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین روئی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کے مظالم سے نجات ملی۔ اور اُسے بہت سے انعامات بھی ملے۔ مکّہ کے کفّار بھی سرکش ہیں اور وہ یقین نہیں کرتے کہ وہ دوبارہ پیدا کیے جائیں گے۔ اُن سے زیادہ زور آور قوم تبّع تھی جو سرکشی کی وجہ سے ہلاک کر دی گئی اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو کھیل کے طور پر نہیں بنایا۔ وہ حق کے ساتھ بنائے گئے ہیں اور بے شک فیصلے کا دن جب آئیگا تو کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئے گا سوائے اللہ کی رحمت کے۔ اور اللہ ہی عزت والا مہربان ہے۔ بے شک زقوم (تھوہڑ) گناہ گاروں کی خوراک ہوگی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹ میں جوش مارے گا، سر کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا اور سخت عذاب ہو گا۔ یہ سب کچھ وہ ہو گا جس پر کفّار یقین نہیں کرتے۔ اُن کے برعکس متقی لوگ امان کی جگہ ہوں گے، باغوں میں اور چشموں میں ہوں گے، عمدہ ریشمی لباس ہو گا۔ خوبصورت ازواج ہوں گی اور ہر قسم کے پھل مہیا ہوں گے اور پھر موت نہیں آئے گی۔ اللہ نے ان پر بڑا فضل فرمایا۔ ہم نے قرآن آسان کر دیا ہے تاکہ یہ سب باتیں لوگ سمجھ لیں۔

اور موت کے بعد سب پتا چل جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴۵)

سورۃ الجاثیہ

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۳۷ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں۔

یہ کتاب، عزت و حکمت والے اللہ نے نازل فرمائی ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ تمھاری پیدائش میں اور جان داروں میں یقین والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ رات دن کی تبدیلی، آسمان سے بارش کا آنا زمین کا زندہ ہونا اور ہواؤں کی گردش میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ یہاں ایمان والوں، یقین والوں اور عقل والوں کو خطاب ہے اور جو ایسے نہیں ہیں وہ تو قرآن کو سننا بھی نہیں چاہتے۔ اور وہ لوگ اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان سب کے لیے دردناک اور خواری کا عذاب ہے۔ اور پھر آخرت میں اُن کا کمایا ہوا اور اُن کے جھوٹے معبود کوئی بھی مفید نہ ہوں گے۔ اللہ ہی نے سمندر کو تمھارے بس میں کر دیا کہ اُس میں کشتیاں چلاؤ اور تجارت کرو اور اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین کے اندر کی ہر چیز کو بس میں کرنے کی تم کو صلاحیت بخشی اور اس انعام میں سوچنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مسلمانوں سے فرما دیں کہ وہ اُن کفار کو درگزر کریں، اللہ اُن کے

اعمال کا بدلہ دے گا اور جو شخص بھلائی کرتا ہے تو اپنے لیے اور جو بُرائی کرتا ہے تو اپنے لیے کرتا ہے۔ اور ہم نے قوم بنی اسرائیل کو کتاب بھی دی، حکمت اور نبوّت بھی دی، اچھّی اچھّی روزیاں بھی دیں اور انھیں اپنے زمانے والوں پر فضیلت بھی دی۔ لیکن انھوں نے آپس کے حسد سے ہماری دی ہوئی وحی سے اختلاف کیا۔ اور اللہ ہی فیصلہ کر دے گا قیامت کے دن۔ اور اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ دین پر قائم ہیں، اُسی پر قائم رہیں اور اللہ، متقین کا دوست ہے۔ اور یہ قرآن، لوگوں کی آنکھیں کھولتا ہے، ہدایت اور رحمت ہے اور بُرائیوں والے لوگ، ایمان اور عمل صالح والوں جیسے نہیں ہو سکتے۔ ہر شخص اپنے کیے کا بدلہ پائے گا اور جن لوگوں نے اپنی خواہش کا اپنا خدا ٹھہرایا اور باوجود علم کے انھوں نے کچھ حاصل نہ کیا، تو گویا اللہ نے اُن کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اُن کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا وہ لوگ دہریہ ہیں جو کہتے ہیں کہ دہر اور زمانہ ہی ہم کو مارتا ہے اور جب اُن پر قرآن کی روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے لاؤ تو ہم ایمان لے آئیں۔ تو یہ کام صرف اللہ کا ہے جو تمھیں جلاتا یا مارتا ہے۔ اور اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے اور قیامت کے دن باطل والوں ہی کی ہار ہوگی۔ اُس دن ہر دین والے کو اُس کا نامۂ اعمال دکھلایا جائے گا جو برابر لکھا جاتا رہا ہے۔ ایمان اور عمل صالح والے اللہ کی رحمت میں داخل ہوں گے اور کافروں سے فرمایا جائے گا کہ تم پر آیتیں پڑھی جاتی تھیں لیکن تم تکبّر کرتے تھے اور مجرم تھے اور روزِ قیامت کے منکر تھے۔ وہ لوگ جہنم میں ہوں گے اور ان کا کوئی مددگار نہ

ہوگا۔ یہ وہی تھے جنھوں نے ہماری آیتوں کا مذاق اڑایا تھا۔ اور دنیا کی زندگی کے فریب میں تھے۔ پس اللہ ہی کو زیبا ہیں تمام خوبیاں اور وہی آسمانوں، زمین اور تمام جہانوں کا رب ہے۔ اسی کی کبریائی ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت حکمت والا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴۶)

سورۃ الاحقاف

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۳۵ آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

یہ قرآن، عزت و حکمت والے اللہ نے نازل فرمایا ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان کی سب چیزوں کو حق کے ساتھ اور ایک مقرّرہ معیاد کے لیے پیدا کیا ہے۔ کیا کافروں کے معبود بھی زمین کا کوئی ذرّہ یا آسمان کا کوئی حصّہ بنا سکتے ہیں اور لے آؤ کوئی کتاب یا علم جس سے یہ بات ثابت ہو سکے۔ اور اس سے زیادہ گمراہی کیا ہو سکتی ہے کہ ایسے معبود پوجے جائیں جو سُن بھی نہیں سکتے اور کافروں کی عبادت کی بھی انھیں خبر نہیں۔ کفّار اس قرآن کو جادو کہتے ہیں یا کہتے ہیں کہ یہ یوں ہی بنا لیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اللہ ضرور عقوبت میں گرفتار کر دیتا۔ اسے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرمادیں کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں، میں وحی کا تابع ہوں اور

اور اُس کا ڈر سُنانے والا ہوں۔ تم لوگ قرآن کے منکر ہو لیکن
قوم بنی اسرائیل میں سے لوگ اس کی شہادت دیتے ہیں۔ تم نے یہ
حیلہ نکالا ہے کہ غریب لوگ اس قرآن کو ماننے والے ہیں۔ حالانکہ
یہ وہ کتاب ہے جو پہلے کی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے اور عربی میں
ہے تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں اور انھیں اللہ کا خوف ہو اور نیکوں کے لیے
خوش خبری ہو۔ جو لوگ اللہ کے دین پر ثابت قدم رہے تو انھیں
کوئی خوف اور غم نہیں ہے اور وہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ اور ہم
نے انسان کو اُس کے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا ہے۔
اُس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا اور اُس وقت سے دودھ چھڑانے
تک تیس مہینے ضرور لگے۔ پھر جب وہ عقل و قوت میں مستحکم ہوا اور جب
وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح چالیس سال کی عمر میں پہنچا
تو دعا کرنے لگا کہ اے اللہ مجھے توفیق دے کہ میں تیرا شکر ادا
کروں کہ مجھے اور میرے ماں باپ پر تو نے دین کا انعام مرحمت فرمایا،
اب میں وہی کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میری اولاد بھی صالح
ہو۔ اللہ پاک ان سب کی نیکیوں کو مقبول فرمانے والا ہے اور ان
کی تقصیروں کو معاف کرکے جنت عطا فرماتے گا۔ اور ان کے برعکس
وہ کفار جو اپنے ماں باپ سے بیزار ہیں اور دوبارہ زندگی کے قائل
نہیں تو یہ لوگ اپنے کیے کی سزا پائیں گے اور وہ گھاٹے میں ہوں گے۔
اُن کے تکبّر اور نافرمانی کی سزا جہنّم ہے۔ ہُود علیہ السلام نے اپنی
قوم عاد کو احقاف کی وادی میں اللہ کا پیام پہنچایا تو وہ اس کے
منکر ہوئے اور انھوں نے کہا کہ ہمارے انکار کی وجہ سے عذاب
لے آؤ اگر تم سچے ہو۔ پھر جب اُن لوگوں پر آندھی آئی تو وہ سمجھے
کہ بادل ہیں لیکن وہ ایک دردناک عذاب تھا جس سے وہ سب

سب ہلاک ہو گئے اور صرف ان کے مکان ہی باقی بچے - وہ لوگ قوت اور مال میں کفارِ مکہ سے زیادہ تھے لیکن کچھ بھی کام نہ آیا۔ اسی طرح دوسری بستیاں بھی عذاب الٰہی سے تباہ کی گئیں اور ان کے کوئی معبود ان کے کام نہ آئے - اب کچھ جنّات کا ذکر ہے جنھوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سُنا تھا جب کہ آپ طائف سے مکہ معظمہ کی راہ میں فجر کی نماز میں پڑھ رہے تھے - وہ جنّات اس قرآن کی بات اپنی قوم میں سُنانے کے لیے گئے اور کہا کہ وہ راہِ حق دکھلاتی ہے اور اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اللہ کے قابو سے کوئی بھی باہر نہیں جا سکتا۔ لیکن کفار پھر بھی منکر ہوئے اور انھوں نے نہیں سمجھا کہ اللہ دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے- وہ کفار قیامت میں پچھتائیں گے لیکن وہاں عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر کریں، پہلے بھی ہمت والے رسولوں نے اسی طرح صبر کیا تھا اور آپ اُن کے لیے عذاب طلب نہ فرمائیں - وہ لوگ ایمان سے محروم ہیں اور وہ ہلاک کیے جائیں گے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴۷)

سورۃ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۳۸ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں۔
جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا،
اللہ نے اُن کے عمل برباد کیے لیکن جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کی پیروی کی وہی حق پر ہیں اور
جب کافروں سے مقابلہ ہو تو اُن کو خوب قتل کرو، پھر اُس کے بعد
چاہے احسان کر کے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو۔ (لیکن سورۃ توبہ
میں جو بعد میں نازل ہوئی ہے مشرکین کے اسیروں کو قتل کرنے یا
مملوک بنانے کا حکم آگیا ہے)۔ اللہ تو خود ہی بدلہ لے سکتا ہے
لیکن وہ کفر کے مقابلے میں اسلام کو نمایاں کرنے کے لیے مسلمان کو جانچتا
ہے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں اُن کے عمل ہرگز ضائع
نہیں ہوئے۔ وہ کامیاب ہیں اور اگر ایمان والے لوگ خدا کی راہ میں
مدد کریں گے تو اُن کے قدم جما دیے جائیں گے۔ کفّار کے عمل اکارت
ہوں گے۔ اور وہ کیا نہیں دیکھتے کہ پہلے کے نافرمانوں پر کیسی گزری
ہے۔ اللہ ہی مسلمانوں کا مولیٰ اور مددگار ہے اور وہ اُن کو جنت
میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں ہوں گی۔ اور کافر لوگ تو
جانوروں کی طرح پیٹ بھر لیتے ہیں اور انجام سے بے خبر ہیں۔ وہ
لوگ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں۔ اور مُتقین کے لیے ایسی جنّت
ہو گی جس میں پانی کی نہریں ہوں گی، دودھ کی اور صاف شہد کی نہریں

ہوں گی اور ہر طرح کے پھل ہوں گے لیکن کفّار کے لیے ہمیشہ آگ میں
رہنا ہے اور کھولتا ہوا پانی پینا ہو گا کہ جس سے آنتوں کے ٹکڑے ہو جائیں گے
مسلمانوں کو جب جہاد کا کھُلا حکم ملتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں لیکن منافق
لوگ پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور زمین میں فساد پھیلانے والے وہ ہیں جن
پر اللہ کی لعنت ہے، حق سے وہ بہرے اور اندھے ہیں۔ مُنافق لوگ
ایمان لانے کے بعد شیطان کے فریب میں آکر کُفر کی طرف پھر گئے اور مسلمانوں
سے خلاف کافروں کی مدد کرنے لگے تو اُن کی جب روح قبض ہو گی تو فرشتے
اُن کے مُنہ اور پیٹھ پر لوہے کے گُرز مارتے ہوں گے۔ جو لوگ ایسے مُنافق
ہیں اُن کو اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلّم) آپ پہچان لیں گے۔ وہ
لوگ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلّم کی مخالفت
کرتے ہیں وہ اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور بہت جلد اُن کا
کیا دھرا اکارت ہو جائے گا۔ مسلمانوں کو ہرگز سُستی نہ دکھانا چاہیے
اور کفّار کو صلح کی دعوت نہیں دینا چاہیے۔ مسلمان ہی غالب آئیں گے
اللہ اُن کے ساتھ ہے اور ان کے اعمال میں نقصان نہیں ہو گا۔
دنیا کی زندگی تو یہی کھیل کود ہے۔ ایمان ہی کام دے گا اور پرہیزگاری
ہی سے اجر ملے گا اور اللہ کی راہ میں بُخل نہ کرو۔ جو شخص بُخل
کرتا ہے تو اپنی ہی جان پر کرتا ہے اور اللہ تو بے نیاز ہے، تم
سب محتاج ہو۔ اور اگر تم اللہ کی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلّم
کی اطاعت سے گریز کرو گے تو وہ دوسرے لوگ تمھاری جگہ
لے آئے گا جو تم جیسے نہ ہوں گے یعنی فرماں بردار ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

(۴۸)

سورۃ الفتح

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۲۹ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں۔

اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کے لیے روشن فتح دیدی تاکہ آپ کے سبب سے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کی مغفرت فرمائے، اپنی نعمتیں پوری کر دے اور صحیح راہ پر قائم رکھے۔ اور زبردست مدد فرما کر دشمنوں پر کامل غلبہ عطا فرمائے۔ اللہ ہی ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان پیدا کرتا ہے۔ اس سے اُن کا ایمان بڑھتا جاتا ہے اور اللہ ہی کے پاس تمام آسمانوں اور زمین کے لشکر ہیں اور وہ بڑے علم و حکمت والا ہے۔ وہی ایمان والوں کو جنت میں اور منافقوں کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ اور اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کو شاہد بنایا (امت کے احوال و اعمال کا) اور خوشی سُنانے والا اور ڈر سُنانے والا بنایا۔ یہ اس لیے ہے کہ لوگ اللہ پر اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں، اُن کی تعظیم و توقیر کریں اور اللہ کی تسبیح کریں۔ اور جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں وہ دراصل اللہ کی بیعت کرتے ہیں اور اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے پس عہد توڑنے والوں پر اُس کا وبال پڑے گا اور عہد پر قائم رہنے والوں کو اجرِ عظیم حاصل ہوگا۔ آپ سے کچھ ایسے گنوار آکر کہیں گے کہ ہم حدیبیہ اس لیے نہیں گئے کہ ہمارے مال اور گھر والوں کا کوئی نگراں نہیں تھا (حقیقت میں وہ قریش کے خوف سے نہیں گئے تھے) تو

آپ فرمادیں کہ اللہ کو تمہارے عمل کی خبر ہے بلکہ تم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے رفقاء وہیں ختم ہو جائیں گے تو وہ نہیں بلکہ تم ہلاک ہونے والے ہو اور نافرمانوں کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی۔ اور حدیبیہ سے واپسی پر مسلمانوں کے لیے اللہ نے خیبر کی فتح کا وعدہ فرمایا اور وہاں کے مالِ غنیمت کو حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں کے لیے مخصوص فرمایا، تو اس لالچ میں بعض لوگوں نے خیبر کو چلنے کا ارادہ کیا، تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ آپ ایسے لوگوں کو روک دیں اور فرما دیں کہ آئندہ ہونے والی جنگ میں تم شریک ہو جانا اور اُس وقت معلوم ہو جائے گا کہ کن لوگوں میں خلوص ہے۔ البتہ اندھے، لنگڑے اور بیمار سے کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ تاہم فرماں برداروں کے لیے آخرت میں بھی خوشیاں ہیں اور نافرمانوں کے لیے دردناک عذاب ہے گا۔ حدیبیہ میں جو اللہ کی رضا کے لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت فرمائی تھی کہ "یارب عثمانؓ تیرے اور تیرے رسولؐ کے کام میں ہیں"۔ یعنی اُن کو مکہ کے قریش کے پاس بھیجا تھا تو اس بیعت سے اللہ راضی ہے اور خیبر کی فتح کا وعدہ ہے جہاں بہت سی غنیمت حاصل ہوگی۔ کفار شکست کھائیں گے اور ان کا کوئی حمایتی نہ ہوگا۔ اور اہلِ مکہ سے جو لوگ حملہ آور ہوتے تو آپؐ نے انھیں معاف فرمادیا اور قید کے بعد رہا کر دیا، حالانکہ آپ کو اُن پر پورا قابو حاصل تھا، اور آپ نے جو صلح حدیبیہ کے بعد آئندہ سال کے لیے حج کا ارادہ ملتوی کر دیا تو اس سے اللہ نے آپ پر اور آپ کے رفقاء پر سکون و اطمینان نازل کیا۔ پھر اللہ نے سچ کر دکھایا کہ آپ ضرور مسجد الحرام میں داخل ہوں گے۔ چنانچہ آپ وہاں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھی بھی احرام کے ساتھ داخل ہوئے اور اس سے قبل فتح خیبر بھی مسلمانوں

کو نصیب ہو گی۔ اور اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب فرمائے اور اللہ ہی آپ کی رسالت پر کافی گواہ ہے۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اللہ کے رسول ہیں اور اُن کے رفقاء کی شان یہ ہے کہ وہ کفار پر سخت ہیں لیکن آپس میں بہت نرم ہیں، وہ رکوع و سجود میں ہوتے ہیں، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ہیں، ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان ہیں اور اُن کی یہ صفت تورات اور انجیل میں بھی مذکور ہے۔ اُن کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک کھیتی ہو کہ پہلے اُس نے پٹھا نکالا، پھر اُس میں قوت آئی، دبیز ہوئی، پھر وہ اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہو گئی، تو اُس کھیتی کے لگانے والے اُسے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں لیکن کافروں کے دل جلتے ہیں۔ ایسے ایمان اور عمل صالح والوں کے لیے بخشش اور اجرِ عظیم کا وعدہ اللہ نے فرمایا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴۹)

سورۃ الحُجُرات

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۱۸ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔

اے ایمان والو، اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے آگے نہ بڑھو۔ یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی معاملے میں آگے نہ جاؤ اور اللہ سے ڈرو۔ اپنی آواز حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی نہ کرو اور اُن سے اس طرح سے چلا کر بات نہ کرو جس طرح تم آپس میں بات کرتے ہو۔ ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تمہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ جو لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنی آوازیں پست کرتے ہیں اُن کا دل اللہ نے پرہیزگار بنایا ہے اور اُن کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم ہے۔ بے شک وہ لوگ ناسمجھ ہیں جو آپ کو حجروں کے باہر سے زور سے پکارتے ہیں۔ اُنھیں چاہیے کہ وہ آپ کا انتظار کریں کہ آپ خود ہی باہر تشریف لے آئیں۔

اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو، کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس کی بات پر تم کسی قوم کو بے جانے ہوئے ایذا دے بیٹھو۔ تمھارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمھاری سہولت کو مدِ نظر رکھ کر حکم دیتے ہیں۔ اللہ نے تمھارے لیے دین کو پیارا کر دیا ہے اور کفر و نافرمانی کو تمھارے لیے ناگوار بنا دیا ہے۔ اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ کسی وجہ سے اختلاف کرتے ہیں

تو زیادتی کرنے والے کو اللہ کے حکم کی طرف لے آؤ اور انصاف کرو۔ مسلمان تو مسلمان کے بھائی ہیں اس لیے دو بھائیوں میں صلح کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ اے ایمان والو، ایک دوسرے پر مت ہنسو، ممکن ہے کہ جس پر ہنسا گیا ہے وہ ہنسنے والے سے بہتر ہو۔ اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کے بُرے نام رکھو۔ مسلمان ہو کر فاسق کہلایا جانا ہی بہت بُرا نام ہے۔ گمانوں سے بھی بچو، بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔ عیب جوئی نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ وہ اپنے مَرے بھائی کا گوشت کھائے؟ بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے لوگو تم تو ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو۔ تمھیں شاخیں اور قبیلے کر دیا تاکہ آپس میں پہچان رکھو۔ ورنہ تم میں سب سے زیادہ عزت والا (اللہ کے یہاں) وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ بعض گنوار بولے کہ ہم ایمان لائے۔ آپ فرما دیں کہ تم لوگ ابھی کہاں ایمان لائے ہو، ابھی تو صرف ظاہر میں مطیع ہوئے ہو۔ البتہ اگر تم اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کی فرماں برداری کرو گے تو پھر تم کام یاب ہو گے اور ایمان والے تو وہ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لائے اور شک نہیں کیا اور پھر اللہ کی راہ میں جان و مال کے ساتھ جہاد کیا۔ ایسے لوگ ہی سچے ہیں۔ اور جو لوگ یہ احسان جتاتے ہیں کہ ہم مسلمان تو ہو گئے ہیں، تو آپ فرما دیں کہ اسلام کا احسان مجھ پر مت رکھو۔ بلکہ وہ تو اللہ کا احسان تم پر ہے کہ اس نے تمھیں ہدایت دی۔ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ تمھارے کام دیکھ رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۵۰)

سورۃ قٓ

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۴۵ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں۔

عزت والے قرآن کی قسم، کفارِ مکہ ایمان نہیں لائے جو کہتے ہیں کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اُنھی میں سے کسی کو رسول بنایا گیا جس سے یہ عجیب بات معلوم ہوئی کہ ہم مٹی ہو جانے کے بعد پھر زندہ کیے جائیں گے۔ ان لوگوں نے حق کو جھٹلایا اور یہ نہ دیکھا کہ آسمان کو ہم نے کیسا بنایا اور سنوارا اور ہم نے زمین کو کس طرح پھیلایا، پہاڑ بنائے اور جوڑے پیدا کیے۔ ان چیزوں کو دیکھ اور سمجھ کر اللہ کو پہچان لیا جاتا ہے۔ آسمان سے برکت والا پانی آتا ہے تو باغ اُگ جاتے ہیں، اناج پیدا ہوتا ہے، کھجور وغیرہ بندوں کی روزی کے لیے ہوتے ہیں، اسی طرح قبروں سے مُردے زندہ ہوں گے۔ لوگ اِن باتوں پر نظر نہ کر کے پہلے بھی حق کو جھٹلاتے تھے نوح علیہ السلام کی قوم، اصحاب الرّس، ثمود، عاد، فرعون، لوط علیہ السلام کے ہم قوم، تبّع کی قوم سبھی منکر ہوئے۔ کیا ہم پہلی بار تخلیق کر کے تھک گئے جو دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے؟ بے شک انسان کو ہم نے پیدا کیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اُس کا نفس، وسوسے پیدا کرتا ہے اور ہم تو اُس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں اور ہر انسان کے اعمال کو لکھنے والے دائیں بائیں دو فرشتے ہوتے ہیں اور موت ضرور آئے گی جس سے انسان بھاگتا تھا، صور پھونکا جائیگا

تو ہر جان، حشر میں جمع کی جائے گی۔ اُس کو ہانکنے والا ایک فرشتہ ہوگا اور اُس کا ایک گواہ بھی ہوگا اور ناشکرے لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے اور مُشرک شدید عذاب میں ہوں گے۔ اور شیطان کہے گا کہ میں نے اُسے سرکش نہیں بنایا، وہ خود ہی گمراہی میں پڑ گیا تھا۔ اُس دن اللہ کسی پہ ظلم نہیں کرے گا۔ لیکن جہنم کا پیٹ نہیں بھرے گا وہ عرض کرے گی کہ اور بھی چاہیے۔ اور جنّت پرہیز گاروں سے قریب ہوگی اور اللہ سے رجوع لانے والوں کے لیے وعدہ پورا کیا جائے گا بیشک ہر وہ شخص جو اللہ سے ڈرتا ہے (حالانکہ اُسے دیکھا نہیں) اور رجوع کرتا ہوا دل رکھتا ہے وہ جنّت میں داخل ہوگا اور اُسے ہر وہ چیز ملے گی جو وہ چاہے گا بلکہ اُس سے بھی زیادہ ملے گی۔ اور ہم نے کتنے لوگ ہلاک کر دیے جو زیادہ قوّت والے تھے لیکن مُنکر تھے۔ یہ باتیں سمجھنے والے کے لیے ہیں۔ اور ہم نے بے شک آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان میں ہے ۶ دن میں بنایا اور سہولت سے بنایا۔ آپ ان کافروں کی بات پہ صبر کریں اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہیں فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشا اور تہجّد میں۔ اور جب اسرافیل علیہ السلام صُور پھونکیں گے تو لوگ قبروں سے باہر آجائیں گے۔ جِلانا مارنا اور پھر جِلانا ہمارے اختیار میں ہے۔ حشر کے دن سب جلدی جلدی نکل کر جمع ہوں گے۔ اور جو کچھ کفّار آپ سے کہتے ہیں ہم کو معلوم ہے۔ آپ کوئی جبر کرنے والے نہیں ہیں۔ آپ تو قرآن سُنا دیں اُسے جس کے دل میں ڈر ہو — اور بس —

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۵۱)

سورۃ الذٰریٰت

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۶۰ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں۔
قسم ہے اُن ہواؤں کی جو خاک وغیرہ کو اُڑاتی ہیں، اُن گھٹاؤں اور بدلیوں کی جو بارش کا پانی اٹھاتی ہیں، اُن کشتیوں کی جو پانی پر بسہولت چلتی ہیں اور فرشتوں کی اُن جماعتوں کی جو بحکم الٰہی، بارش اور رزق وغیرہ تقسیم کرتی ہیں یعنی اُن چیزوں کی قسم جو اللہ کی قدرت کاملہ پر دلالت کرتی ہیں کہ تم فنا ہونے کے بعد اللہ کے حکم سے دوبارہ پیدا ہوگے اور جزا سزا بھی ہوگی جس کا تمھیں وعدہ دیا جاتا ہے اور ضرور انصاف ہوگا۔ آرائش والے آسمان کی قسم، تم لوگ تو کچھ کا کچھ کہتے ہو اور تم لوگ دین سے محروم ہو اور جہالت کے نشے میں آخرت کو بھولے ہوئے ہو۔ تم پوچھتے ہو کہ انصاف کا دن کب آئیگا۔ آپ فرمادیں کہ وہ اُس دن ہوگا جب کہ تم لوگوں کو عذاب میں ڈالا جائے گا اور کہا جائے گا کہ چکھو اس عذاب کو جس کی تمھیں جلدی تھی۔ اور پرہیزگار لوگ باغوں اور چشموں میں اپنے رب کے انعامات حاصل کریں گے۔ یہ لوگ نیکوکار، شب بیدار اور پچھلی رات میں استغفار کرتے تھے اور وہ سائل اور مسکین کو اپنے مال میں سے دیتے تھے۔ زمین میں اور خود تم میں نشانیاں ہیں جو اللہ کی طرف ہدایت کرتی ہیں۔ بس سمجھنے کی ضرورت ہے اور آسمان سے تمھارے رزق کے لیے اسباب بن جاتے ہیں۔ تو اسی آسمان اور

زمین کی قسم ہے کہ یہ قرآن سچا ہے - اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) ابراہیم علیہ السلام کے پاس معزز مہمان (فرشتے) آئے تھے جن کے لیے آپ نے ایک نفیس بھنا ہوا بچھڑا پیش کیا لیکن انھوں نے نہیں کھایا اور ایک علم والے صاحبزادے کی بشارت دی اور اُن کی اہلیہ نے تعجب کیا کہ میں تو بڑھیا بانجھ ہوں - ابراہیم علیہ السلام نے اُن فرشتوں سے دریافت کیا کہ تم اور کس کام سے آئے ہو تو انھوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ قوم لوطؑ پر عذاب کرنے کے لیے آئے ہیں اور ایسا عذاب جو حد سے گذر جانے والوں کے لیے ہے - البتہ ایک مسلمان گھر کو بچا لیا - موسیٰ علیہ السلام کے واقعے میں ہے کہ وہ فرعون کے پاس روشن دلائل کے ساتھ گئے لیکن وہ اور اس کے ساتھیوں نے اُن کا انکار کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر یا دیوانہ کہا - آخر ہم نے فرعون اور اُس کے لشکر کو دریا میں پھینک دیا - حالانکہ وہ ایسے وقت میں خود کو ملامت کر رہا تھا - قوم عاد کو بھی نافرمانی کی وجہ سے سخت آندھی سے ہلاک کیا گیا - اسی طرح قوم ثمود کو ہولناک کڑک نے ہلاک کر دیا - اور ان لوگوں سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم کو بھی نافرمانی کی وجہ سے ہلاک کیا گیا تھا - اور ہم نے آسمان کو وسیع بنایا اور زمین کو اچھا فرش بنایا، ہر چیز کے جوڑے بنائے - ان چیزوں کو دیکھو اور اللہ کو پہچانو، کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تم کو ڈر سنانے والے ہیں جس طرح پہلے بھی رسول تشریف لائے تھے اور اُن کو بھی نافرمانوں نے جادوگر یا دیوانہ کہا تھا - اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ پروا نہ کریں، آپ تو صرف سمجھا دیں کہ اس سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچے گا - اور میں نے تو جن اور انسان کو صرف اپنی ہی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے - اور میں

ہی اُن کی اور سب کی روزی کا کفیل ہوں۔ یہ کفالت کسی کے ذمّہ نہیں ہے۔ اور جن لوگوں نے دین کی تکذیب کرکے خود پر ظلم کیا ہے اُن کی گرفت کا وقت بھی آنے والا ہے اور وہ وقت کافروں کے لیے بہت خرابی کا ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۵۲)

سورۃ الطور

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۳۹ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔

اللہ پاک مختلف اور ممتاز چیزوں کو گواہ کرکے فرماتا ہے کہ کُفّار کے لیے عذاب ضرور ہوتا ہے۔ کوہ طور کی قسم قرآن کی قسم، بیت المعمور اور آسمان اور قیامت کے قریب جلتے ہوئے سمندر کی قسم یعنی ان سب ممتاز چیزوں کو گواہ کیا جاتا ہے اس واقعے پر کہ کفّار پر ایسا عذاب آئے گا جسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔ اُس دن تو آسمان اس طرح حرکت میں آئیں گے جیسے چکّی چلتی ہے اور پہاڑ اس طرح چلیں گے جس طرح ہوا میں غُبار اڑتا ہے۔ اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہی خرابی ہے۔ آج وہ لوگ کفر و باطل کے مشغلوں میں مگن ہیں لیکن کل وہ جہنم میں ڈھکیلے جائیں گے اور وہاں اُن کے کیے کا بدلہ ملے گا۔ لیکن پرہیزگاروں کو جنّت اور آرام اور خوشیاں حاصل ہوں گے۔ تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے عیش میں ہوں گے اور ان کی نیک اولاد بھی اُن کے ساتھ ہوگی۔ ہر طرح کے کھانے اور آرام

کی چیزیں ملیں گی۔ خدمت گار لڑکے بھی ہوں گے اور وہاں جنتی اپنے رب کے احسانات کا اعتراف کریں گے۔ اور اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نہ کاہن ہیں، نہ مجنون ہیں اور نہ شاعر ہیں۔ آپ ان کافروں سے فرما دیں کہ میں انتظار میں ہوں کہ دیکھوں تم پر کیا گزرنے والا ہے۔ اور قرآن جیسی وہ ایک بات بھی تیار نہیں کر سکتے اور نہ وہ خود کو پیدا کر سکتے ہیں اور نہ وہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کر سکتے ہیں۔ نہ وہ رب کے خزانے رکھتے ہیں اور نہ وہ خود مختار ہیں۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ کیا ہونے والا ہے۔ وہ اللہ کے لیے بیٹیاں بتاتے ہیں حالانکہ وہ خود بیٹیوں کو پسند نہیں کرتے۔ وہ اگر کسی تاوان کے باعث اسلام نہیں لاتے تو ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ غیب سے بھی نا آشنا ہیں اور اگر وہ کوئی داؤ لگانے کا ارادہ کر رہے ہیں تو اُنھی پر وہ داؤ آپڑے گا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ پاک ہے اُن کے شرک سے اور وہ لوگ اپنے شرک میں اس قدر پختہ ہو گئے ہیں کہ آسمان سے کوئی ٹکڑا بھی اُن پر گرا دیا جائے تب بھی وہ باز نہ آئیں گے۔ پس آپؐ اُن کو اُن کے حال پر چھوڑ دیجیے حتیٰ کہ وہ دن آجائے جب کہ صُور پھونکا جائے گا اور اُن کافروں کے لیے کوئی مدد نہ ہو گی اور اُن پر اس دنیا میں بھی عذاب آئے گا اور اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ تنگ دل نہ ہوں، ہم آپ کے نگراں ہیں اور آپ تو اللہ کو یاد کریں قیام میں بھی، رات میں بھی اور تاروں کے چھُپنے پر بھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

(۵۳)

سورۃ النجم

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۶۲ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں۔
چمکتے ہوئے ستارے کی قسم، تمھارے صاحب
اور تمھارے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ کبھی بہکے اور نہ کبھی بے راہ
چلے۔ اُن کی کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں ہے بلکہ وحی ہے جو
اُن پر کی جاتی ہے۔ اُن کو زبردست قوت والے نے سکھایا ہے۔
وہ آسمانوں کے اُوپر گئے تو تجلّی ربّانی آپؐ کی طرف متوجّہ ہوئی۔
اللہ نے آپ کو اپنے قرب کی نعمت سے نوازا تو آپ اللہ سے
اس قدر قریب ہوگئے کہ دو ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی
کم۔ پھر اللہ نے اپنے پیارے بندے کو وحی فرمائی جو وہ چاہتا
تھا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کے قلب مبارک نے اس کی تصدیق
کی جو دیکھا تھا۔ اور تم لوگ کیا چاہتے ہو تم اُن سے دیکھے پر جھگڑتے
ہو۔ انھوں نے تو دوبار جلوہ دیکھا۔ سدرۃ المنتہٰی کے پاس اُسی
کے پاس جنّت الماویٰ ہے۔ اور سدرہ پر ملائکہ اور انوار بھی
چھائے ہوئے تھے۔ لیکن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کی آنکھ نہ کسی
طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی اور بے شک آپؐ نے اپنے رب
کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔ اور تم لوگ تو لات، عزّیٰ اور
منات جیسے بتوں کو دیکھتے ہو اور اللہ پر یہ گمان کرتے ہو کہ اُس

کے فرشتے اُس کی بیٹیاں ہیں اور خود تم بیٹوں کو پسند کرتے ہو۔ بتوں کے یہ
نام تو تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے تھے حالانکہ یہ سب
بے حقیقت ہیں۔ اور تم سب اپنے نفس کی خواہشوں کے پیچھے
چلتے ہو اور اللہ تو آخرت اور دنیا سبھی کا مالک ہے۔ اُس کے
پاس فرشتے بھی بغیر اذن کے، سفارش نہیں کر سکتے۔ اور کفار
تو فرشتوں کا نام بھی عورتوں جیسا رکھ لیتے ہیں۔ وہ لوگ محض گمان
کے پیچھے ہیں۔ پس ایسے لوگوں سے دُور رہنا چاہیے۔ یہ لوگ صرف دنیوی
زندگی کے پیچھے ہیں۔ اور اللہ ہی ہدایت دے سکتا ہے وہ آسمانوں
اور زمین میں سبھی کا مالک ہے۔ وہ بُرائی والوں کو بُرائی کا اور
نیکی والوں کو نیکی کا بدلہ دے گا۔ جو لوگ بڑے گناہوں اور
بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور گناہ کے پاس سے پلٹ کر آ جاتے
ہیں وہ اللہ کے نزدیک قابل مغفرت ہیں۔ تم لوگ جو مٹی سے
پیدا کیے گئے اور اپنی ماؤں کے پیٹ میں تھے تمھاری کیا حقیقت
ہے کہ تم اپنی بڑائی کرو۔ وہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے اور
اُن کو بھی جو مال کے لالچ میں دین سے پھر جاتے ہیں، حالانکہ لالچ
دینے والے بھی اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے۔ موسیٰ علیہ السلام
اور ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں بھی ہے کہ ہر شخص اپنے
کیے کا ذمہ دار ہے، دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور یہ کہ ہر
شخص اپنی کوشش ہی سے پاتا ہے اور اس کی کوشش اللہ کے
نزدیک مشکور ہو سکتی ہے اور وہی اُس کا پورا بدلہ دینے والا
ہے۔ اللہ ہی کی طرف رجوع ہے اور وہی ہنساتا رُلاتا ہے وہی مارتا
اور جلاتا ہے وہی نر مادہ جوڑے بناتا ہے۔ وہی دوبارہ اٹھائے گا۔
استغنا اور قناعت بھی اُسی سے ملتی ہے اسی نے عاد، ثمود اور قوم

نوحؑ کو اُن کی سرکشی کی وجہ سے ہلاک کیا تھا۔ اُسی نے قوم لوطؑ کو اُلٹ دیا تھا اور پتھر برسائے تھے۔ پھر اُس کی کون سی نعمتوں کو جھٹلایا جا سکتا ہے؟ پہلے کی طرح اب بھی اللہ کا ڈر سُنانے والا آیا ہے اور قیامت ضرور آنے والی ہے۔ اور تم عبرت نہیں پکڑتے اور کھیل میں پڑے ہو۔ پس اللہ ہی کے لیے سجدہ کرو اور اُسی کی بندگی کرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ القمر

یہ سورۃ مکّی ہے ۔ اس میں ۵۵ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں ۔

منکرین قیامت کے بھی منکر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے بھی منکر تھے اور اُن سے مطالبہ کررہے تھے کہ کوئی معجزہ دکھلائیے ۔ اس سورۃ میں اللہ پاک نے قربِ قیامت کا ذکر بھی کیا ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کے اشارے پر چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا اُس کا ذکر بھی ہے ۔ لیکن منکرین اس معجزے کو بھی جادو کہتے تھے ، حالانکہ دُور دُور کے ملکوں میں بھی لوگوں نے شق القمر کا مشاہدہ کیا تھا ۔ اب ارشاد ہے کہ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے ، آپ اُن سے منہ پھیر لیجیے ۔ ان لوگوں کو پتا چلے گا جب دوبارہ اٹھیں گے کہ قیامت کتنی سخت ہے جس کا وہ انکار کررہے تھے ۔ ان لوگوں نے نوح علیہ السلام کی تکذیب بھی کی تھی تو انھوں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ میں مغلوب ہو گیا ہوں تو میرا بدلہ لے ۔ پھر تو آسمان سے زور کا پانی آیا اور زمین نے اپنے چشمے کھول دیے ۔ زبردست طوفان آیا ۔ تو نوح علیہ السلام کو ہم نے کشتی پر سوار کرادیا اور کافروں پر سخت عذاب ہوا ۔ اور ہم نے قرآن کو یاد کرنے کے لیے آسان بنا دیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا ؟ ۔ منکرین میں قوم عاد بھی تھی

جس پر ایک سخت آندھی آئی اور وہ تباہ ہوئے۔ قوم ثمود نے بھی اسی طرح انکار کیا اور صالح علیہ السلام سے کہا کہ پتھر میں سے ایک اونٹنی نکال دیں۔ جب وہ اونٹنی نکلی تو اُن لوگوں میں سے ایک نے اُس کی کونچیں کاٹ دیں، پھر ایک ہولناک آواز آئی اور وہ لوگ سوکھی گھاس کی طرح ہوگئے۔ لوط علیہ السلام کی قوم پر بھی اُن کی بُرائی کی وجہ پتھر برسائے گئے۔ لیکن اللہ کو یاد کرنے والے لوگ بچا لیے گئے۔ وہ منکرین تو لوط علیہ السلام کے مہمان فرشتوں کو بھی ستانا چاہتے تھے۔ اللہ پاک نے ایسے منکروں پر سخت عذاب کیا۔ فرعون والوں نے ہمارے رسول (موسیٰ علیہ السلام) کی تکذیب کی، آخر وہ لوگ بھی تباہ کیے گئے۔ اب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے منکرین کو تنبیہ ہے کہ وہ لوگ اگر نہیں مانتے تو انھیں یہاں (یعنی جنگِ بدر میں) بھی تباہی ہے اور آخرت میں بھی عذاب ہے۔ کیا وہ لوگ اپنے سے اگلی قوموں سے عبرت حاصل نہیں کرنا چاہتے؟ انسان کے اعمال میں سے چھوٹی بڑی ہر بات لوحِ محفوظ میں موجود ہے۔ اور بے شک پرہیزگاروں کے لیے جنت اور نہریں ہیں اور وہ عظیم قدرت والے بادشاہ کے مُقرّب بندوں میں سے ہیں۔

اس سورۃ مبارکہ میں مختلف قوموں کی تباہی کے ذکر کے بعد اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ" اور بے شک ہم نے آسان کر دیا قرآن یاد کرنے کے لیے۔ تو ہے کوئی یاد کرنے والا؟" اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ "ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟" یعنی مختلف قوموں کی تباہی اور اس کے اسباب پر اگر نظر کی جائے تو معلوم ہوگا کہ قرآن سے انکار کرنے والے لوگ بھی انھی قوموں کی طرح تباہ کیے جائیں گے۔ چنانچہ کفارِ مکہ جنگِ بدر وغیرہ کے بعد بالکل تباہ ہوگئے۔

سورۃ الرحمٰن

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۷۸ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں۔
اس سورۃ میں اللہ پاک کی بے پایاں رحمتوں اور نعمتوں کا ذکر ہے جو اس دنیا اور آخرت میں مل سکتی ہیں۔ اور بے شمار چیزوں سے اللہ کو پہچانا جاسکتا ہے اگر عقل کو کام میں لایا جائے۔ اور اللہ کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں جو اتنی قدرت رکھتا ہو۔

شروع میں اللہ کی رحمانی کا ذکر ہے کہ اُس نے قرآن جیسی بے مثل نعمت عطا فرمائی اور انسان کو پیدا کر کے اُسے اوّلین اور آخرین سب کا علم دیا۔ دنیا کی نعمتوں میں سے سورج، چاند، تارے، آسمان زمین عدل وانصاف، میوے کھجور، اناج، پھول وغیرہ کیا کیا ہیں جن سے انسان اور جن سبھی مستفید ہوتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی ان نعمتوں کا انکار نہیں کر سکتا۔ آدمی مٹی سے، جن آگ سے پیدا کیے گئے۔ اور رب تو دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کو پالنے والا ہے۔ وہ کھاری اور میٹھے پانی کے سمندروں کے پانی کے درمیان روک پیدا کر سکتا ہے، موتی اور مرجان پیدا کرتا ہے۔ بڑی بڑی کشتیاں پانی پر چلاتا ہے لیکن آخر سب کو فنا ہے اور باقی رہنے والا صرف وہ ہے۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اُسی کی محتاج

ہے اور وہ تو ہر دن اور ہر وقت اپنی قدرت دکھاتا ہے۔ جن و انس سبھی کے اعمال کا فیصلہ ضرور ہوگا اور وہ دونوں گروہ اللہ کے آسمانو اور زمین سے باہر نہیں جا سکتے۔ قیامت آنے پر بے دھنوئیں کی آگ اور بغیر لپیٹ کا سیاہ دھنواں بھی آئے گا۔ پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو وہ گلاب کے پھول جیسا ہو جائے گا اور مجرموں کو اُن کی صورتوں ہی سے پہچان لیا جائے گا۔ اور دوزخ میں پھیرے کریں گے اور کھولتے ہوئے پانی میں ہوں گے۔ لیکن اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے دو دو جنتیں ہوں گی۔ ایک تو اللہ کی رضا کی جنت اور دوسری اعمال کے صلے کی جنت۔ ان میں قسم قسم کے پھل ہوں گے۔ دو دو چشمے ہوں گے۔ دو دو قسموں کا ہر میوہ ہوگا۔ جنتی لوگ اپنے بستروں پر تکیہ لگاتے ہوں گے جن کا استر استبرق (یعنی قنادیز) کا ہوگا۔ اور میوے اتنے جھکے ہوئے ہوں گے کہ نیچے سے چن لیے جائیں گے۔ پاکیزہ عورتیں ہوں۔ گویا وہ لعل اور یاقوت و مرجان ہیں۔ اور نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہے۔ اور بھی دو جنتیں ملیں گی کہ ان کی سرسبزی بہت زیادہ گہری ہے اور ان میں دو چشمے چھلکتے ہوئے ہوں گے۔ کھجوریں اور انار وغیرہ میوے ہوں گے۔ نیک اطوار حوریں ہوں گی جو خیموں میں ہیں۔ اور ہر طرح کی آسائش اور آرام حاصل ہوگا، تو یہ جن و انس کے گروہ کن کن نعمتوں کو جھٹلا سکیں گے؟۔ بڑی برکت والا ہے تمہارے رب کا نام۔ وہ بڑی عظمت اور بزرگی رکھتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۵۶)

سورۃ الواقعہ

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۹۶ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں۔

جب قیامت آجائے گی تو اُس وقت کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہوگی۔ اہلِ معصیت پستی میں ہوں گے اور اہلِ طاعت بلندی میں جگہ پائیں گے۔ وہ وقت ایسا ہوگا کہ زمین کانپنے گی تھر تھرا کر اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ اس وقت لوگوں کی تین قسمیں ہوں گی۔ ایک گروہ تو وہ ہوگا جن کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ہوں گے اور وہ جنّتی ہوں گے۔ دوسرا گروہ وہ ہوگا جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں ہوں گے اور وہ جہنّمی ہوں گے۔ تیسرے وہ مہاجرین و انصار ہوں گے جو سابقین اوّلین میں ہیں اور اُن کے ساتھ کچھ لوگ بعد کے بھی ہوں گے جو مقرّب بارگاہ ہوں گے۔ وہ جڑاؤ تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے، اُن کے گرد خدمت گزار لڑکے ہوں گے۔ کوزے آفتابے اور جام لیے ہوئے ہوئے ہوں گے پرندوں کا گوشت ہوگا جو وہ چاہیں۔ حوریں ہونگی۔ جنّتی ایک دوسرے کو سلام و تہنیت عرض کریں گے۔ مقرّبین کے بعد اصحاب یمین کا درجہ ہوگا یعنی وہ جنّتی لوگ جن کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ہوں گے۔ انھیں بھی طرح طرح کے آرام و آسائش کی چیزیں مہیّا ہوں گی کہ وہ نہ ختم ہوں گی اور نہ اُن کے لیے کوئی رکاوٹ ہوگی۔

ایسے گروہ بھی دو طرح کے ہوں گے جو اپنے اعمالِ صالحہ کی وجہ سے زیادہ اور کچھ کم درجے کے ہوں گے لیکن وہ لوگ جن کے بائیں ہاتھوں میں اعمال نامے ہوں گے وہ جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں اور جلتے ہوئے دھوئیں میں رکھے جائیں گے۔ انھوں نے دنیا میں عیش کیا تھا اور اللہ کو بھول گئے تھے، وہ کہتے تھے کہ ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ اب وہ تھوہڑ کے درخت میں سے کھائیں گے۔ اور کھولتا ہوا پانی پییں گے۔ پیدا کرنے والے رب نے پہلی بار بھی پیدا کیا تھا اور اب بھی پیدا کرے گا۔ یہ سب اللہ کی قدرت میں ہے۔ اور وہ چاہے تو ہری بھری کھیتی کو تیار کر کے برباد بھی کر دے۔ وہی پانی برساتا ہے جس سے تم تشنگی بجھاتے ہو۔ وہی چاہے تو اس پانی کو بھی کھاری کر دے، وہی آگ کو بھی پیدا کرتا ہے جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ تو اللہ کی تسبیح کریں۔ آپ کو کیسی شان والا قرآن دیا گیا جو محفوظ ہے اور اسے وہی چھو سکتا ہے جو مطہر کیا گیا (یعنی بدعقیدہ شخص اس کو حفظ نہیں کر سکتا)۔ سارے جہانوں کے رب نے اسے نازل کیا ہے لیکن منکرین اسے نہیں مانتے۔ پھر جب اُن کے عزیزوں کی روح حلق میں پہنچتی ہے تو اسے وہ کیوں واپس نہیں لے آتے؟ اس کا اختیار انھیں کیوں حاصل نہیں؟۔ مرنے والا اگر مقرب بارگاہ ہے تو اس کے لیے بڑی راحتیں اور جنتِ نعیم ہے۔ پھر وہ لوگ راحت میں ہوں گے جن کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں ہوں گے لیکن جھٹلانے والے لوگ سخت عذاب میں ہوں گے اور اُن کی مہمانی کھولتے ہوئے پانی سے کی جائے گی۔ اور اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اب اپنے عظمت والے رب کی تسبیح کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۵۷)

سورۃ الحدید

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۲۹ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں۔
آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے
جو عزت و حکمت والا ہے۔ وہی آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ وہی
جلاتا اور مارتا ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہی سب سے
پہلے، سب سے آخر، سب سے ظاہر اور سب سے پوشیدہ ہے۔
اُسی نے آسمانوں اور زمین کو ۶ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر استوار
فرمایا۔ جو چیز زمین میں جاتی ہے، جو چیز زمین سے نکلتی ہے،
جو چیز آسمان سے اُترتی ہے اور جو چیز اوپر جاتی ہے وہ سب
اس کے علم میں ہے، وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو اور
وہ سب دیکھ رہا ہے جو تم کرتے ہو۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت
اُسی کی ہے اور اُسی کی طرف تمام کاموں کا پلٹنا ہے۔ وہ رات کو
دن میں اور دن کو رات میں لے آتا ہے اور وہ دلوں کی بات
بھی جانتا ہے۔ (پس) اللہ اور اُس کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اُس کی راہ میں خرچ کرو اور جس نے
ایمان حاصل کیا اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو ایسے لوگوں کے لیے
بہت بڑا اجر ہے۔ اور جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دین کی
طرف بُلاتے ہیں تو تم کیوں ایمان نہیں لاتے اور بے شک تم پہلے ہی

جب آدم علیہ السلام کی پشت سے پیدا ہوئے تھے عہد کر چکے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ وہی ہے جو تمھیں اندھیرے سے اُجالے کی طرف لاتا ہے اور جب اللہ ہی ہر چیز کا وارث ہے تو پھر اُس کی راہ میں کیوں خرچ نہیں کرتے ۔ جن لوگوں نے فتح مکّہ سے پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور جہاد کیا وہ اُن سے افضل ہیں جنھوں نے بعد میں ایسا کیا اور اللہ ہی تمھارے تمام کاموں کی خبر رکھتا ہے ۔ کون ہے جو خوش دلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کرے اور اس خرچ کا دو گنا فائدہ حاصل کرے ؟ ۔ قیامت کے دن ایمان والوں کا نور اُن کے آگے داہنی طرف دوڑتا ہوگا اور اُن کے لیے سب سے بڑی خوشی کا دن ہوگا اور منافق لوگ اُس دن اُس نور کو حاصل کرنے کے متمنّی ہوں گے لیکن سب بے سود ہوگا اور مومنین اور منافقین کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس کے دروازے کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب ہی عذاب ہوگا ۔ اُس دن منافقین کہیں گے کہ اے مسلمانو ! کیا ہم تمھارے ملنے والے نہیں تھے ؟ ۔ وہ کہیں گے کہ بے شک ایسے تھے لیکن تم نے نفاق و کفر اختیار کیا تھا اور مسلمانوں کی بُرائی چاہی تھی ۔ اب ایسے لوگوں کے لیے آگ ہی ٹھکانا ہے ۔ ایمان والوں کے دلوں میں اللہ کے لیے خشوع و خضوع ہونا چاہیے ۔ اور اگلے لوگوں کی طرح دل کی سختی نہیں ہونی چاہیے اللہ ہی مُردہ زمین کو زندہ کرتا ہے ۔ اور اللہ کی راہ میں دینے والے لوگ بہت بڑا اجر پائیں گے ۔ اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے وہی کامل سچے ہیں اور وہ گزری ہوئی اُمتوں پر بھی گواہ ہیں اور اُن کے لیے بڑا اجر ہوگا ۔ نور بھی اُن کے ساتھ ہوگا اور ان کے برعکس ، کافروں اور جھٹلانے والوں کے لیے دوزخ ہی ہوگی ۔

جان لو کہ دنیا کی زندگی محض وقت کا ضیاع ہے یا آرائش ہے اور مال و اولاد پر بڑائی مارنا ہے۔ اس کی مثال ایک کھیتی کی طرح ہے جو لہلہانے کے بعد زرد ہو جاتی ہے اور تباہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تمھیں چاہیے کہ اپنے رب کی بخشش اور اس کی رضا کو طلب کرو اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ زمین کو اور انسانوں کو جو مصیبت پہنچتی ہے وہ پہلے ہی لوحِ محفوظ میں درج ہے۔ اس لیے غم نہ کرو اس پر جو ہاتھ سے جائے اور اتراؤ بھی نہیں اس پر جو تم کو ملے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل کرتے ہیں اور فرماں برداری سے اعراض کرتے ہیں تو اللہ بے نیاز ہے۔ بے شک اللہ نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا ہے۔ اُن کے ساتھ کتاب اور عدل کی ترازو بھی بھیجی ہے اور انسانوں کے دنیوی فائدے کے لیے لوہا بھی اتارا ہے جس میں بڑی قوت ہے اور یہ اس لیے بھی ہے کہ اُس کے ذریعے اللہ کے دین کی نصرت ہو سکے۔ اور بے شک ہم نے نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام اور اُن کی اولاد کو بھی نبوت عطا کی تھی اور پھر اُن کے بعد دوسرے رسول اور عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لائے جن کے تابعین کے دلوں میں نرمی اور رحمت پیدا کی۔ لیکن ان لوگوں نے اپنی طرف سے رہبانیت اختیار کر لی جس کو وہ نباہ نہ سکے اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔ اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ، تم (حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی طرح) دوگنے اجر کے مستحق ہو کہ تم پہلے نبی اور پہلے والی کتاب پر بھی ایمان رکھتے تھے اور آخرت میں تمھیں ایسا نور حاصل ہو گا جس میں تم چلو گے اور اللہ تمھیں بخش دے گا۔ اور کافر لوگ جان

لیں گے کہ اللہ کے فضل پر اُن کا کوئی قابو نہیں۔ وہ جسے چاہے نوازے اور وہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۸

سورۃ المجادلہ

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۲۲ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں۔
بے شک اللہ سنتا ہے جو تم بات کرتے ہو۔ وہ لوگ جو غصّے میں اپنی بیویوں کو اپنی ماں کہہ بیٹھتے ہیں تو وہ ماں نہیں ہو جاتیں۔ مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں۔ البتّہ ایسا کہنا بہت بُری بات ہے۔ اگر کوئی ایسا کہہ بیٹھتا ہے (جسے ظہار کہتے ہیں) اور اس کہنے کو واپس کرنا چاہتا ہے تو اُسے چاہیے کہ ایک غلام آزاد کرے اور اگر اس کے پاس غلام نہ ہو تو وہ لگاتار دو ماہ کے روزے رکھے اور اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کا کھانا کھلائے۔ یہ اس لیے ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم پر تم ایمان رکھو۔ اور جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کی مخالفت کرتے ہیں تو وہ لوگ ذلیل کیے جائیں گے جس طرح کہ پہلے کے ایسے لوگ ذلیل کیے گئے ہیں۔ قیامت میں بھی خواری ہو گی اور سخت عذاب ہو گا اور اللہ کو سب باتیں معلوم ہیں اور ہر چیز اُس کے سامنے ہے۔ اللہ جانتا ہے جو کچھ

آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو منافقین سرگوشی کرتے ہیں وہ اگر تین شخص ہیں تو چوتھا اُن کے راز کو سننے والا اللہ ہوتا ہے۔ اور قیامت کے دن اللہ بتا دے گا جو کچھ انھوں نے کیا ہے۔ وہ لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کی نافرمانی کے لیے مشورے کرتے ہیں اور اُن کے سامنے السام علیک (یعنی تم پر موت ہو) کے الفاظ کہتے ہیں، تو ایسے لوگوں کا بہت ہی بُرا انجام ہوگا۔ اے ایمان والو، جب تم آپس میں مشورہ کرو تو اُس طرح نہ کرو جس طرح یہودی اور منافقین کرتے ہیں بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کا مشورہ کرو جس میں رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کی فرماں برداری ہو اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک منافقین کے مشورے شیطان کی طرف سے ہیں اور وہ مسلمانوں کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اور اے ایمان والو، جب تم سے کہا جائے کہ زیادہ تقویٰ والوں کو جگہ دو اور عزت سے بٹھاؤ تو اللہ تم کو بہت اچھی جگہ دیگا اور جب تم سے کہا جاتے کہ اُن کے لیے اُٹھ کھڑے ہو تو تم کھڑے ہو جاؤ۔ اللہ تم کو اور اُن کو جنھیں رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت کا علم دیا گیا ہے بلند درجے عطا فرماتے گا اور اللہ کو تمھارے کاموں کی خبر ہے۔ اے ایمان والو، جب تم رسول صلی اللہ علیہ وسلّم سے کوئی خاص مسائل پوچھنا چاہو تو غریبوں کے نفع کے لیے کچھ صدقہ دے لو، اگر یہ نہ ہو سکے تو کوئی ہرج نہیں، اللہ معاف فرمانے والا ہے۔ تم پھر نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کرو اور اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت کرتے رہو۔ اور منافقین تمھارے راز دشمنوں سے کہتے ہیں اور دانستہ جھوٹی قسم کھا لیتے ہیں کہ وہ ایسا نہیں کرتے۔ تو اللہ نے اُن کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے اور اُن کا مال یا اولاد کوئی بھی اُن کے کام نہ آئے گا۔ اور اُن کو

ان قسموں کا بھی پتا چل جائے گا۔ اُن پہ شیطان غالب آگیا، وہ شیطانی گروہ کے ہیں۔ انھوں نے اللہ کو بھلا کر اُس کی اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے۔ وہ ضرور ذلیل ہوں گے اور اللہ اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور غلبہ حاصل ہوگا۔ جو لوگ اللہ اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں کرتے اور اُن کی اطاعت کے آگے وہ اپنے خاص عزیزوں کو بھی خاطر میں نہیں لاتے۔ ایسے لوگوں کیلیے جنّت ہوگی جس کے نیچے نہریں ہونگی۔ اللہ اُن سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ یہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں اور یہی جماعت کامیاب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۵۹)

سورۃ الحشر

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۲۴ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں۔

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے اور وہی عزّت و حکمت والا ہے کہ اُسی نے کافر کتابیوں کو مدینہ سے جلاوطن کیا اور اُنھیں گمان تھا کہ اُن کے قلعے اُنھیں اللہ سے بچالیں گے۔ اللہ نے اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور انھوں نے خود ہی اپنے ہاتھوں سے اپنے گھر اُجاڑ دیے۔ اے آنکھوں والو، عبرت حاصل کرو کہ ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں بھی عذاب ہوگا۔ اور یہ اس لیے ہے کہ وہ لوگ اللہ سے اور اُس رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے برسرِ مخالفت ہیں۔ اور جو مالِ غنیمت اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر جنگ کے دلوایا تو وہ اُن کے اختیار میں ہے جسے چاہیں وہ دیں، اسی طرح جو مالِ غنیمت جنگ سے حاصل ہو تو وہ بھی اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی ہے اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے بھی ہے تاکہ پہلے کے دستور کے مطابق مالدار لوگ زیادہ نہ لے لیں۔ اور جو کچھ تمھارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمھیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں اُس سے باز رہو۔ وہ غریب ہجرت کرنے والے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے وہ اللہ کے فضل اور رضا

کے طالب ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کی مدد کرتے ہیں ۔ وہی سچّے ہیں اور جن لوگوں نے پہلے ہی مدینہ کو اپنا وطن بنالیا اور ایمان کو اپنا مستقر ٹھہرالیا وہ دوست رکھتے ہیں اُن مسلمانوں کو جو بعد میں اُن کے پاس ہجرت کرکے پہنچے بلکہ اپنی ذات پر اُن کو ترجیح دیتے ہیں تو وہ لوگ جو اپنے نفس کی حرص سے محفوظ ہیں وہی کامیاب ہیں ۔ بعد میں آنے والے مہاجرین و انصار اپنے مسلمان بھائیوں کی مغفرت کے لیے دعاء کرتے ہیں اور کسی طرح بھی کینہ نہیں رکھنا چاہتے ۔ اب منافقوں کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے کافر کتابیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم مدینہ سے نکالے جاؤ گے تو ہم بھی تمھارے ساتھ نکل جائیں گے اور اگر لڑائی ہوگی تو ہم لوگ تمھارا ساتھ دیں گے ۔ لیکن اللہ جانتا ہے کہ وہ لوگ ایسا کہنے کے مطابق نہیں کریں گے اور وہ مسلمانوں سے ڈرتے ہیں ۔ وہ سب مل کر بھی تمھارے مقابلے کی جرأت نہیں کریں گے کیوں کہ وہ سب دلوں سے جُدا ہیں ۔ ان لوگوں کی مثال کفّارِ مکّہ جیسی ہے جنھوں نے ابھی ابھی بدر میں اپنی مخالفت کا وبال چکھا ۔ ایک مثال یہ بھی ہے کہ شیطان نے انسان کو کفر کی طرف مائل کیا اور جب اُس نے کفر کیا تو شیطان نے کہا کہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں ۔ تو وہ اس طرح کہنے سے بچ نہیں سکتا بلکہ وہ اور اس کا پیرو دونوں جہنمی ہیں ۔ اے ایمان والو ، اللہ سے ڈرو اور ہر شخص دیکھے کہ وہ کل کے لیے کیا اعمال پیش کر رہا ہے ۔ اللہ کو ہر چیز کی خبر ہے ۔ اور تم اُن جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے تو اللہ نے اُنھیں بلا میں ڈالا کہ وہ خود کو بھول بیٹھے ۔ ایسے ہی لوگ فاسق ہیں ۔ تو دوزخی اور جنتی لوگ ایک جیسے نہیں ۔ جنتی لوگ ہی کامیاب ہیں ۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اُتارتے

تو وہ جھک جاتا اور پاش پاش ہو جاتا، لوگ سوچیں کہ اُن پہ کتنا فضل ہوا ہے۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے، بڑا مہربان رحم والا ہے، بادشاہ ہے۔ نہایت پاک، سلامتی دینے والا، امان بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، عزت والا، عظمت والا، کبریائی والا، شرک سے پاک، وہی بنانے والا، پیدا کرنے والا، صورت بنانے والا اور سب اچھے ناموں والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اُس کی تسبیح کرتی ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

۶۰

سورۃ الممتحنہ

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۱۳ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔

اے ایمان والو، تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم اُن کو خبریں پہنچاتے ہو دوستی کی بنا پر۔ لیکن وہ لوگ تمھارے دین کے منکر ہیں۔ ایسے لوگ گمراہ ہیں۔ تمھارے دشمن ہیں اور وہ تمھارے خلاف اپنے ہاتھ اور زبانیں بُرائی ہی کے لیے دراز کریں گے اور وہ رشتے دار جن کی وجہ سے تم کفار سے دوستی کرتے ہو قیامت کے دن تمھارے کام نہیں آئیں گے۔ اللہ تمھارے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ تمھارے لیے اچھّی پیروی ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں میں ہے جنھوں نے صاف طور پر اللہ سے دشمنی رکھنے والوں سے بیزاری ظاہر کر دی۔ البتہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ میں تیری مغفرت چاہوں گا۔ (کیونکہ تو میرا باپ ہے) لیکن یہ بھی کہا تھا کہ میں اللہ کے سامنے تیرے کسی نفع کا مالک نہیں ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا بھی تھی کہ اے ہمارے رب، ہمیں کافروں کی آزمایش میں نہ ڈال اور ہمیں بخش دے۔ مسلمانوں کے لیے ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کی پیروی ہی مفید ہے اگر مسلمانوں کو اللہ اور قیامت پر یقین ہے۔ تاہم اللہ چاہے تو مسلمانوں کے اُن کافر رشتہ داروں کو ایمان کی

سعادت عطا فرما کر انھیں دوست بنا دے۔ اور اللہ مسلمانوں کو ایسے رشتے داروں کے ساتھ احسان اور انصاف کرنے کے لیے منع نہیں فرماتا جنھوں نے نہ اُن سے جنگ کی اور نہ اُن کو گھروں سے نکالا۔ اے ایمان والو، جب تمھارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھربار چھوڑ کر آئیں تو جانچ کر لو کہ ان کی ہجرت خالص دین کے لیے ہے، ایسا تو نہیں ہے کہ انھوں نے شوہروں کی عداوت میں گھر چھوڑا ہو۔ پھر اگر وہ تمھیں ایمان والی ہی معلوم ہوں تو پھر انھیں کافروں کو واپس نہ کرو کہ وہ ان کے لیے حلال نہیں ہیں۔ اور جو مہر اُن شوہروں نے ایسی عورتوں کو دیے تھے وہ انھیں واپس کر دو (لیکن حربی عورتوں کے مہر واپس نہ کیے جائیں گے) اگر مہاجر عورتوں کے شوہر دارالحرب میں ہوں تو اسلام لانے کی وجہ سے ان کی زوجیت ختم ہو جائے گی تو اس سے نکاح کر سکتے ہو مہر کے ساتھ۔ لیکن جو عورتیں دارالحرب میں رہ گئیں یا مُرتد ہو کر دارالحرب میں چلی گئیں تو ان سے زوجیت نہ رکھو۔ اور اُن کو جو کچھ مہر دیا ہے وہ ان کافروں سے لے لو جنھوں نے اُن سے نکاح کیا۔ اور اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں تو پھر جب تم ان کافروں کو جہاد میں سزا دو اور اُن سے غنیمت پاؤ تو غنیمت میں سے اُنھیں اتنا دیدو جتنا کہ اُن کا خرچ (مہر) دیدو۔ (یہ احکام اُن کافروں سے عہد تک قائم تھے۔ بعد میں نہیں)۔ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم، جب آپ کے پاس مسلمان عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کے لیے آئیں کہ وہ نہ شرک کریں گی، نہ چوری اور بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد (غیر نرینہ) کو قتل کریں گی اور نہ پرایا بچّہ لے کر شوہر کو دھوکا دیں گی کہ وہ اسی کا ہے، تو پھر آپ اُن سے بیعت فرمالیں اور اُن کے لیے اللہ

سے مغفرت چاہیں ۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ اور اے ایمان والو، ان لوگوں سے دوستی مت کرو جنھیں کتب سابقہ سے معلوم ہو چکا تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق ہیں، پھر بھی وہ اُن کی تکذیب کرتے ہیں اور اس طرح وہ آخرت کے لیے ناکام ونامراد ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

(۶۱)

سورۃ الصّف

یہ سورۃ مدنی ہے ۔ اس میں ۱۴ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں ۔

اللہ کی تسبیح کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ وہی عزت وحکمت والا ہے ۔ اے ایمان والو، کیوں وہ کہتے ہو جو نہیں کرتے (یعنی یہ منافقوں کا کردار ہے) ۔ بے شک اللہ دوست رکھتا ہے اُن لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں پرا باندھ کر لڑتے ہیں اور اس طرح کہ گویا ایک رانگا پلائی ہوئی عمارت ہو ۔ لیکن موسیٰ علیہ السلام کی قوم ایسی نہ تھی ۔ وہ اُن کو ستاتی تھی حالانکہ وہ جانتی تھی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں ۔ اُسی قوم بنی اسرائیل سے عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے رسول ہونے کا اقرار کیا، توریت کی بھی تصدیق کی اور آنے والے رسول یعنی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت بھی دی لیکن اس قوم نے انکار کیا ۔ اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ پہ جھوٹ باندھے ۔ حالانکہ اُسے سعادتِ دارین والے اسلام کی

دعوت دی گئی ہو اور اللہ پاک ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ وہ لوگ تو اللہ کے نور (یعنی دینِ برحق) کو بجھا دینا چاہتے ہیں۔ لیکن اللہ اس نور کو مکمل کرے گا، خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔ اللہ ہی کی وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے، خواہ مشرکوں کو کتنا ہی بُرا معلوم ہو۔ ایمان والوں کو ایسی تجارت کرنا سکھایا جا رہا ہے جو عذاب الیم سے بچا دے گی اور وہ تجارت یہ ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لائیں اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کریں۔ اللہ پھر گناہ بھی بخش دے گا اور وہ نہروں والی اور پاکیزہ محلوں والی جنّتوں میں داخل کرے گا۔ اور دنیا میں بھی ایک بہت بڑی نعمت دے گا جسے تم عزیز رکھتے ہو یعنی جلد آنے والی فتح (غالباً فتحِ مکہ)۔ اور اے ایمان والو اللہ کے کاموں میں مددگار بنو۔ عیسٰی علیہ السلام نے بھی یہی چاہا تھا لیکن بنی اسرائیل کا ایک گروہ اللہ پر ایمان لایا اور دوسرے نے کفر کیا۔ تو پھر اللہ نے ایمان والوں ہی کی مدد فرمائی اور وہ لوگ کافروں پر غالب ہو گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

(٦٢)

سورۃ الجمعہ

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں گیارہ۱۱ آیتیں اور دو۲ رکوع ہیں۔
اللہ کی تسبیح کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور
زمین میں ہے۔ اللہ ہی بادشاہ، پاکی والا، عزت و حکمت والا ہے
اُسی نے اَن پڑھ لوگوں کے درمیان اپنا رسول صلعم بھیجا کہ اُن پہ وہ
اللہ کی آیتیں پڑھتا ہے، اُن کا تزکیہ فرماتا ہے اور انھیں کتاب و
حکمت کا علم عطا فرماتا ہے۔ ورنہ وہ لوگ پہلے کھُلی گمراہی میں تھے۔
وہ اوروں کو بھی (جو پہلے کے ایمان والوں سے نہیں مل سکے) علم
عطا فرماتا ہے۔ یہ اللہ کا بڑا فضل ہے۔ جن لوگوں کو توریت دی
گئی تھی اور انھوں نے اس کی حکم برداری نہیں کی تھی تو اُن کی مثال
ایک گدھے کی ہے جو اپنی پیٹھ پہ کتابیں اٹھاتا ہے لیکن ان کے علوم
سے بے بہرہ ہے۔ اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے والے ایسے ہی ہوتے ہیں
اور اے یہودیو، اگر تم کو یہ گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو دوسرے
ایسے نہیں ہیں تو پھر مرنے سے کیوں ڈرتے ہو؟ کیا اسی لیے کہ تمھارے
کرتوت ہی ایسے ہیں کہ اللہ کو کیا منھ دکھاؤ گے۔ لیکن تمھیں اس کے
روبرو جانا ہی پڑے گا۔ وہی ہر ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے اور
وہ بتا دے گا جو کچھ تم نے کیا ہے۔ اے ایمان والو، جب جمعہ
کے دن اذان ہو تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت

چھوڑ دو، پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد تمہارے لیے معاش کے کام جائز ہیں اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو خوب یاد کرو۔ اور اللہ کی یاد کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مت دوڑو ۔ اللہ کے پاس دنیا کے مال و اسباب سے بہت بہتر انعامات ہیں اور وہی سب سے اچھا رزق دینے والا ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۶۳

سورۃ المنافقون

یہ سورۃ مدنی ہے ۔ اس میں ۱۱ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں ۔

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم، جب منافق لوگ آپ کے پاس آتے ہیں تو اپنی منافقت سے آپ کو رسول کہتے ہیں لیکن وہ جھوٹ بول رہے ہیں ۔ اللہ نے بے شک آپ کو رسول بنایا ہے لیکن منافق لوگ جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے مومن ہونے کا اقرار کرتے ہیں پھر کام یہ کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں ۔ اُن کے دِلوں پر مہر کر دی گئی ہے اور وہ اب کچھ نہیں سمجھتے ۔ وہ آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں تو بظاہر دیکھنے میں بھی اچھے معلوم ہوتے ہیں اور وہ باتیں بھی خوب بناتے ہیں ۔ لیکن جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تاکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے اللہ سے معافی چاہیں تو وہ لوگ منہ پھیر لیتے ہیں ۔ تو اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کے لیے معافی

چاہیں یا نہ چاہیں اللہ پاک انھیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر خرچ کرنے سے روکتے ہیں۔ حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں۔ یہ وہی ہیں جو خود کو عزّت والا سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مدینہ سے چھوٹے لوگوں کو نکال دیں گے، حالانکہ عزّت تو محض اللہ کے لیے، اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور مسلمانوں کے لیے ہے۔ اے ایمان والو، دنیا میں مال اور اولاد سے ایسی محبّت نہ کرنا کہ اُن کی محبّت تمھیں اللہ سے غافل بنا دے، تم اللہ کی راہ میں اللہ ہی کے دیے ہوئے میں سے خرچ بھی کرو تاکہ موت کے وقت پچھتانا نہ پڑے کہ کاش مجھے اور مہلت ملتی تو میں اللہ کے لیے خرچ کرتا۔ اور جب وہ وقت آجائے گا تو کسی کو کوئی مہلت نہ ملے گی اور تمھارے کاموں کی اللہ کو پوری طرح خبر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۶۴)

سورۃ التغابن

یہ سورۃ مدنی ہے اور اس میں ۱۸ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔
اللہ ہی کی تسبیح کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ ہر چیز اُس کی ملک ہے اور ہر تعریف اسی کو زیبا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ وہی ہے جس نے کافر اور مومن بنائے۔ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ بنایا اور تمھیں اچھی صورت میں بنایا۔ وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کو اور ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے۔ اور کیا تم نہیں جانتے کہ تم سے پہلے ایسے لوگ آئے جنھوں نے رسولوں کے آنے کے باوجود کُفر کیا اور ایمان سے پھر گئے۔ تو اللہ بے نیاز ہے اور بے پروا ہے۔ کافر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد پیدا نہیں ہوں گے، تو ایسا بالکل غلط ہے۔ اللہ ضرور دوبارہ پیدا کرے گا اور اُس کے لیے یہ کام آسان ہے۔ پس اللہ پر اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس قرآن پہ ایمان لاؤ۔ ورنہ قیامت کے دن منکروں کے لیے شکست ہی شکست ہے اور مومنوں کے لیے اعلیٰ کامیابی ہے۔ انسان کو جو مصیبت بھی پہنچتی ہے وہ اللہ ہی کے حکم سے پہنچتی ہے لیکن ایمان والے (ایسے موقع پر) دلوں میں ہدایت حاصل کرتے ہیں اور اللہ ہی سب کچھ جانتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

اطاعت کرو، اور اگر ایسا نہیں کرتے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کام صرف حق کو پہنچا نا ہے اور بس۔ اے ایمان والو، تمھاری ایسی بیویاں اور اولاد بھی ہو سکتی ہے جو تمھیں نیکی سے روکے، تو تم اُن سے احتیاط رکھو۔ وہ تمھارے لیے جانچ ہیں اور اللہ کے پاس تمھارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔ پس حتی الامکان اللہ سے ڈرو، اُس کا حکم سنو، اس کے حکم پر چلو اور اُس کی راہ میں اُسی کے دیے ہوئے میں سے خرچ کرو تاکہ تمھارا بھلا ہو۔ اور جس شخص نے اپنے مال کو (لالچ چھوڑ کر) اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو وہی بامراد ہے۔ اگر تم اللہ کی راہ میں خوش دلی سے دو گے تو اللہ تمھارے لیے (اس دنیا میں بھی) دونا کر دے گا اور تمھیں بخش دے گا۔ اللہ بڑا قدردان اور حلیم ہے۔ اور وہ ہر عیاں اور نہاں کو جانتا ہے۔ وہی عزت و حکمت والا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۶۵)

سورۃ الطلاق

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۱۲ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی اُمّت سے فرمادیں کہ اگر وہ اپنی بیویوں کو جو اپنے شوہروں کے پاس گئی ہوں طلاق دینا چاہیں تو پاکی کے زمانے میں طلاق دیں اور عدّت کے زمانے میں انھیں اُن کے گھروں سے نہ نکالیں اور وہ عورتیں خود بھی اپنے گھروں سے نہ نکلیں، ہاں اگر وہ عورتیں فحش بکیں اور گھر والوں کو ایذا دیں تو پھر اُن کو نکالنا جائز ہے۔ اور جب عدّت آخر ہونے کے قریب ہو تو اختیار ہے کہ رجعت کرلیں اور دل میں دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ نہ رکھیں اور اگر ان کے ساتھ خوبی سے بسر کرنے کی اُمّید نہ ہو تو مہر وغیرہ ان کا حق ادا کرکے اُن سے جُدائی کرلیں اور اُنھیں ضرر نہ پہنچائیں۔ دونوں صورتوں میں۔ (یعنی تہمت یا نزاع سے بچنے کے لیے) دو مسلمانوں کو گواہ قائم کرلیں اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دیتا ہے اور اُسے وہاں سے روزی دیتا ہے جہاں اُس کا گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسا کرتا ہے تو اللہ اُس کے لیے کافی ہے بیشک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے۔ اور جن عورتوں کے ایّامِ مخصوصہ نہ رہے ہوں یا نہ ہوتے ہوں ان کی عدت تین ماہ ہے۔ البتّہ

حاملہ عورتوں کی عدّت وضعِ حمل ہے۔ خواہ وہ عدّت طلاق کی ہو یا وفات کی۔ اور طلاق شدہ عورت کو عدّت کے زمانے میں حسبِ حیثیت مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور نفقہ بھی دینا واجب ہے۔ اور انھیں تکلیف میں نہ ڈالو۔ اور وضعِ حمل کے بعد اگر ایسی ماں اُس بچّے کو اپنا دودھ پلائے تو اُس کی اُجرت دینا چاہیے۔ نہ مرد، عورت کے حق میں کوتاہی کرے اور نہ عورت، معاملے میں سختی کرے اور مقدور والا مرد، طلاق شدہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو اپنے مقدور کے مطابق نفقہ دے اور اللہ ہی دشواری کے بعد آسانی فرمانے والا ہے۔ اور کتنے شہر تھے جو اللہ سے نافرمانی کی وجہ سے تباہ ہوئے اور آخرت میں بھی اُن کے لیے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اُن کے لیے عزّت ہے اس رسولؐ کی وجہ سے ہے جو اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ لوگ ایمان لائیں اور اچھے کام کریں اور اندھیروں سے نکل کر اُجالے کی طرف آئیں اور جنّت حاصل کریں۔ اللہ ہی نے سات آسمانوں اور زمینوں کو بنایا ہے اور اُسی کا حکم ہر جگہ جاری و ساری ہے۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٦٦

سورۃ التحریم

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۱۲ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔

اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جو چیز آپ کے لیے حلال ہے اُس سے آپ پرہیز نہ کریں اور قسم کا کفارہ بھی ہوتا ہے اور اللہ تو آپ کا مولیٰ ہے۔ علم و حکمت والا ہے۔ اگر آپ کی کوئی راز کی بات کہیں کوئی زوجۂ مطہرہ بتا بھی دیں تو اللہ آپ پر ظاہر فرما دیتا ہے۔ اور اگر اُن میں سے دو کوئی ایسا مشورہ کریں جو آپ کو ناگوار ہو (یعنی اگر حضرت عایشہ اور حضرت حفصہ نے کوئی مشورہ کیا اور وہ آپ کو پسند نہ ہو) تو اللہ آپ کا مددگار ہے اور اُس کے حکم سے اُس کے فرشتے بھی۔ اور اللہ آپ کو ایسی بیویاں بھی دے سکتا ہے جو زیادہ اطاعت گزار، زیادہ ایمان و ادب والی، زیادہ توبہ و بندگی والی، زیادہ روزہ دار، بیاہی و کنواری ہوں۔ (اس آیت کے نازل ہونے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے زیادہ سے زیادہ آپ کی رضاجوئی کو مقدم جانا)۔ اے ایمان والو، خود کو اور اپنے گھر والوں کو اُس جہنم سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور جس کے لیے سخت فرماں بردار فرشتے مقرر ہیں۔ وہ دن ایسا ہوگا کہ کافروں کا کوئی بہانہ کارگر نہ ہوگا۔ (پس) اے ایمان والو

ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہوجائے اور اللہ تمہاری برائیاں دور کرنے والا اور جنّت میں داخل کرنے والا ہے۔ اُس دن اللہ رسوا نہیں کرے گا اپنے رسولؐ کو اور ان کے ساتھیوں کو اور اُن کا نُور داہنی طرف اور بائیں طرف ہر جگہ پھیلا ہوگا اور اس نُور کو وہ چاہیں گے کہ جنّت میں داخل ہونے تک باقی رہے۔ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلّم آپ کافروں اور منافقوں پہ جہاد کریں اور اُن پہ سختی کریں۔ اُن کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ نوح علیہ السلام کی بیوی اپنے کفر کی وجہ سے اور لوط علیہ السلام کی بیوی اپنے نفاق کی وجہ سے جہنّم میں گئیں اور اُن کے ایسے بلند رشتے کام نہ آئے۔ پھر ان کے برعکس، فرعون کی بیوی نے ایمان حاصل کرکے جنّت حاصل کی اور حضرت مریم اپنی پاکبازی اور پارسائی کی وجہ سے کیسی فرماں بردار بندی ثابت ہوئیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الملک

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۳۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔
بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضے میں ساری
حکومت ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اُسی نے موت اور زندگی
بنائی تاکہ تمھاری جانچ ہو کہ تم میں سے کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔
وہی عزت والا بخشش والا ہے جس نے سات آسمان ایک کے اوپر
ایک بنائے۔ بار بار تم دیکھو اور جانچو سکن تمھیں اُن میں کوئی رخنہ
نظر نہ آئے گا۔ اور اُسی نے زمین سے قریب والے آسمان کو چراغوں
سے آراستہ کیا اور ان چراغوں (ستاروں) کو شیطانوں کے لیے
مار کیا اور جنھوں نے کفر کیا اُن کے لیے جہنم ہی ٹھکانا ہے۔ یہ وہ جگہ
ہے جہاں آگ شدت سے جوش مارتی ہے گویا شدتِ غضب سے
پھٹ جائے گی۔ وہاں جب نافرمان لوگ ڈالے جائیں گے تو وہاں
کے داروغہ اُن سے پوچھیں گے کہ کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا
نہیں آیا تھا؟۔ وہ کہیں گے کہ ضرور آیا تھا لیکن ہم نے اُسے جھٹلا
دیا تھا، تو ایسے لوگ دوزخی ہوں گے۔ البتہ وہ لوگ جو اپنے
رب کو بے دیکھے مانتے ہیں وہ بخشش کے مستحق ہیں۔ اور کوئی
شخص آہستہ کہے یا زور سے کہے، اللہ تو دلوں کی بات بھی جانتا
ہے۔ وہی باریک بین اور خبر رکھنے والا ہے۔ وہی ہے جس نے تمھارے

لیے زمین رام کر دی اور رزق عطا فرمایا۔ اللہ میں سب قدرت ہے کہ وہ نافرمانوں کو زمین میں دھنسا دے یا اُن پر پتھراؤ کر دے۔ منکرین کا احوال تم نے دیکھ لیا ہے۔ اللہ کی قدرت تو تمھیں پرندوں کے دیکھنے سے بھی معلوم ہو گی کہ وہ بوجھل ہو کر بھی ہوا میں اڑتے ہیں اور اللہ ہی اُن کو ہوا میں روکے رکھتا ہے جب تک چاہے۔ اللہ کے مقابلے میں کوئی لشکر نہیں کھڑا ہو سکتا، کوئی دوسرا روزی نہیں دے سکتا، کوئی دوسرا پیدا نہیں کر سکے اور کان، آنکھ یا دل بنا سکے۔ وہی ہے جس نے تمھیں زمین میں پھیلا دیا۔ اُسی کی طرف اُٹھائے جاؤ گے۔ اور قیامت جس کا انکار کیا جاتا ہے آئے گی تو کافروں کے مُنہ خوف سے بگڑ جائیں گے۔ اللہ ہی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے ساتھیوں کو کافروں سے بچاتا ہے کسی میں یہ بھی قدرت نہیں جو پانی زمین میں جذب ہو جائے اُسے ابھار دے اور نظروں کے سامنے لے آئے۔

—— ⁘ ——

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

۶۸

سورۃ القلم

یہ سورۃ مکیؔ ہے۔ اس میں ۵۲ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔
لوح وقلم کی قسم، اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم، آپ مجنوں نہیں ہیں۔ آپ کے اخلاق بہت اعلیٰ ہیں۔ وہ وقت آنے والا ہے کہ کفّار دیکھ لیں گے کہ کون مجنوں تھا۔ اللہ ہی گمراہوں اور ہدایت یافتہ لوگوں کو جانتا ہے۔ آپ جھٹلانے والوں کی پرواہ نہ کریں کیوں کہ وہ چاہتے ہیں کہ آپ اُن سے دین کے معاملے میں نرمی کریں۔ اُن میں تو قسمیں کھانے والے، طعنے دینے والے، اِدھر کی اُدھر لگانے والے، بھلائی سے روکنے والے، حد سے بڑھے ہوئے، بداخلاق، خطاکار لوگ ہیں۔ اپنے مال یا بیٹوں پر بھی گھمنڈ کرتے ہیں۔ ان سب کا برا حال ہونے والا ہے۔ اور ان کی مثال اُس باغ والے جیسی ہے جس کے وارث چاہتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں کچھ نہ دیں اور صبح سویرے سب پھل توڑ کر رکھ لیں۔ لیکن جب وہ وہاں جاتے ہیں تو وہاں کچھ بھی نہیں ملتا۔ البتہ جو شخص اللہ کو یاد کرتا ہے تو فلاح پاتا ہے اور خطاکار کو پچھتانا پڑتا ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اور اللہ سے ڈرنے والے جنّتی ہیں۔ وہ مجرموں جیسے نہیں ہو سکتے جنہیں قرآن جیسا علم کچھ

بھی نہیں مل سکتا۔ قیامت کے دن یہ مجرم شرمسار ہوں گے۔ اور وہ عذاب کی طرف لے جائے جائیں گے۔ دنیا میں انھیں مہلت ملتی رہی لیکن وہ خود ساختہ فریب میں مبتلا رہے۔ آپ اپنے رب کے حکم کا انتظار فرمائیں اور صبر فرمائیں۔ یونس علیہ السلام کو دیکھیے کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں کس قدر پریشان تھے، پھر ہم نے اُن پر فضل فرمایا، تو آپ بھی نہ گھبرائیں۔ کفار تو آپ کو گھورتے ہیں، گویا نظر بد لگا کر گرانا چاہتے ہیں جب کہ آپ کا قرآن وہ سنتے ہیں۔ تو وہ آپکو مجنون کہیں تو کہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ آپ کا قرآن سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۶۹

سورۃ الحاقہ

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۵۲ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔
قیامت حق ہے۔ وہ ضرور آئے گی۔ قوم ثمود
عاد نے اس کا انکار کیا تھا تو ثمود ہلاک کیے گئے سخت ہولناک
آواز سے اور عاد ہلاک ہوئے سخت گرجتی ہوئی آندھی سے اور
یہ لوگ سات راتوں اور آٹھ دنوں تک اس عذاب میں مبتلا
رہے اور بالکل تباہ کر دیے گئے۔ اسی طرح فرعون اور اس سے
پہلے کے اور قوم لوطؑ کے لوگ سب اللہ کی نافرمانی سے تباہ ہوئے۔
نوح علیہ السلام کی قوم کا بھی یہی حال ہوا لیکن ایمان والے محفوظ
رہے۔ جب قیامت کے لیے صور یکایک پھونکا جائے گا تو زمین
اور پہاڑ پاش پاش کر دیے جائیں گے، آسمان پھٹ جائیگا
اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے اور عرش کو
تھامنے والے فرشتے ہوں گے۔ انصاف کا دن ہوگا اور داہنے
ہاتھ میں نامۂ اعمال لینے والے جنت میں جائیں گے اور تمام راحتیں
حاصل کریں گے۔ لیکن جن کے بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوگا وہ
افسوس کریں گے اور کہیں گے کہ کاش ہمیں دوبارہ نہ اٹھایا جاتا
اور ان مصیبتوں میں مبتلا نہ کیا جاتا۔ ایسے لوگ بھڑکتی ہوئی
آگ میں ڈالے جائیں گے۔ یہ لوگ اللہ پر ایمان نہ رکھتے تھے۔

اور نہ مسکین کو کھانا دیتے تھے - اب ان کو پیپ کھانے کو ملے گا
تمام مخلوقات کی قسم (جو نظر آئیں یا نہ آئیں) کہ یہ قرآن ایک کرم
والے رسولؐ سے باتیں ہیں۔ وہ کسی شاعر کی باتیں نہیں۔ نہ
کاہن کی باتیں ہیں۔ یہ اللہ کا کلام ہے اور باتیں بنانے والے اور
افترا پردازسے ہم بقوّت بدلہ لے لیتے - یہ قرآن، نصیحت
ہے ان کے لیے جو ڈرتے ہیں اور اس کا انکار کرنے والے حسرتؐ
ندامت میں گرفتار رہیں گے۔ یہ قرآن بالکل حق ہے اور اے محبوب
صلی اللہ علیہ وسلّم آپ اپنے رب کی تسبیح کریں اور شکر ادا کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المعارج

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۴۴ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔
منکرین اگر قرآن کا انکار کرتے ہیں تو اُن پر ایسا
عذاب آکر رہے گا جسے ٹالنے والا کوئی نہیں۔ اللہ بہت بلندیوں کا
مالک ہے۔ ملائکہ اور جبریلؑ اس کی بارگاہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔
ایسی عظمت والے خدا کی طرف سے جب عذابِ قیامت آئے گا
تو اُس دن پچاس ہزار برس کی مدّت ہوگی۔ آسمان پگھلی ہوئی چاندی
کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ اُون کی طرح ہلکے ہو جائیں گے۔ مجرم
لوگ چاہیں گے کہ عذاب سے بچنے کے لیے وہ اپنا سب کچھ دیدیں
لیکن کوئی چیز کام نہ آئے گی اور وہ لوگ جہنّم میں جھونک دیے
جائیں گے۔ بے شک دنیا میں انسان بڑا بے صبرا اور حریص ہوتا
ہے۔ تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا جاتا ہے اور جب کچھ آسایش ملتی
ہے تو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا۔ لیکن جو لوگ نماز کے پابند
ہیں اور مانگنے والوں یا نہ مانگنے والوں کو دیتے ہیں، قیامت کو
برحق جانتے ہیں، اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بدکاری
سے بچتے ہیں، جو اپنی امانتوں اور وعدہ کی حفاظت کرتے ہیں،
صدق و انصاف کے گواہ ہیں اور نمازوں کی پوری حفاظت
کرتے ہیں وہ سب جنتی ہیں۔ البتّہ کافروں کا حال بُرا ہوگا۔

وہ آپؐ کی بات سنتے بھی ہیں لیکن عمل نہیں کرتے۔ اللہ کو سب قدرت حاصل ہے کہ ایسے لوگوں سے سخت بدلہ لے۔ وہ لوگ ہماری گرفت سے باہر نہیں جا سکتے۔ وہ اپنی بیہودگیوں میں مبتلا ہیں لیکن جب روز قیامت میں وہ اپنی قبروں میں سے نکل کر ایسے دوڑیں گے کہ گویا جھنڈے والے اپنی جھنڈے کی طرف جا رہے ہیں۔ آنکھیں نیچی کیے ہوئے، ذلت و رسوائی میں گرفتار ہوں گے اور یہی وہ دن ہوگا جس کا ان سے وعدہ تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۷۱)

سورۃ نوح

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۲۸ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔
بے شک ہم نے نوح علیہ السلام کو اُن کی قوم کی طرف اللہ سے ڈرانے کے لیے بھیجا۔ انھوں نے اللہ کی بندگی کے لیے تبلیغ کی کہ وہی گناہوں کو بخشنے والا ہے اور وہ تم کو مہلت دیتا ہے کہ تم اصلاح پا جاؤ۔ نوح علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب، میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی لیکن وہ دور ہی ہوتے گئے اور بالکل نہ سُنا اور بڑا غرور کیا۔ اُن کو علانیہ اور خفیہ بھی ترغیب دلائی اور اللہ کی نعمتوں کی بشارت دی۔ اللہ ہی نے سات آسمان (ایک پہ ایک) بنائے۔ چاند سورج بنائے۔ سبزے کی طرح تمھیں زمین سے اُگایا، اسی زمین میں وہ تمھیں لے جائے گا اور پھر دوبارہ نکالے گا۔ زمین کو تمھارے لیے اسی نے بچھونا بنایا کہ اُس کے راستوں میں چلو۔ لیکن قوم نے نافرمانی کی اور ان کے مال اور اولاد نے اُن کو اور بھی مغرور کر دیا۔ انھوں نے اپنے خداؤں کو نہ چھوڑنے پہ زور دیا۔ آخر وہ تباہ ہوئے اور وہاں (آخرت میں) اُن کو کوئی مددگار نہ ملے گا۔ نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے یہ بھی عرض کیا کہ اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ ورنہ یہ دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ اور اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو (جو ایمان لائے تھے) اور اُسے جو میرے

گھر میں ایمان والے ہیں اور سب مسلمان مردوں اور عورتوں کو بھی بخش دے اور کافروں کو تباہ کر دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۷۲)

سورۃ الجنّ

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۲۸ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔
اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم، آپ بتا دیں کہ کچھ جنّات نے میرا قرآن سُنا اور وہ ایمان لے آئے اور اس کے رشد و ہدایت سے مستفید ہوئے، انھوں نے اعتراف کیا کہ رب کی شان بہت بلند ہے۔ اس کے نہ بیوی ہے نہ اولاد ہے۔ کفّار نے خواہ مخواہ اللہ پر جھوٹ باندھا اور یہ بھی کہا کہ اللہ کوئی رسول نہیں بھیجتا۔ جنّات نے یہ بھی کہا کہ ہم لوگ اہلِ آسمان کا کلام سننے کے لیے آسمان پر جانا چاہتے تھے تو وہاں فرشتوں کا پہرا دیکھا اور آگ کی چنگاریاں ہمارے روکنے کے لیے تھیں۔ ہم میں نیک بھی ہیں اور نہیں بھی ہیں اور ہم کو یقین ہوا کہ ہم اللہ کے قابو سے باہر نہیں جا سکتے۔ ہم نے جب ہدایت سنی یعنی قرآن سنا تو ہم میں سے ایمان بھی لائے اور بھلائی حاصل کی۔ لیکن جو منکر ہوئے وہ جہنّم کے ایندھن ہوئے۔ آپ فرما دیں کہ اگر انسان سیدھی راہ پر رہے تو اللہ کی طرف سے رزق کی بڑی کشادگی ہے۔ لیکن نافرمانوں کے لیے آخرت میں بھی عذاب ہے۔ اور مسجدیں

تو اللہ کی بندگی کے لیے ہیں اور جب آپ اُس کی بندگی کے لیے کھڑے ہوتے تو جنّات کا ہجوم لگ گیا تھا۔ آپ فرمادیں کہ میں صرف ایک اللہ کی بندگی کرتا ہوں، کسی کو اُس کا شریک نہیں ٹھہراتا، میں تمھارے کسی بُرے بھلے کا مالک نہیں، مجھے اللہ سے کوئی نہیں بچا سکتا، میں اُس کے سوا کسی کی پناہ نہیں پاؤں گا، اور میں تو رسالت کا فرض ادا کرتا ہوں۔ جو لوگ نافرمان ہیں وہ جہنّم میں جائیں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور قیامت ہی میں اُنھیں پتا چلے گا کہ کس کا مددگار اللہ ہے۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ وعدہ کا دن کب آئے گا۔ وہی غیب کی خبر رکھتا ہے اِلّا یہ کہ وہ اپنے پسندیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیدے اور فرشتے بھی اُن کی نگرانی کرتے ہیں تاکہ اللہ کا پیام پہنچ جائے اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے اور تمام اعداد و شمار اُسکے پاس ہیں۔

—— ⁘ ——

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المزمّل

یہ سورۃ مکّی ہے ۔ اس میں ۲۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔

اے کملی والے (محبوب صلی اللہ علیہ وسلّم) رات میں قیام کیجیے لیکن آپ کو اختیار ہے کہ یہ قیام نصف شب سے کم ہو یا زیادہ۔ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر (اور رعایتِ مخارج وصفات وغیرہ کے ساتھ) پڑھیے اور عنقریب آپ پر ایک بھاری بات (یعنی قرآن اور اُس کے اوامر ونواہی) ڈالیں گے ۔ اور سونے کے بعد رات کا اٹھنا زیادہ دباؤ ڈالتا ہے (لیکن) بات خوب سیدھی نکلتی ہے ۔ بے شک دن میں تو آپ کی مصروفیات بہت ہیں۔ آپ تو اللہ کو خوب یاد کریں اور سب سے ٹوٹ کر اُس کے ہو جائیے۔ وہ تو مشرق و مغرب سب کا رب ہے اور اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اُسی کو آپ اپنا کارساز سمجھیے اور کافروں کی بات پر صبر کیجیے۔ اور انھیں مجھ پر چھوڑ دیجیے۔ ان کافرمالداروں کے لیے تھوڑی مہلت ہے۔ پھر تو ان کے لیے بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی آگ ہے۔ گلے میں پھنسنے والا کھانا اور درد ناک عذاب ہے ۔ اس روزِ قیامت میں زمین اور پہاڑ تھرتھرائیں گے اور پہاڑ ریت کا ٹیلا بن جائیں گے۔ بے شک ہم نے تم لوگوں کے پاس ایک رسول بھیجا جو مومنوں اور کافروں کو پہچاننے والا ہے ۔ فرعون کے پاس بھی رسول بھیجا تھا

لیکن اُس نے نافرمانی کی تو ہم نے اُسے سخت گرفت میں پکڑا۔ قیامت کے دن کفّار کس طرح بچ سکیں گے۔ وہ دن ایسا ہولناک ہوگا کہ بچّے، بوڑھے ہو جائیں گے اور آسمان پھٹ جائے گا۔ اور اللہ کا وعدہ ہو کر رہے گا۔ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلّم) آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے صحابہ بھی کبھی دو تہائی رات کے قریب، کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات قیام کرتے ہیں۔ تاہم مسلمانوں کے لیے آسانی کر دی گئی ہے کہ وہ اپنی آسانی کے مطابق جتنا چاہیں قرآن پڑھیں، کیونکہ ان میں سے کچھ بیمار بھی ہوتے ہیں، کچھ سفر میں ہوتے ہیں اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔ تو جتنا قرآن میسّر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور جو شخص اپنے لیے بھلائی کے کام کرے گا تو اُسے بہت ثواب اور اجر ملے گا۔ اللہ سے بخشش مانگو۔ وہ بے شک بخشنے والا مہربان ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۷۴)

سورۃ المدّثّر

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۵۶ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔

اے بالاپوش اوڑھنے والے (محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کھڑے ہوجائیں، اللہ سے ڈرائیں، اپنے رب کی عظمت بیان کریں، کپڑے پاک رکھیں، بتوں سے دور رہیں۔ زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کریں اور اپنے رب کی خاطر صبر کیے رہیں۔ پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ کافروں کے لیے بہت سخت ہوگا۔ ولید بن مغیرہ کو میں نے اکیلا پیدا کیا تھا۔ اُسے مال و اولاد بھی بہت کچھ دیا تھا۔ پھر بھی وہ زیادہ کی طمع کرتا ہے اور میری آیتوں سے عناد رکھتا ہے اور تیوری چڑھا کر اور مُنہ بگاڑ کر دیکھتا ہے اور وہ قرآن کو جادو کہتا ہے تو اب اس کا انجام دوزخ ہے جس پر ۱۹ داروغہ متعیّن ہیں اور کتاب والے بھی یہی تعداد اپنی کتابوں میں پڑھ چکے ہیں۔ اس سے ایمان والوں کو یقین حاصل ہوگا۔ اور اللہ ہی ہدایت یا گمراہی دینے والا ہے۔ ہاں چاند کی قسم، رات کی اور صبح کی قسم، دوزخ بہت بڑی ہے۔ آپ تو لوگوں کو ڈرائیے، پھر جو چاہے ایمان قبول کرے یا نہ کرے۔ اور دا ہنی طرف والے جنّت میں ہوں گے۔ وہ مجرموں سے پوچھیں گے کہ تم دوزخ میں کس لیے ڈالے گئے۔ وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں

پڑھتے تھے، مسکینوں کو کھانا نہیں دیتے تھے۔ بیہودہ فکر والوں کے ساتھ تھے اور قیامت کے منکر تھے۔ اب ایسے لوگوں کو کوئی سفارش کام نہیں دے گی۔ دنیا میں منکرین کیوں نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں اور ایسے بھاگتے ہیں جس طرح گدھا، شیر سے بھاگتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک کھلا صحیفہ دیدو جس میں ہر ایک کا نام ہو تو پھر شاید ایمان لائیں۔ ایسے لوگ کیا ایمان لائیں گے! اللہ چاہے تو وہ ایمان لا سکتے ہیں۔ اور اللہ ہی ہے جس سے ڈرا جائے اور وہی مغفرت بھی فرما سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سورۃ القیٰمہ

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۴۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔

قیامت کی قسم انسان ضرور اٹھایا جائے گا اور اس کی ہڈّیاں جمع کی جائیں گی۔ وہ بطورِ استہزاء پوچھتا ہے کہ قیامت کب آئے گی ؟۔ وہ ضرور آئے گی جب آنکھیں چوندھیا جائیں گی، چاند میں گہن لگ جائے گا۔ سورج اور چاند ملا دیے جائیں گے اور انسان کہے گا کہ کدھر بھاگ کر جاؤں، اُس دن اُسے اپنے رب ہی کی طرف جا کر ٹھہرنا ہے۔ اُس دن اُسے اپنے اعمال کا اگلا پچھلا سب بتا دیا جائے گا بلکہ وہ خود ہی جان لے گا۔ اور پھر کوئی عذر نہ سُنا جائے گا۔ اور اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلّم، وحی کے نزول کے وقت آپ اُسے یاد کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اُس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا (آپ کے لیے) ہمارا ذمّہ ہے۔ اس لیے جب وحی پوری ہو جائے اُس وقت آپ پڑھیں۔ قرآن کی باریکیاں سمجھانا بھی ہمارا ذمّہ ہے۔ کُفّار تو دنیا کی چاہت میں لگے ہوتے ہیں اور آخرت کو بھول بیٹھے ہیں۔ اُس دن مومنوں کے چہرے تر و تازہ ہوں گے اور کافروں کے مُنہ بگڑے ہوئے ہوں گے اور موت کے وقت کافر چاہے گا کہ کوئی جھاڑ پھونک کر دے تو اُسے شفا حاصل ہو جائے۔ لیکن کچھ کام نہ آئے گا اور اپنے رب کے سامنے پیش ہونا ہو گا۔ اور

ابوجہل نے قرآن کو نہ مانا، نماز نہیں پڑھی، اُس نے جھٹلایا اور منہ پھیر لیا بلکہ تکبّر کے ساتھ اپنے گھر چلا گیا، تو اب اُس کی خرابی کا وقت آ گیا اور وہ اس گھمنڈ میں نہ رہے کہ وہ آزاد چھوڑ دیا جائیگا وہ تو کچھ بھی نہیں تھا تو اُسے نیست سے ہست کیا اور کن کن منزلوں سے اُسے گزارا، پھر اس کے جوڑے بھی پیدا کیے گئے۔ تو جس اللہ نے یہ سب کچھ کیا، کیا اُس میں قدرت نہیں ہے کہ وہ مُردے کو جلا سکے؟ —

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الدّھر

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۳۱ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔
بے شک انسان پر ایک وقت ایسا بھی گزرا ہے
جب کہ اُس کا نام ونشان بھی نہیں تھا۔ پھر ہم نے اُسے پیدا کیا تاکہ
اُسے اوامر و نواہی سے جانچیں، اُسے راہِ حق بھی دکھلائی لیکن
وہ ایمان لایا اور نہیں بھی لایا۔ اور کافروں کے لیے زنجیریں، طوق
اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار ہے۔ اور نیک لوگ جنت میں ایک ایسے چشمے
میں سے پییں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی اور وہ اُسے محلوں میں
بہا کرلے جائیں گے۔ ایسے نیک بندے اللہ کے لیے دیتے ہیں اور اُس
دن سے ڈرتے ہیں جس کی شدّت پھیلی ہوئی ہوگی۔ وہ لوگ اللہ کی محبّت
میں مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کِھلاتے ہیں اور اُن لوگوں سے بدلہ یا
شکریہ نہیں چاہتے۔ اُس دن اللہ ایسے نیک لوگوں کو فرحت اور شادمانی
دے گا۔ جنّت دے گا۔ عمدہ لباس دے گا، وہاں گرمی سردی کی
تکلیف نہیں ہوگی۔ عمدہ عمدہ پھل کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں حاصل
کرسکیں گے۔ چاندی کے جام ہوں گے جو شیشے کی طرح شفّاف ہونگے۔
ان میں ادرک کی مِلونی ہوگی جسے سلسبیل کہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں
غلمان ہوں گے جو خود حسین ہوں گے۔ جنّتی لوگ عجیب راحتوں
کے سامان دیکھیں گے۔ عمدہ لباس اور زیب و زینت کی چیزیں

حاصل کریں گے جو اُن کی اطاعت کا صلہ ہوں گی۔ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم، ہم آپ پر قرآن بتدریج نازل کرتے ہیں، آپ صبح و شام دن رات اور تہجد میں اُسے یاد کرتے ہیں۔ کفار تو صرف دنیا کے حریص ہیں۔ وہ آخرت کو فراموش کر بیٹھے ہیں ہم نے انھیں بھی پیدا کیا ہے اور اُن کے جوڑ بند درست کیے ہیں اور ہم جب چاہیں انھیں بدل دیں۔ مخلوق کو نصیحت دی جاتی ہے تو جو شخص چاہے اپنے رب کی طرف راہ پکڑے۔ اور اللہ ہی کی مرضی سے سب کچھ ہے۔ بے شک وہی علم و حکمت والا ہے۔ وہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے۔ لیکن ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کیا ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۷۷)

سورۃ المرسلٰت

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۵۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔

قسم ہے اُن ہواؤں کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں پھر زور سے جھونکے دیتی ہیں، پھر اُن رحمت والی ہواؤں کی قسم جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں، پھر اُن ملائکہ کی جماعتوں کی قسم جو حق و ناحق کو جدا کرنے والی اور اللہ کی یاد کا القا کرنے والی ہیں کہ بے شک قیامت اور وعدہ کا دن ضرور آئے گا۔ اُس وقت تارے محو کر دیے جائیں گے، آسمان میں رخنے پڑ جائیں گے، پہاڑ غبار ہو کر اُڑ جائیں گے، اُمتوں پر گواہی دینے کے لیے رسولوں کا وقت آئے گا کہ وہ فیصلے کا دن ہوگا اور اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے۔ اگلے لوگ جو رسولوں کو جھٹلاتے تھے ہلاک کیے گئے، پچھلے بھی ہلاک کر دیے جائیں گے اگر وہ بھی جھٹلاتے ہیں اور مجرموں کا یہی حال ہوگا۔ ہم نے تم کو ایک بے قدر پانی سے پیدا کیا اور ایک اندازے تک ایک محفوظ جگہ میں رکھا۔ ہم کو سب قدرت حاصل ہے لیکن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے۔ زمین کو دیکھو کہ زندہ لوگ اُس پر جمع ہیں اور مُردے اُس میں پیوند ہیں، اُس میں اونچے اونچے پہاڑ ڈالے اور ہم نے تمھیں خوب میٹھا پانی بھی پلایا لیکن اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے۔ کافروں کو عذاب کی طرف بھیجا جائے گا اور وہ عذاب اُن کے اُوپر اور

داہنے بائیں بھی ہوگا۔ دوزخ ایسی چنگاریاں اُڑاتی ہے جیسے اونچے محل، جیسے زرد رنگ کے اونٹ ہوں۔ اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے۔ اور اُس دن وہ (کفّار) نہ بول سکیں گے اور نہ عذر کر سکیں گے۔ اور اُس دن کسی طرح کا وہ داؤ بھی نہ چل سکیں گے۔ البتّہ متقی لوگ سایے میں اور چشموں میں ہونگے، میووں میں سے جو چاہیں گے کھائیں گے اور رَچ کر پییں گے۔ بیشک نیکیوں کو یہی صلہ ملے گا۔ اور کفّار دنیا میں کچھ دن کھالیں اور برت لیں لیکن وہ مجرم ہیں کہ نماز بھی نہیں پڑھتے، اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے کہ وہ قرآن کے بعد اور کون سی چیز پہ ایمان لائیں گے؟ یعنی دنیا میں وہ آخری کتاب پر بھی ایمان نہیں لائے تو اُن کے لیے خرابی ہی خرابی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النّبا

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۴۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔

کفّارِ مکّہ نے قرآن پر شک کیا ہے اور آپس میں پوچھ گچھ کرتے ہیں لیکن انھیں جلد پتا چل جائے گا۔ کیا ہم نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ پہاڑوں کو زمین کے تھامنے کے لیے میخیں نہیں بنایا؟ رات کو پردہ پوش اور دن کو روزگار کے لیے نہیں بنایا؟ ہم نے ایک نہایت چمکتا چراغ بھی دیا، پھر بدلیوں سے زور کا پانی اُتارا تاکہ غلّہ اور سبزہ اور گھنے باغ تیّار ہوں۔ پھر فیصلے کا دن جب آئے گا تو صُور پھونکا جائے گا اور تم سب فوج در فوج جمع ہو گے۔ آسمان کھول دیا جائے گا۔ پہاڑ چلائے جائیں گے اور جہنّم سرکشوں کا ٹھکانا ہو گا جہاں اُن کے لیے کوئی ٹھنڈک یا پینے کا پانی نہیں ہو گا مگر کھولتا ہوا پانی ملے گا اور پیپ۔ یہ سب اُن کے جھٹلانے کا نتیجہ ہو گا۔ البتّہ ڈرنے والوں کے لیے کامیابی ہو گی۔ قسم قسم کے پھل اور انگور ملیں گے۔ ہر طرح کی راحت کا سامان ہو گا۔ وہاں کوئی لغویات نہ ہو گی۔ قیامت کے دن تمام کائنات کے رب کے سامنے کسی کو بات کرنے کا اختیار نہ ہو گا۔ جبریل علیہ السلام بھی اور فرشتے بھی کھڑے ہوں گے، بغیر اذن کے کوئی بھی نہ بول سکے گا۔ عذاب سے بچنے کے لیے اللہ ہی کی طرف رجوع ہونا چاہیے اور قیامت کے دن آدمی وہی دیکھے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور اس دن کے عذاب کو دیکھ کر کافر کہے گا کہ کاش میں کسی طرح مٹّی ہو جاتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

۷۹

سورۃ النّازعات

یہ سورۃ مکیؔ ہے۔ اس میں ۴۶ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں۔

قسم اُن فرشتوں کی جو کافروں کی جانیں سختی سے کھینچیں اور مومنوں کی جانیں نرمی سے قبض کریں اور جو آسانی سے جائیں اور آگے بڑھ کر اپنی خدمت پہ جلد پہنچیں پھر اپنے کاموں پہ لگ جائیں کہ کافروں پہ ضرور عذاب ہوگا جب کہ قیامت آئے گی، لوگوں کے دل دھڑکتے ہوں گے اور آنکھ اوپر نہ اٹھا سکیں گے۔ کافر تو دنیا میں یہی کہتے ہیں کہ ہم دوبارہ زندہ نہیں ہونگے لیکن جب وہ مرنے کے بعد ایک ہی صور پر دوبارہ زندہ ہوں گے تو اُن کو اُسی وقت معلوم ہو سکے گا۔ موسیٰ علیہ السلام کو طویٰ کے جنگل میں اللہ کا حکم ہوا تھا کہ فرعون کے پاس جائیں کہ وہ سرکش ہے۔ اسے اپنے رب کی طرف بلائیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بڑی نشانی بھی (اپنے معجزوں سے) دکھائی لیکن اُس نے نافرمانی کی اور اپنے لوگوں سے کہنے لگا کہ میں تمھارا سب سے اونچا رب رب ہوں۔ پھر تو اللہ نے دنیا اور آخرت دونوں کے عذاب میں اُسے پکڑا۔ اللہ سے ڈرنے والے ہی اس واقعے سے نصیحت حاصل کر سکتے ہیں انسان کی تخلیق سے زیادہ بڑی تخلیق آسمان کی ہے کہ اُسکی چھت بلند کی۔ رات دن بنائے اسکے بعد زمین پھیلائی پانی اور چارہ پیدا کیا پہاڑوں کو جمایا جب قیامت میں مُردے زندہ ہوں گے تو دنیا کے نیک و بد اعمال اُس کے سامنے ہوں گے۔ دوزخ سب کے سامنے ہو گی۔ تو جن لوگوں نے دنیا کی زندگی کو

ترجیح دی تھی وہ اُس میں داخل کیے جائیں گے۔ لیکن جو لوگ اللہ سے ڈرتے تھے اور نفس کو خواہشوں سے روکتے تھے تو بے شک جنّت اُن کا ٹھکانا ہے۔ آپؐ سے لوگ قیامت کے وقت کو معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ آپؐ فرمادیں کہ اس سوال سے تم لوگوں کو کیا حاصل؟۔ وہ دن جب آئے گا تو وہ لوگ دنیا کی زندگی کو ایک شام یا ایک دن کا وقت سمجھیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

سورۃ عَبَسَ

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۴۲ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلمؐ) آپ کے پاس جو نابینا حاضر ہوا ہے وہ خلوص سے دین کو معلوم کرنا چاہتا ہے۔ آپ اس سے منہ نہ پھیریں اور جو لوگ اپنے مال و دولت کی وجہ سے دین کو اہمیت نہیں دیتے اُن کے لیے آپ توجہ نہ دیں۔ آپ تو صرف سمجھا دیں۔ تو جو چاہے دین کو حاصل کرے اور انسان تو ناشکرا ہے کہ اللہ کی کثیر نعمتوں اور احسانوں کو حاصل کر کے بھی اُس کو یاد نہیں کرتا۔ انسان کی حیثیت ہی کیا ہے؟ وہ کس طرح پیدا کیا گیا، کن کن منزلوں سے وہ گزرا یہاں تک کہ موت آگئی لیکن وہ ایمان نہ لایا۔ وہ دیکھے کہ ہم نے اس کے لیے کس طرح کھانے کا انتظام کیا۔ پانی دیا، زمین کی کاشت کرائی، غلّہ اگایا۔ پھل اور باغ بنائے۔ اُس کے لیے اور اُس کے چوپاؤں کے لیے بھی خوراک بنائی لیکن وہ اللہ کو نہیں پہچانتا۔ پھر جب قیامت آئے گی اور انسان اپنے بھائی اور ماں باپ سے بھی بھاگے گا، جورو اور اولاد سے بھاگے گا تو ایمان والے ہی خوشیاں منائیں گے اور اُن کے چہرے روشن ہوں گے۔ لیکن کفّار کے منہ پہ گرد پڑی ہوگی اور وہ سیاہ ہوں گے۔ یہ بدکار کافر ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

۸۱

سورۃ التکویر

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۲۹ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔
یہ سورۃ روزِ قیامت کا منظر پیش کرتی ہے۔
ارشاد ہے کہ جب آفتاب کا نور زائل ہو جائے گا۔ جب تارے جھڑ کر گر جائیں گے۔ جب پہاڑ غبار کی طرح اڑتے پھریں گے۔ جب قریب میں بچّہ دینے والی اونٹنیاں چھوٹی ہوئی پھریں گی۔ جب وحشی جانور جمع کیے جائیں گے۔ جب سمندر سلگائے جائیں گے۔ جب نیک لوگ نیکوں کے ساتھ اور بُرے لوگ بُروں کے ساتھ ہوں گے۔ جب زندہ دفن کی ہوئی بچّی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس خطا پر ماری گئی تھی۔ جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے۔ جب آسمان اپنی جگہ سے کھینچ لیا جائیگا۔ جب جہنّم کو بھڑکایا جائے گا۔ جب اللہ کے پیاروں کے لیے جنّت قریب لائے جائے گی، اُس وقت ہر انسان کو اُس کی نیکی اور بدی کا علم ہو جائیگا۔ تو قسم ہے ان ستاروں کی جو الٹے پھریں جو سیدھے چلیں اور چھپے رہیں اور رات کی قسم جب وہ ہلکی پڑے اور صبح کی قسم جب اُسکی روشنی پھیل جائے کہ یہ قرآن جبریل علیہ السلام ہی لائے ہیں جو قوت و عزت والے ہیں اور عرش کے حضور ہوتے ہیں۔ فرشتے ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور وہ امانت دار ہیں۔ اور حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلّم کوئی مجنون نہیں جیسا کہ کفّار خیال کرتے ہیں۔ بے شک اُنھوں نے جبریل علیہ السلام کو اُن کی اصلی صورت

ہیں اور آفتاب کے طلوع کی جگہ دیکھا ہے۔ وہ غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں ہیں۔ اور شیطان تو قرآن سے محروم ہے۔ پھر تم کیوں قرآن سے اعراض کرتے ہو؟ وہ تو سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہے لیکن اُسی کے لیے جو حق پر چلنا چاہے اور تم لوگ وہی چاہو گے جو سارے جہانوں کا رب چاہے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سورۃ الانفطار

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اور اس میں ۱۹ آیتیں ہیں۔

یہ سورۃ بھی قیامت کا منظر پیش کرتی ہے۔ ارشاد ہے کہ جب آسمان پھٹ پڑے۔ جب تارے جھڑ پڑیں۔ جب سمندر بہا دیے جائیں اور جب مُردے زندہ ہوں تو ہر شخص جان لے گا جو اس نے اپنے اعمال بھیجے ہیں یا اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ اے انسان، تو نے کیوں اپنے رب کو نہیں پہچانا اور کیوں فریب میں رہا؟ اسی نے تو تجھے پیدا کیا ہے، ٹھیک بنایا، تیرے اعضاء درست کیے، صورت عطا کی، پھر بھی تم روزِ جزا کے منکر ہو۔ بے شک تمھارے اعمالُ اقوال کے نگراں فرشتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں اور جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔ بے شک نیک لوگ جنّت میں ہوں گے اور بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے اور قیامت سے کوئی بچ نہ سکے گا۔ اُس دن کوئی شخص کسی کے لیے کوئی اختیار نہ رکھے گا اور سارا حکم اُس دن صرف اللہ کا ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۸۳)

سورۃ المطفّفین

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۳۶ آیتیں ہیں۔

لوگ دوسروں سے پورا تول کر لیتے ہیں لیکن خود کم تولتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے خرابی ہے اور انھیں قیامت کے دن اللہ کے سامنے جواب دینا ہوگا۔ اور کافر لوگوں کے اعمال نامے سب سے نیچی جگہ سجّین میں ہوں گے اور جب وہ قیامت کے روز پیش ہوں گے تو ایسے سرکش لوگوں کے لیے خرابی ہے۔ وہ اس دن کے منکر ہیں اور جب ہماری آیتیں اُن کو سنائی جاتی ہیں تو وہ انھیں اگلوں کی کہانیاں سمجھتے ہیں۔ اُن کے دلوں پر زنگ ہے اور وہ اپنے رب کے دیدار سے محروم ہوں گے۔ پھر جہنّم میں ڈالے جائیں گے اور انھیں بتایا جائے گا کہ یہی وہ عذاب ہے جس کو تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔ اور نیک لوگوں کے اعمال نامے سب سے اونچی جگہ علّیین میں ہوں گے اور اُن کے نوشتے کی تو فرشتے بھی زیارت کرتے ہیں۔ وہ لوگ چین میں ہوں گے اور اُن کے چہروں پر چین کی تازگی ہوگی۔ اور انھیں ایسی شراب طہور پلائی جائے گی جو نکھری ہوئی اور مشک سے مُہر کی ہوئی ہوگی۔ تسنیم سے اس کی آمیزش ہوگی اور یہ وہ چشمہ ہے جس سے مقربین ہی سرشار ہوتے ہیں۔ تو وہ کافر لوگ جو دنیا میں مسلمانوں پر ہنستے تھے اور انھیں بہکے ہوئے سمجھتے ہیں آج

اُن پر ہنیں گے اور اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھیں گے کہ کفّار کس قدر رسوا ہوئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۸۴)

سورۃ الانشقاق

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اور اس میں ۲۵ آیتیں ہیں۔

اس سورۃ میں بھی قیامت کا منظر دکھایا گیا ہے۔ جب آسمان اللہ کے حکم سے شق ہوگا اور جب زمین برابر کردی جائے گی اور اس کے اندر کی تمام چیزیں وہ اُگل دے گی، اسوقت انسان اپنے اعمال کے نتائج دیکھے گا۔ تو جس شخص کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ اپنے جنّتی گھر والوں کی طرف خوش خوش پلٹے گا۔ لیکن جس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا وہ جہنّم کے خوف سے مَوت کی آرزو کرے گا۔ وہ دنیا میں سمجھتا تھا کہ اُسے اللہ کے یہاں نہیں جانا ہے۔ شام کے اُجالے کی قسم اور رات کی قسم جب سب چیزیں جمع ہو جاتی ہیں اور چاند کی قسم کہ جب اُس کا نور کامل ہو جاتا ہے، یہ بات یوں ہے کہ تم مختلف منزلوں سے گزرتے ہو پھر بھی تم ایمان نہیں لاتے اور جب قرآن پڑھا جائے تو سجدہ نہیں کرتے۔ یہ عمل تو کافروں کا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ لوگ

دین کے خلاف کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے عمل صالح کیے تو اُن کے لیے ایسا ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۵

سورۃ البروج

یہ سورۃ مکی ہے۔ اور اس میں ۲۲ آیتیں ہیں۔
بُرج والے آسمان کی قسم، روز قیامت کی قسم روز جمعہ کی قسم اور اُس روزِ عرفہ کی قسم جب کہ آدمی اور فرشتے حاضر ہوتے ہیں اصحابِ اُخدود (یعنی کھائی والوں) پر لعنت ہو جو ایمان والوں کو کھائی میں ڈال جلاتے تھے اور اُن کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتے تھے۔ بے شک وہ لوگ جنھوں نے مسلمانوں کو ایذا پہنچائی، پھر توبہ بھی نہیں کی تو ان کے لیے سخت آگ کا عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے تو ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور یہ ان کی کامیابی ہے۔ اور اللہ کی پکڑ بہت سخت ہے۔ وہی پہلے بھی کرتا ہے اور بعد میں بھی کرتا ہے اور وہی بخشنے والا ہے۔ بندوں سے محبت کرنے والا، عزت والے عرش کا مالک ہے۔ وہ ہمیشہ جو چاہے کر لیتا ہے۔ فرعون اور ثمود کے لشکر پیغمبروں کے

مقابلے میں آتے لیکن سب تباہ کر دیے گئے۔ کفار جھوٹے ہیں اور انھیں گھیرے ہوئے ہے اور قرآن بڑی عظمت والا ہے جو لوحِ محفوظ میں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۸۶)

سورۃ الطارق

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۱۷ آیتیں ہیں۔

اس سورۃ کی شانِ نزول یہ ہے کہ ایک رات حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ابو طالب کوئی کھانا ہدیہ لائے۔ حضور اُس کو تناول فرما رہے تھے کہ ایک تارا ٹوٹا اور تمام فضا آگ سے بھر گئی۔ ابو طالب نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ستارہ ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ قدرت الٰہیہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ ابو طالب کو تعجب ہوا۔ اور یہ سورۃ نازل ہوئی۔ ارشاد ہے کہ آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے ستارے کی قسم جو خوب چمکتا ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے اعمال کی نگرانی کے لیے اُس کے رب کی طرف سے نگراں مقرر نہ ہو۔ تو انسان کو چاہیے کہ وہ غور کرے کہ وہ کس چیز سے بنایا گیا ہے (کس طرح اُس کی کس پانی سے تخلیق ہوئی ہے) اور اللہ ہی اُس کو مرنے کے بعد دوسری زندگی کی طرف واپس لانے پر قادر ہے۔ اور یہ

اُس دن ہوگا جب کہ انسان کی پوشیدہ باتوں کی جانچ ہوگی۔ اور اُس دن اُس کے پاس کوئی زور نہ ہوگا اور کوئی مددگار نہ ہوگا۔ آسمان کی قسم جس سے بارش آتی ہے اور زمین کی قسم جس سے نباتات پیدا ہوتی ہیں، بے شک قرآن، حق و باطل کا فیصلہ کرتا ہے اور وہ مذاق نہیں۔ کفّار کچھ بھی داؤ چلیں، اللہ کے آگے اُن کی کیا حقیقت ہے؟ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلّم آپ کچھ دنوں کے لیے کافروں کو ڈھیل دیدیں، پھر یہ خود ہی ہلاک کر دیے جائیں گے۔ (یعنی جنگ بدر میں ہلاک ہوں گے۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۸۷)

سورۃ الاعلیٰ

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۱۹ آیتیں ہیں۔

حدیث میں ہے کہ جب اس سورۃ کی پہلی آیت نازل ہوئی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو اپنے سجدے میں داخل کرو (یعنی سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہو)۔

ارشاد ہے کہ اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے جس نے ہر چیز کی پیدایش ایسی مناسب فرمائی جو پیدا کرنے والے کے علم و حکمت پر دلالت کرتی ہے اور جس نے ہر چیز کو صحیح انداز سے پر چلایا۔ وہ تو چارا بھی پیدا کرتا ہے اور اُسے خشک بھی کر دیتا ہے (اسی طرح انسان بھی پیدا ہو کر مر جاتا ہے)۔ اور اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کو حفظِ قرآن کی نعمت ایسی عطا کی جاتی ہے کہ آپ بالکل نہ بھولیں گے۔ اللہ ہی ہر ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے۔ اور اللہ آپ کے لیے تبلیغ کا کام آسان کر دے گا اور آپ تو نصیحت فرماتے رہیں اور وہی نصیحت حاصل کرے گا جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ شقی اور بدبخت ہی اس سے دور رہے گا اور جہنم میں جائے گا جہاں اُسے نہ موت ہے نہ زندگی ہے (یعنی بہت بُری حالت ہو گی)۔

بے شک وہی کامیاب ہے جو ایمان لایا اور اپنے رب کا نام لیا اور نماز پڑھی ۔۔ اے لوگو، تم اس دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔

حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔ یہ بات اگلے صحیفوں میں بھی بتائی گئی ہے یعنی ابراہیم علیہ السلام اور موسٰی علیہ السلام کے صحیفوں میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۸۸)

سورۃ الغاشیہ

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۲۶ آیتیں ہیں۔

بے شک تمھارے پاس اس مصیبت (یعنی قیامت) کی خبر آتی ہے جو چھا جائے گی۔ اُس دن کتنے ہی ذلیل ہوں گے اور اُن کی مشقّت (دنیا کے لیے جو تھی) کام نہ آئے گی۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔ نہایت جلتے ہوئے چشمہ کا پانی اُنھیں دیا جائے گا۔ آگ کے کانٹے کھانے کو دیے جائیں گے کہ اُن سے غذا کا کوئی نفع نہ ہوگا۔ لیکن اُس دن کتنے چین میں ہوں گے اور اُن کی کوشش (آخرت کے لیے) بار آور ہوگی اور وہ اس سے راضی ہوں گے۔ بلند جنّت میں ہوں گے، چشمہ جاری ہوگا۔ بلند تخت ہوں گے۔ چنے ہوئے کوزے ہوں گے۔ قالین برابر برابر بچھے ہوئے ہوں گے۔ چاندنیاں پھیلی ہوں گی۔ اللہ کی قدرت تو دنیا میں نظر آتی ہے کہ اونٹ کس طرح بنایا گیا۔ اُس میں کیا کیا

خصوصیات ہیں جن سے انسان کو سبق حاصل ہو سکتا ہے۔ آسمان بغیر ستون کے اونچا کیا گیا، پہاڑ قائم کیے گئے، زمین بچھائی گئی۔ کیا یہ سب چیزیں آسان ہیں اور کیا کسی اور میں یہ قدرت ہے؟۔ پس اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ تو نصیحت سنانے والے ہیں، بس نصیحت سنا دیجیے، آپ جبر تو نہیں کریں گے۔ تو جو شخص ایمان سے پھرتا ہے اور کفر کرتا ہے تو اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ وہ سب ہمارے سامنے پیش ہوں گے اور ہمارے ہی سامنے اُن کا حساب ہو گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؒ

۸۹

سورۃ الفجر

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۳۰ آیتیں ہیں۔

اس صبح کی قسم (جس سے سال شروع ہوتا ہے)
اور ذی الحجہ کی دس راتوں کی قسم، جُفت اور طاق چیزوں کی قسم
اور اس خصوصی شب (شبِ قدر یا شبِ مُزدلفہ) کی قسم (کہ کافر
ضرور عذاب میں ڈالے جائیں گے اور عقل والے ایمان کو اختیار
کریں گے) اللہ نے قومِ عاد کے ساتھ اُن کی نافرمانی کی وجہ سے کیا
کیا؟ وہ تو زیادہ قد، زیادہ قوّت اور زیادہ عمر والے تھے۔ اُسی
قوم میں سے شدّاد بھی تھا جس نے ایک عظیم شہر بنایا تھا۔ ثمود
قوم نے بھی پتھر کی چٹانیں کاٹ کاٹ کر مکان تعمیر کیے تھے۔ وہ سب
اور فرعون جس نے سرکشی کی، تباہ کیے گئے۔ ان پر تمھارے ربّ نے بہت زور سے عذاب
کا کوڑا مارا۔ اور اللہ کی نظر سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ انسان کو جب جاہ و نعمت ملتی ہے تو
کہتا ہے کہ میرے ربّ نے مجھے عزّت دی لیکن جب اس کی آزمائش ہوتی ہے اور اس کا رزق تنگ
ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے ربّ نے مجھے خوار کیا۔ یہ نہیں سوچتے کہ وہ یتیم کو عزّت نہیں دیتے ہیں لیکن
کو کھانا نہیں کھلاتے اور نہ اس کے لیے رغبت دلاتے، میراث کا مال خود ہی
کھا لیتے ہیں اور مال کی محبّت بہت رکھتے ہیں۔ لیکن ان باتوں پر
غور نہیں کرتے۔ قیامت کے دن ہی اُنھیں پتا چلے گا جب کہ زمین
پاش پاش کر دی جائے گی۔ اور اُس وقت سوچنے سے فائدہ

نہ ہوگا اور پچھتانا بے کار ہوگا۔ لیکن اطمینان والے لوگ اپنے رب کی طرف خوش خوش جائیں گے۔ وہ اُس سے راضی ہوں گے اور اللہ ان سے راضی ہوگا۔ وہ خاص بندوں میں شمار ہوں گے اور جنّت میں جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۹۰)

سورۃ البلد

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اور اس میں ۲۰ آیتیں ہیں۔

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلمؐ، مجھے اس شہر کی قسم جس میں آپ ہیں اور آپ کے والد ابراہیم علیہ السلام اور اُن کی اولاد کی قسم، بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہتا ہوا پیدا کیا۔ کیا کافر یہ سمجھتا ہے کہ اُس پر کوئی قدرت نہیں پائے گا اور اُس نے جو مال صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کو تکلیف پہنچانے میں صرف کیا ہے اُسے کسی نے (اللہ نے) نہیں دیکھا۔ وہ بھول گیا کہ اللہ نے اُسے کیا کیا نعمتیں دی ہیں۔ اُسے دو آنکھیں دیں، زبان، ہونٹ اور دودھ پینے کی راہیں بھی بتائیں۔ پھر بھی اُس نے شکر ادا نہ کیا کہ کسی غلام ہی کو آزاد کرا دیتا، کسی بھوکے کو کھانا کھلا دیتا، کسی رشتے دار یتیم یا خاک نشین مسکین کی مدد کر دیتا۔ پھر ایسے اعمال اسی وقت مقبول ہو سکتے ہیں جب وہ انسان، ایمان لائے اور آپس میں

صبر اور مہربانی کی وصیت کرے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیے جائیں گے۔ لیکن جنھوں نے اللہ پاک کی آیتوں سے کفر کیا تو اُن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں ہوں گے اور اُن پر ایسی آگ ہوگی جو اوپر سے اُن پر بند کر دی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

(۹۱)

سورۃ الشمس

یہ سورۃ مکی ہے۔ اور اس میں ۱۵ آیتیں ہیں۔

قسم ہے سورج کی اور اس کے دھوپ چڑھنے کی اور چاند کی کہ وہ آئے جب کہ سورج چلا جائے، اور دن کی جب کہ سورج پوری روشنی کے ساتھ آجائے اور رات کی جب کہ تاریکی خوب چھا جائے اور آسمان کی بھی قسم جیسا کہ اُس کو بنایا اور زمین کی قسم جیسا کہ اسے پھیلایا اور انسان کے نفس کی اور جیسا کہ اُسے مزاج کا اعتدال بخشا گیا، پھر اُسے تمیز دی کہ نیکی اور بدی کی پہچان کر لے، بے شک وہی فلاح پائے گا جس نے اپنے نفس کو سنوارا اور نامراد ہوا وہ جس نے نفس کو بُرائی کی خاک میں ڈال دیا۔ جیسا کہ قومِ ثمود نے صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور اُن لوگوں میں ایک بد بخت زیادہ سرکش تھا۔ صالح علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اُن کی اونٹنی جس کو اللہ نے اُن کی نبوّت کا ایک نشان قرار دیا تھا، بُرائی

سے ہاتھ نہ لگائی جائے ورنہ وہ قوم دردناک عذاب میں پکڑی جائے گی، اُس قوم نے اس بات کو جھوٹ جانا اور اُس رسول کی تکذیب کی اور اونٹنی کو ہلاک کر دیا، پھر اللہ نے اُن سب کو مٹا کر برباد کر دیا اور اللہ، پیچھا کرنے والوں کو خاطر میں بھی نہیں لاتا۔ یعنی جس طرح دنیا کے حاکموں کو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ جس کو سزا دی گئی ہے وہ کوئی شورش برپا نہ کرے یا انتقام نہ لے، تو اللہ کو ایسے کسی کی پروا نہیں، کیوں کہ کسی میں کوئی طاقت نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۹۲)

سورۃ اللّیل

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اور اس میں ۲۱ آیتیں ہیں۔
قسم رات کی جب وہ چھا جائے اور دن کی
جب وہ روشن ہو اور اس کی جس نے نر مادہ سبھی پیدا کیے، بیشک
انسان کی سعی مختلف قسم کی ہے۔ پس جس نے نیک راستے میں مال خرچ
کیا اور اللہ سے ڈرتا رہا اور دین کی باتوں کو سچ جانا وہ راحتیں
حاصل کرے گا۔ لیکن جس نے اللہ کی راہ میں دینے سے بخل کیا اور
پروا بھی نہیں کی، پھر دین کو بھی جھوٹ جانا تو وہ سخت عذاب میں
ڈالا جائے گا۔ اور کام نہ آئے گا وہ مال جب وہ گڑھے میں گرے گا۔
ہمارے ہی ہاتھ میں ہدایت دینا ہے اور آخرت اور دنیا سب ہمارے
ہاتھ میں ہے۔ جہنم میں بدبخت لوگ جائیں گے۔ یہ وہی ہونگے
جنھوں نے دین کی تکذیب کی اور اس سے منہ پھیرا۔ اور صاف
بچا دیے جائیں گے وہ جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ وہ اپنا مال،
دل کو پاک کرنے کی خاطر دیتے ہیں اور وہ کسی کے احسان کا بدلہ
اتارنے کے لیے نہیں دیتے۔ وہ صرف اپنے رب کی رضا چاہتے ہیں
اور وہ ضرور اُن سے راضی ہوگا (یہ آخری آیتیں حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی شان میں ہیں جن کے اتقیٰ ہونے کی تصدیق، وحی سے
کی جا رہی ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

۹۳

سورۃ الضحیٰ

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۱۱ آیتیں ہیں۔

اس سورۃ کی شانِ نزول یہ ہے کہ ایک موقع پر بیماری کی وجہ سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دو تین رات تہجّد وغیرہ کے لیے نہ اُٹھ سکے تو ایک کافر عورت نے طعن کیا اور اتفاق سے اُسی زمانے میں وحی آنے میں بھی دیر ہوئی تو کافروں کو خوشی ہوئی کہ حضورؐ کو گویا ان کے رب نے چھوڑ دیا۔ اللہ کی رحمت کو جوش آیا اور یہ سورۃ نازل ہوئی۔ ارشاد ہوا کہ قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب کہ وہ قرار پکڑے اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلّم، آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ (آپ سے) دشمنی کی، (کیوں کہ اوّل تو آپ سے کوئی بات ایسی نہیں ہوئی، پھر یہ کہ اللہ کی سنّت ایسی نہیں کہ وہ اپنے کسی نبی کو نعمتِ وحی سے محروم کرے) اور آخرت آپ کے لیے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے (کہ آپ کو بحید و شمار نعمتیں ملیں گی)۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو (اتنا) دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔ خود دنیا کی بعض نعمتوں کا ذکر ہے کہ دیکھیے آپ کو کیا یتیم نہیں پایا، پھر آپ کو ٹھکانا دیا، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو سُکر کے عالم میں پایا تو صحو میں کر دیا

(یعنی منزل جذب سے صحیح سلوک کی طرف کر دیا) اور آپ کو فرود تمند پایا تو ہم نے غنی کر دیا۔ پس کسی یتیم پر دباؤ نہ ڈالا جائے اور کسی سائل کو جھڑکا نہ جائے اور اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۴

سورۃ الانشراح

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔

اس سورۃ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ایک خلاصہ ہے جو مکی زندگی ہی میں بتا دیا گیا تھا، گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ ارشاد ہے کہ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہم نے آپ کے سینے کو وسیع اور کشادہ نہیں کیا؟ یعنی بے شک کیا ہے اور اس سینۂ مبارکہ میں ہدایت و معرفت، موعظت و نبوت، علم و حکمت وغیرہ سب کچھ خزانے بھر دیے گئے۔ اور ظاہری شرحِ صدر بھی بار بار ہوا۔ یعنی شروع عمر میں، پھر وحی کے نزول کی ابتداء پر اور پھر شب معراج میں۔ شرح صدر کے ذکر کے بعد ارشاد ہے کہ ہم نے آپ پر سے وہ بوجھ اُتار لیا جس نے آپ کی پیٹھ توڑ ہی تھی یعنی جس سے آپ کو سخت مشقت یا غم سے دو چار ہونا پڑا تھا اور ہم نے آپ کے لیے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔ یعنی ہم نے اپنے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر بھی بلند

کیا کہ اذان میں، تکبیر میں، تشہد میں، منبروں پر، خطبوں میں اور لوگوں کے درود وسلام میں آپ کا ذکر برابر ہوتا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ یہ ارشاد دو مرتبہ ہے یعنی مکی زندگی اور مدنی زندگی دونوں میں دشواریاں بھی سخت تھیں، پھر آسانی کے مواقع بھی آئے۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوں تو دعا میں سرگرم رہیں اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھیں۔ یہ تمام واقعات حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے چیدہ چیدہ حالات سے متعلق ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

(۹۵)

سورۃ التین

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۸ آیتیں ہیں۔

اللہ پاک نے اس سورۃ میں چار چیزوں کو گواہ کر کے انسان کی بہترین تخلیق کا ذکر کیا ہے۔ پہلی چیز تین یعنی انجیر ہے جو سریع الہضم اور کثیر النفع ہے۔ دوسری چیز زیتون ہے جو مقوی ملین اور بہت سے جسمانی عوارض کے لیے مفید ہے۔ تیسری چیز طورِ سینا ہے جہاں موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا اور چوتھی چیز مکہ معظمہ ہے جو ہر خیر کا مبداء اور منبع ہے۔ ان چار چیزوں میں سے تین (انجیر) اور زیتون انسان کی جسمانی صحت کے لیے بے حد مفید ہے اور بقیہ دو چیزیں یعنی کوہِ طور میں اللہ پاک سے ہم کلامی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی، یہ ایسے فضائل ہیں جن سے انسان کی روحانی صحت کو کمال حاصل ہو سکتا ہے، گویا ان چاروں چیزوں کے حصول سے انسان احسن التقویم یعنی بہترین صورت پر قائم رہ سکتا ہے۔ ورنہ اسفل سافلین (یعنی نیچی سے نیچی حالت) پر پہنچ جاتا ہے۔ لیکن ایسی ابتر حالت پر پہنچنے والا انسان، محض ایمان اور عمل صالح کی بدولت اپنے بلند مقام پر قائم رہ سکتا ہے اور اُسے بے حد اجر و ثواب حاصل ہو گا۔ ایسے انعامات کے بعد بھی کفار اللہ

کے انصاف کو جھٹلاتے ہیں۔ اور یہ اُن کی بڑی بدنصیبی ہے۔ کیا اللہ تمام حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے؟۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۹۶)

سورۃ العلق

یہ سورۃ مکیؓ ہے۔ اس میں ۱۹ آیتیں ہیں۔

اس سورۃ کی ابتدائی پانچ آیتیں سب سے پہلے نازل ہوئیں اور غارِ حرا میں نازل ہوئیں۔ جبریل علیہ السلام نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلمؐ سے کہا کہ آپ پڑھیے، حضورؐ نے فرمایا کہ میں تو پڑھا نہیں ہوں، پھر انھوں نے زور سے سینے سے لگاکر دبایا، تین بار اسی طرح حضورؐ نے فرمایا اور جبریل علیہ السلام نے تین بار اسی طرح سینے سے لگاکر دبایا، پھر اُن کے ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائی پانچ آیتیں پڑھیں۔ ارشاد ہے کہ پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے انسان کو خون کی پھٹک سے پیدا کیا۔ پڑھیے کہ آپ کا رب سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ بے شک انسان اُسوقت سرکشی کرنے لگتا ہے جب وہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیتا ہے حالانکہ اللہ ہی کی طرف اُسے واپس جانا ہوگا۔ ابو جہل جیسے لوگ نماز سے روکتے ہیں، وہ خود ہدایت پر ہوتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے

تو اُن کے لیے بہتر تھا۔ وہ لوگ جھٹلاتے ہیں اور اللہ سے منھ پھیرتے ہیں۔ لیکن اللہ دیکھ رہا ہے اور اگر وہ لوگ باز نہ آئے تو ہم اُن کو ذلیل کر دیں گے۔ وہ اپنے آدمیوں پر گھمنڈ کرتے ہیں، اللہ کے سامنے وہ سب ہیچ ہیں، اللہ کے سپاہی ان لوگوں کے پیچھے جلد آجائیں گے۔ ایسے سرکش کی بات نہ سنو اور اللہ کا سجدہ کرو اور اُس سے قریب ہو جاؤ۔

———— ⁖ ————

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

سورۃ القدر

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں پانچ آیتیں ہیں۔

بے شک ہم نے قرآن کو لوحِ محفوظ سے دنیا والے آسمان پر یکبارگی اسی شبِ قدر میں اتارا جو بڑی قدر و منزلت والی رات ہے اور جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے کہ اس ایک رات میں نیک عمل کرنا ہزاروں راتوں کے عمل سے بہتر ہے۔ اسی رات میں فرشتوں کے علاوہ جبریل علیہ السلام بھی اُترتے ہیں اور وہ اپنے رب کے حکم سے سال بھر کے کاموں پر مامور ہوتے ہیں۔ وہ رات سلامتی ہے فجر کے طلوع ہونے تک۔

گزشتہ اُمّتوں میں کوئی شخص رات بھر عبادت کیا کرتا تھا اور دن بھر جہاد میں مصروف رہتا تھا۔ اُس نے اس طرح ہزار مہینے گزارے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کی اُمّت پر یہ خاص انعام ہے کہ اُس کے لیے شبِ قدر والی ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل قرار دی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

۹۸

سورۃ البیّنۃ

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۸ آیتیں ہیں۔

کتابی کافر اور مشرک لوگ کہا کرتے تھے کہ ہم اپنا دین نہیں چھوڑیں گے جب تک کہ وہ نبیِ موعود تشریف نہ لائیں جن کا ذکر توریت اور انجیل میں ہے۔ اب وہ رسول یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں جو قرآن جیسی پاک کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور یہ کتاب ایسی ہے جس میں سیدھی سیدھی باتیں (حق اور انصاف کی) لکھی ہوئی ہیں۔ وہ لوگ پہلے اس بات پر متفق تھے کہ جب وہ رسول تشریف لے آئیں گے تو ہم سب اُن پر ایمان لے آئیں گے۔ لیکن جب وہ تشریف لے آئے تو کچھ لوگ تو ایمان لائے۔ لیکن کچھ میں پھوٹ پڑ گئی اور انھوں نے حسد اور عناد کی وجہ سے انکار کیا۔ حالانکہ توریت اور انجیل میں اُن کو یہی حکم ہوا تھا کہ وہ اللہ کی بندگی کریں اور شرک و نفاق سے دور رہ کر اور اخلاص کامل کے ساتھ اُس کی بندگی کریں۔ تمام دینوں کو چھوڑیں اور خالص اسلام کے پیرو بن جائیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ بھی ادا کریں کہ یہی دین صحیح ہے۔ لیکن جتنے کتابی کافر اور مشرک جو اس دین کے پیرو نہیں بنے (حالانکہ اُن کے پاس وعدے کے مطابق رسولِ برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے پیام بھی پہنچایا)۔ تو

ایسے لوگ جہنّم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے اور وہی بدترین خلائق ہیں۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ اُن کا صلہ اُن کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ اُن سے راضی اور وہ لوگ اللہ سے راضی ہیں۔ اور یہ سب اس لیے ہے کہ وہ اللہ کے فضل وکرم سے اس کی نافرمانی سے بچے اور اللہ سے ڈرتے رہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۹۹)

سورۃ الزلزال

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۸ آیتیں ہیں۔

جب قیامت آئے گی تو زمین میں سخت زلزلہ ہوگا۔ زمین پر کوئی درخت، کوئی عمارت، کوئی پہاڑ وغیرہ نہ رہ جائے گا، ہر چیز تباہ ہو جائے گی اور زمین کے خزانے اور مُردے سب باہر نکل پڑیں گے اور آدمی کہے گا کہ اُسے کیا ہوا کہ ایسا سب کچھ تباہ ہو گیا۔ اس دن زمین وہ سب خبریں بتائیگی یعنی جو نیکی یا بدی اُس پر کی گئی ہے وہ سب بیان کرے گی، اُسے اسی طرح کا حکم کیا گیا ہے۔ اُس دن سب لوگ اپنے رب کی طرف رجوع ہوں گے کئی راہوں سے۔ یعنی کوئی داہنی طرف سے ہو کر جنّت میں جائے گا اور کوئی بائیں جانب سے دوزخ کی طرف جائے گا اور ہر شخص کو اُس کے اعمال کی جزا بتا دی جائیگی۔ روزِ قیامت میں مومن کو اُس کی نیکیاں اور بدیاں دکھا کر اللہ تعالےٰ بدیوں کو بخشدے گا اور نیکیوں پر ثواب عطا فرمائے گا۔ لیکن کافر کی نیکیاں رَد کر دی جائیں گی کیوں کہ کفر کی وجہ سے وہ نیکیاں اکارت جائیں گی اور بدیوں پر اسے عذاب کیا جائے گا۔ یہ اس لیے ہے کہ کافر نے ذرّہ برابر بھی نیکی کی ہو گی تو وہ اُس کی جزا دنیا ہی میں دیکھ لے گا تو جب وہ دنیا سے نکلے گا تو اُس کے پاس

کوئی نیکی نہ ہوگی۔ بہر حال جو شخص ایک ذرّہ برابر بھی بھلائی کرے گا تو وہاں وہ اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ برابر بھی بُرائی کرے گا وہ بھی وہاں دیکھ لے گا۔ یعنی مومن کی چھوٹی سی نیکی بھی کارآمد ثابت ہوگی اور چھوٹی سی بُرائی بھی وبال بن سکتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۰۰

سورۃ العادیات

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۱۱ آیتیں ہیں۔

غازیوں کے گھوڑے جو جہاد میں دوڑتے ہیں اور ان کے سینوں سے آواز نکلتی ہے، پھر جب پتھریلی زمین پر چلتے ہیں تو اُن کے سُم مارنے سے آگ نکلتی ہے، پھر وہ صبح ہوتے ہی دشمن کو تاراج کرتے ہیں، پھر اُس وقت غبار اڑاتے ہیں اور دشمن کے بیچ لشکر میں جاتے ہیں۔ ایسے غازیوں کے گھوڑوں کی قسم کہ بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے کہ وہ اس کی نعمتوں سے مکر جاتا ہے اور بے شک وہ خود اپنے عمل سے اس بات پر گواہ ہے اور بے شک وہ مال کی محبت میں بہت قوی ہے لیکن عبادت کمزور ہے۔ جب لوگ اپنی قبروں میں سے اُٹھائے جائیں گے اور اُن کے سینوں میں سے اُن کی حقیقت کھول دی جائے گی کیا انسان کو اِن باتوں کا علم ہے؟ بے شک ان کے رب کو اُس دن اُن کی سب خبر ہے جیسی کہ ہمیشہ سے ہے اور اُس دن انھیں اپنے نیک و بد اعمال کا بدلہ ملے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

(۱۰۱)

سورۃ القارعہ

یہ سورہ مکّی ہے اور اس میں ۱۱ آیتیں ہیں۔

قارعہ، قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اللہ پاک نے اس کا ذکر کیا ہے تاکہ انسان اپنی حقیقت کو پہچانے اور اپنے عمل کا محاسبہ کرے۔ ارشاد ہے کہ تم جانتے ہو کہ قارعہ کیا ہے۔ یہ وہ دن ہے جب کہ لوگ پتنگوں کی طرح منتشر ہوں گے اور پہاڑ بھی اس طرح بکھر جائیں گے جس طرح دھنکی ہوئی اون۔ اس دن وہ لوگ جن کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ من مانے عیش میں ہوں گے۔ یعنی جنت میں مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لاکر میزان میں رکھّی جائیں گی تو جن نیک لوگوں کی نیکیاں ان کی بدیوں سے زیادہ ہوں گی وہ جنّت حاصل کریں گے لیکن جن کی بدیاں زیادہ ہیں تو ان کی تول ہلکی پڑے گی، تو ایسے لوگ جہنّم میں ہوں گے۔ وہ لوگ نیچا دکھانے والی گود میں ہوں گے یعنی ان کا مسکن، دوزخ کی آگ ہے جس میں شعلے ہی شعلے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۰۲

سورۃ التکاثر

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۸ آیتیں ہیں۔

تم لوگوں کو مال کی محبت نے اللہ کی اطاعت سے غافل رکھا۔ اور دین کی تم نے پروا نہیں کی۔ مال کی محبت میں موت کے وقت تمھیں دامن گیر رہی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سلسلے میں فرمایا ہے کہ مردے کے ساتھ تین چیزیں ہوتی ہیں (جن میں سے) دو واپس آجاتی ہیں اور ایک اُس کے ساتھ رہ جاتی ہے۔ (۱) مال اور (۲) اہل و اقارب (واپس آجاتے ہیں) اور (۳) اس کا عمل ساتھ جاتا ہے چنانچہ مال کی حرص کا بُرا نتیجہ نزع کے وقت اور قبر میں جلد جان لوگے۔ اگر یقین ہوتا تو مال کی محبت نہ رکھتے۔ اب تو مرنے کے بعد اس حرص کی وجہ سے ضرور جہنم کو دیکھو گے اور بے شک وہ دیکھنا یقینی ہوگا۔

بے شک اُس دن تم سے تمام نعمتوں کی پرسش ہوگی جو اللہ تعالےٰ نے تمھیں عطا فرمائی تھیں۔ یعنی صحت اور فراغت، مال و اولاد، عیش و راحت وغیرہ دنیا کی لذتوں کے متعلق حساب ہوگا، اُن کے مصرف کا محاسبہ ہوگا، پھر شکر یا ناشکری کا فیصلہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۰۳

سورۃ العصر

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں صرف تین آیتیں ہیں۔

یہ سورۃ عصر اور زمانے کی قسم سے شروع ہوئی ہے اور اس سے مراد بعض کے نزدیک ایسا زمانہ ہے جس سے ہر شخص دوچار ہے۔ اس میں احوال کا تغیر ہوتا رہتا ہے جو عبرت کا سبب ہوتا ہے اور ان مختلف احوال سے اللہ کی قدرت و حکمت کا پتا چلتا ہے۔ بعض کے نزدیک عصر سے مراد وہی ظہر اور مغرب کے درمیان کا وقت ہے جس میں انسان کو اپنی تجارت یا کسب معاش کے نفع و نقصان کا اندازہ ہو جاتا ہے اور بعض کے نزدیک عصر سے مراد خاص حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے جو تمام خیر و برکت کا زمانہ ہے اور تمام زمانوں سے افضل و اشرف ہے۔ بہر حال زمانہ سے یہ عبرت حاصل ہوتی ہے کہ کیسے کیسے لوگ مٹ گئے اور کن کن لوگوں پر تباہی آئی اور وہ تباہی اسی لیے آئی کہ وہ لوگ اللہ کو بھولے ہوئے تھے۔ وہ اللہ پر ایمان نہیں لائے اور نہ اللہ کے حکم کے مطابق عمل کیے۔ چنانچہ اس سورۃ میں یہی تعلیم ہے کہ وہی لوگ کامیاب ہو سکتے ہیں اور خسران سے بچ سکتے ہیں جو ایمان لائیں اور اللہ کے حکم کے مطابق عمل کریں اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تاکید کریں۔ یہاں

دو[2] باتیں انفرادی زندگی کے لیے بتائی گئی ہیں اور دو[2] اجتماعی زندگی کے لیے ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ انفرادی زندگی کے لیے ایمان اور عمل صالح کی ضرورت ہے۔ جب تک ہر فرد ایمان اور عمل صالح کو اختیار نہیں کرے گا، خیر و فلاح حاصل نہیں کر سکتا۔ پھر اجتماعی زندگی کے لیے دو[2] بڑی اہم چیزیں ہیں اور وہ حق اور صبر کی باہمی تاکید ہے۔ ہر شخص ایک دوسرے کے لیے حق اور صبر کا مبلغ بن جائے تو ہماری تمام معاشرتی پریشانیاں دور ہو جائیں اور عدالتوں کے چکر نہ لگانے پڑیں۔ معاشرتی زندگی کی تمام مشکلات کی یہی کلید ہے اور انھی دو[2] باتوں سے انسان ہر پریشانی سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۰۴

سورۃ الھُمَزہ

یہ سورۃ مکّی ہے ۔ اس میں ۹ آیتیں ہیں۔
یہ سورۃ اُن کفّار کے متعلق نازل ہوئی ہے جو حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلّم پہ طعن کرتے ہیں، غیبت کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مسکینوں کو دینے میں بخل کرتے ہیں ۔ ارشاد ہے کہ اُن لوگوں کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے سامنے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلّم کی غیبت کرتے ہیں اور مال جوڑ جوڑ کر اور گِن گِن کر رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کا مال دنیا میں اُنھیں مرنے نہ دے گا ۔ وہ لوگ مال کی محبّت میں مست ہیں اور عملِ صالح کی طرف متوجّہ نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ جہنّم میں اُس جگہ ہوں گے جہاں اُن کی ہڈّیاں پسلیاں آگ سے گل جائیں گی ۔ وہ آگ مسلسل بھڑک رہی ہے اور وہ کبھی سرد نہ ہوگی ۔ وہ ظاہر جسم کو بھی جلائے گی اور جسم کے اندر دِلوں کو بھی جلائے گی جو عقائدِ باطلہ اور نیّاتِ فاسدہ کا مرکز ہیں ۔ اُس آگ میں اُن لوگوں کا یہ حال ہوگا کہ وہ باہر سے بند کر دی جائے گی لمبے لمبے ستونوں میں تاکہ کبھی اُس کے دروازے نہ کھل سکیں اور وہ لوگ ہمیشہ اُس میں جلتے رہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الفیل

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۵ آیتیں ہیں۔

ابرہہ، یمن و حبشہ کا بادشاہ تھا۔ اُس نے صنعاء میں ایک عبادت خانہ بنایا تھا جہاں وہ چاہتا تھا کہ تمام لوگ عبادت کرنے آئیں اور مکّہ کو چھوڑ دیں۔ قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پاکر اُس عبادت خانے کو گندہ کر دیا جس پر ابرہہ کو بہت غصّہ آیا اور وہ مکّہ کو ڈھانے کے لیے ہاتھیوں کے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہوا۔ اُس نے اہلِ مکّہ کے جانور پکڑ لیے اور عبدالمطلب کے بھی دو سو اونٹ لے لیے۔ عبدالمطلب اُس کے پاس گئے اور اپنے اونٹ طلب کیے۔ اُس نے بڑے تعجب سے پوچھا کہ آپ اپنے اونٹ طلب کر رہے ہیں اور کعبہ کے متعلق کچھ نہیں کہتے۔ عبدالمطلب نے کہا کہ میں اونٹوں کا مالک ہوں اس لیے میں اونٹ طلب کر رہا ہوں اور کعبہ کا مالک خود ہی اپنے کعبہ کی حفاظت کرے گا۔ ابرہہ نے کعبہ پر حملہ کیا، ہاتھیوں کو تیار کیا لیکن اُس کا سب سے بڑا ہاتھی محمود نامی نہیں اُٹھا اور وہ کعبہ کی طرف نہیں گیا۔ پھر اللہ نے چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے جو اُن لوگوں پر چھوٹے چھوٹے سنگریزوں کی بارش کرنے لگے اور وہ لوگ پریشان ہو کر ہلاک ہونے لگے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ نے نہیں

دیکھا کہ آپ کے رب نے اُن ہاتھیوں والوں کا کیا حال کیا، کیا اُن کا داؤ تباہ نہیں ہوا اور اُن لوگوں پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں جو اُن لوگوں پر کنکر کے پتھروں سے حملہ کرتیں۔ اور آخر اُن لوگوں کو اس طرح تباہ کر دیا جس طرح کھائی ہوئی کھیتی کی پتی ہوتی ہے۔ اسی واقعے سے پچاس دن کے بعد حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۰۶)

سورۃ القریش

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۴ آیتیں ہیں۔

اس سورۃ کی فضیلت میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قریشیوں کو سات فضیلتیں دی ہیں (۱) ایک یہ کہ میں اُن میں سے ہوں۔ (۲) دوسرے یہ کہ نبوّت ان میں ہے۔ (۳) تیسرے یہ کہ یہ بیت اللہ کے پاسبان ہیں۔ (۴) چوتھے یہ کہ یہ چاہ زمزم کے ساقی ہیں۔ (۵) پانچویں یہ کہ خدا نے انھیں ہاتھیوں والوں پر غالب کیا۔ (۶) چھٹے یہ کہ انھوں نے دس سال تک خدا کی عبادت کی جب کہ کوئی اَور عبادتِ خدا نہ کرتا تھا۔ (۷) ساتویں یہ کہ اُن کے بارے میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔ پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر یہ سورۃ تلاوت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں۔ ان نعمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اُس نے قریش کو ہر سال دو سفروں کی رغبت دلائی۔ جاڑے کے موسم میں وہ یمن کا سفر کرتے اور موسم گرما میں شام کو جاتے۔ یہ دونوں سفر تجارت کے لیے ہوتے لیکن چونکہ وہ اہلِ حرم تھے اس لیے ہر جگہ اُن کی تعظیم و تکریم کی جاتی۔ اور وہ امن کے ساتھ تجارت کرتے اور نفع حاصل کرتے۔ چنانچہ

قریشیوں کو اس الفت دلانے کے شکریہ میں (کہ وہ گرمی اور جاڑے میں امن کے ساتھ سفر کرتے ہیں) یہ چاہیے کہ وہ اس بیت اللہ والے رب کی عبادت کرتے رہیں کہ اُسی نے اُنھیں بھوک میں کھانا کھلایا اور خوف میں امن و امان دیا۔

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلّم نے یوں بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اے قریشیو، تمھیں تو اللہ تعالیٰ یوں راحت و آرام پہنچائے کہ گھر بیٹھے کھلائے پلائے۔ چو طرف بدامنی کی آگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں اور وہ تمھیں امن و امان سے میٹھی نیند سلائے، پھر تم پر کیا مصیبت ہے جو تم اپنے پروردگار کی توحید سے جی چراؤ اور اُس کی عبادت میں دل نہ لگاؤ بلکہ اُس کے سوا دوسروں کے آگے سر جھکاؤ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

(۱۰۷)

سورۃ الماعون

یہ سورۃ مکیّ ہے اور اس میں ۷ آیتیں ہیں۔

یہ سورۃ عاص بن وائل اور عبداللہ بن اُبَی کے حق میں نازل ہوئی کہ یہ لوگ یتیم کو دھکّے دے کر نکال دیتے تھے اور مسکین کو کھانا نہیں دیتے تھے یا لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے منافقانہ طور پر نماز پڑھتے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ کیا تم نے اُسے بھی دیکھا جو روزِ جزا کو جھٹلاتا ہے۔ یہی وہ ہے جو یتیم کو دھکّے دیتا ہے اور مسکین کو کھلانے کی رغبت نہیں دیتا۔ تو اُن نمازیوں کے لیے افسوس اور ویل نامی جہنم کی ایک جگہ ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز نہیں روکتے ہیں۔

یہاں ماعون سے مُراد ہر وہ برتنے کی چیز ہے جس کی ضرورت کسی کو محسوس ہو۔ نسائیؒ کی حدیث ہے کہ ہر نیک چیز صدقہ ہے۔ ڈول اور ہانڈی یا پتیلی مانگنے پر دینے کو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے میں ماعون سے تعبیر کرتے تھے۔ غرض کہ اس کے معنی (۱) زکوٰۃ نہ دینے کے (۲) اطاعت نہ کرنے کے اور (۳) مانگی چیز نہ دینے کے ہیں۔ علی نمیریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے سُنا ہے، آپ نے فرمایا کہ مسلمان کا مسلمان

بھائی ہے۔ جب ملے سلام کرے، جب سلام کرے تو بہتر جواب دے، اور ماعون کا انکار نہ کرے۔ میں نے پوچھا، حضورؐ، ماعون کیا ہے؟ فرمایا، پتھر، لوہا اور اسی طرح کی چیزیں۔ تفسیروں میں ہے کہ چھلنی، ڈول، سوئی، سل بٹا، کدال، پھاوڑا، پتیلی دیگچی وغیرہ استعمال کے لیے کوئی مانگے تو انکار نہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ مستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی حاجت ہمسایوں کو ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۰۸)

سورۃ الکوثر

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۳ آیتیں ہیں۔

ایک مرتبہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ غنودگی سی طاری ہوئی اور دفعتہً سر اٹھا کر مسکرائے، پھر فرمایا، مجھ پر اس وقت ایک سورۃ نازل ہوئی ہے۔ پھر آپؐ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر یہ سورۃ تلاوت فرمائی اور فرمایا، جانتے ہو کوثر کیا ہے۔ عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسولؐ ہی خوب جانتا ہے۔ فرمایا، کہ وہ ایک جنتی نہر ہے جس پر بہت بھلائی ہے جو میرے رب نے مجھے عطا فرمائی ہے، جس پر میری اُمّت قیامت کے دن آئے گی، اُس کے برتن آسمان کے ستاروں کی گنتی کے برابر ہیں۔ بعض اس سے ہٹائے جائیں گے تو میں کہوں گا، اے میرے رب، یہ بھی میرے اُمّتی ہیں، تو کہا جائے گا، آپؐ کو معلوم نہیں، ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعتیں نکالی تھیں۔ اس سورۃ کی شانِ نزول یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا تو ابولہب، مشرکین سے کہنے لگا کہ آج کی رات محمدؐ کی نسل ختم ہو گئی۔ اس سورۃ مبارکہ کا ترجمہ یہ ہے کہ "اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ آپ اپنے رب کی نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔ بے شک وہ شخص جو آپ کا دشمن ہے وہی بے نام و

نشان ہے۔" اس سورۃ مبارکہ میں کوثر اور کثیر نعمتوں کے عطا کیے جانے کا ذکر ہے اور عطا کی ہوئی چیز واپس نہیں لی جاتی اور نہ اس پر عطا کرنے والے کا حق ہوتا ہے۔ اس طرح کوثر اور کثیر نعمتیں جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی ہیں ان کے تقسیم کرنے کا حق بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اور حضور کی اولاد معنوی یعنی امّت مسلمہ تو قیامت تک رہے گی۔ اور پیروی کرنے والا ہی اولاد میں شمار ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۰۹)

سورۃ الکافرون

یہ سورۃ مکّی ہے اور اس میں ۶ آیتیں ہیں۔

اس سورۃ کی شانِ نزول یہ ہے کہ کفّارِ قریش کی ایک جماعت نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کی پیروی کریں، ہم آپ کے دین کی پیروی کریں گے کہ ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں اور ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اللہ کی پناہ کہ میں اللہ کے ساتھ غیر کو شریک کروں، وہ لوگ کہنے لگے، آپ تو ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجیے، ہم آپ کی تصدیق کریں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ اس موقع پر یہ سورۃ نازل ہوئی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم مسجد حرام تشریف لے گئے اور وہاں کفّارِ قریش کو یہ سورۃ سنائی، تو وہ لوگ مایوس ہو گئے اور حضوؐر کے درپئے آزار ہو گئے۔ سورۃ مبارکہ کا ترجمہ یہ ہے کہ "آپ فرمادیں کہ اے کافرو، نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں۔ تمھیں تمھارا دین ہے اور مجھے میرا دین۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۱۰)

سورۃ النصر

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۳ آیتیں ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ سورۃ منیٰ میں نازل ہوئی اور اس کے بعد الیوم اکملت لکم والی آیت نازل ہوتی۔ اس سورۃ کے نازل ہونے کے بعد صحابۂ کرام رضی نے سمجھ لیا تھا کہ دین کامل اور تمام ہو گیا اور اب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ عرصے تک دنیا میں تشریف نہ رکھیں گے۔ اسی خیال سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سورۃ کو سُن کر روئے۔ اس سورۃ کے نازل ہونے کے بعد حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں فرمایا کہ ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا میں رہے، چاہے اللہ کی لقاء قبول فرمائے، اس بندے نے لقاء الٰہی قبول کی ہے۔ یہ سُن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ پر ہماری جانیں، ہمارے مال، ہمارے آبا، ہماری اولادیں سب قربان۔ سورۃ مبارکہ کا ترجمہ یہ ہے کہ:

"جب اللہ کی مدد اور فتح آئے (یعنی فتح مکہ ہو کر رہے گی) اور لوگوں کو آپ دیکھیں کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے ہیں تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اُس کی تسبیح کیجیے اور اس سے بخشش چاہیے۔ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔" اس سورۃ کے نزول کے بعد کثرت سے لوگ مسلمان ہوئے اور ہر قبیلے نے اسلام قبول کیا اور حضور انور صلی

اللہ علیہ وسلّم بکثرت یہ تسبیح و استغفار پڑھتے تھے۔ سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیمؕ

(۱۱۱)

سورۃ اللّھب

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۵ آیتیں ہیں۔

جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم نے کوہ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی۔ ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اگر میں تم سے کہوں کہ صبح یا شام کو دشمن تم پر حملہ کرنے والا ہے، تو کیا تم مجھے سچّا جانو گے۔ سب نے جواب دیا، جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا، سنو میں تمھیں خُدا کے سخت عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہوں۔ تو ابو لھب کہنے لگا کہ "تجھے ہلاکت ہو، کیا تو نے اسی لیے ہم لوگوں کو جمع کیا تھا؟" پھر وہ ہاتھ جھاڑ تا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ اللہ پاک نے فرمایا" ابو لھب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ خود ہلاک ہو گیا۔ نہ تو اُس کا مال اُس کے کام آیا اور نہ اُس کی کمائی۔ وہ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں جائے گا اور اُس کی بیوی بھی (جائے گی) جو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اُٹھاتی ہے۔ اُس کی گردن میں کھجور کے پوست کی بٹی ہوئی رسّی ہوگی۔"

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم مختلف لوگوں اور مختلف قبیلوں

کو دین کی دعوت دیتے اور ابو لہب اُن کے پیچھے پیچھے چلتا اور لوگوں کو ورغلاتا۔ اُس کی بیوی اُمِّ جمیل بہت دولت مند تھی اور دولت مند گھرانے سے تعلق رکھتی تھی لیکن محض بغض و عناد کی وجہ سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچاتی تھی اور کانٹوں کا گٹھا لا کر حضورؐ کے راستے میں بچھاتی تھی۔ ایک روز وہ بوجھ اُٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لیے ایک پتھر پر بیٹھ گئی۔ وہ گٹھا گر پڑا اور اُسی سے اُس کے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ ہلاک ہو گئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۱۲)

سورۃ الاخلاص

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۴ آیتیں ہیں۔
کفار عرب نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم سے طرح طرح کے سوالات کیے تھے۔ کوئی کہتا تھا کہ اللہ کا نسب کیا ہے؟ کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے۔ یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے؟ کسی نے کہا کہ وہ کیا کھاتا پیتا ہے اور اُس نے ربوبیت کس سے ورثے میں پائی ہے اور اس کا کون وارث ہوگا؟ ان کافروں کے جواب میں اللہ تعالےٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی اور اپنی ذات وصفات کا بیان فرما کر اپنی معرفت کی راہ واضح کر دی۔ ترجمہ یہ ہے:۔ "آپ فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ وہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے نیاز ہے یعنی صمد ہے (صمد اس کو کہتے ہیں جو نہ کچھ کھائے، نہ وہ کسی سے پیدا ہو اور نہ اس سے کوئی پیدا ہو) (پھر وضاحت ہے کہ) نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اُس کا ہم جنس ہے" سورۃ الاخلاص کی تلاوت، تہائی قرآن کہی گئی ہے اور اُس کے بکثرت فضائل، احادیث میں مذکور ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

(۱۱۳) سورۃ الفلق — (۱۱۴) سورۃ النّاس

یہ دونوں سورتیں اُس وقت نازل ہوئیں جب کہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم پر جادو کیا تھا۔ اس جادو کا تھوڑا سا اثر جسم مبارک پر ہوا لیکن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کے قلب مبارک یا عقل و اعتقاد پر کوئی اثر نہیں تھا۔ پھر جبریل علیہ السلام آئے اور انھوں نے اس یہودی کے جادو کا ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کہ فلاں کنُویں میں جادو کا کچھ سامان پتھر کے نیچے دبا دیا گیا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ انھوں نے پانی نکالنے کے بعد پتھر اُٹھایا تو اُس کے نیچے سے کھجور کے گابھے کی تھیلی برآمد ہوئی۔ اس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کے موئے مبارک تھے جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اُس کنگھی کے چند دندانے تھے۔ ایک ڈورا یا کمان کا چلّہ تھا جس میں گیارہ گرہیں تھیں اور موم کا ایک پتلا تھا جس میں گیارہ سوئیاں چُبھی ہوئی تھیں۔ یہ سب چیزیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں لائی گئیں۔ اللہ پاک نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں جن کی آیتوں کی مجموعی تعداد گیارہ ہے اور ہر ایک آیت کی تلاوت سے ایک ایک گرہ کھلتی رہی۔ (یہ دراصل اُمّت کے فائدے کے لیے بتائی گئی ہیں ورنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم پر اس جادو کے اثرات کیا ہوتے اور کیا ہوئے)

سورۃ الفلق کا ترجمہ یہ ہے :- "آپ فرمادیں کہ میں اُس اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے اُس کی سب مخلوق کے شر سے اور اندھیری ڈالنے والے (چاند) کے شر سے جب وہ ڈوبے اور اُن عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔" اور سورۃ النّاس کا ترجمہ یہ ہے :- "آپ فرمادیں کہ میں اُس کی پناہ لیتا ہوں جو سب لوگوں کا رب ہے، سب لوگوں کا بادشاہ ہے۔ سب لوگوں کا خدا ہے، اُس شیطان کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں خواہ وہ جن ہوں یا انسان۔"

اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَنُوْرًا وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً۔ اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَانَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَاجَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّھَارِ وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

قرآن پاک کی سورتوں کی فہرست

۳۱۲

مصنف کی دوسری کتابیں

(۱) سید حسن غزنوی (۲) فارسی پر اُردو کا اثر (۳) تاریخ بہرام شاہ غزنوی (انگریزی میں) (۴) حالی کا ذہنی ارتقاء (۵) علمی نقوش (۶) فارسی کے قدیم شعراء (۷) رسائلِ مشاہیر نقشبندیہؒ (۸) ملفوظات صوفیہ (۹) ارشادِ رحیمیہ (۱۰) ہدایت الطالبین (۱۱) تحفۂ زوّاریہ (۱۲) وسیلۃ القبول۔ دو حصے (۱۳) ادبی جائزے۔ (۱۴) تحریر و تقریر (۱۵) متین برہان پوری کے مرثیے (۱۶) سندھی اردو لغت (۱۷) اُردو سندھی لغت (یہ دونوں لغتیں ڈاکٹر بلوچ صاحب کی شرکت سے مرتب ہوئیں) (۱۸) تفسیر مولانا عبید اللہ سندھی (آخری پارہ)۔ (۱۹) ترجمۂ قرآن پاک از مخدوم نوحؒ (پہلا پارہ)۔ (۲۰) دیوان روشن۔ (۲۱) دیوان عظیم تتوی۔ (۲۲) اثبات النبوہ (۲۳) رسالۂ تہلیلیہ (۲۴) مکاشفاتِ عینیہ (۲۵) فضائل صحابہؓ (۲۶) حضرت مجددِ الف ثانیؒ۔ تحقیقی جائزہ۔ (۲۷) تاریخِ اسلاف (۲۸) ثقافتی اُردو (۲۹) ضیاء القرات (۳۰) انتخاب مکتوباتِ امام ربانیؒ (۳۱) سوانح امیر کلالؒ (۳۲) سعید البیان (۳۳) مسائلِ اربعین۔ (۳۴) گلشنِ وحدت۔ (۳۵) مکتوباتِ سیفیہؒ (۳۶) مجمع البحرین۔ (۳۷) قرآنی عربی۔ (۳۸) برصغیر میں فارسی ادب (انگریزی میں) (۳۹) تحقیقی جائزے۔ (۴۰) وصالِ احمدیؒ (۴۱) رسالۂ سلوک (۴۲) جامع القواعد (حصّہ نحو) (۴۳) مکتوباتِ امامِ ربانیؒ (تین دفتر)۔ (۴۴) مکتوباتِ مظہریہؒ خانقاہ دیبہ۔ (۴۵) مکتوباتِ معصومیہؒ (تین دفتر) (۴۶) اردو میں دینی ادب (زیرِ طبع)۔ (۴۷) اقبال اور قرآن۔ (۴۸) معارفِ اقبال۔ (۴۹) سبیل الرشاد (۵۰) ندائے سحر۔ (۵۱) اردو میں قرآن و حدیث کے محاورات۔ (۵۲) سراجِ منیر۔ (۵۳) مولانا عبید اللہ سندھی کی سرگزشتِ کابل (۵۴) ترجمہ حضرات القدس۔ زیرِ طبع)

مطالب القرآن

از

ڈاکٹر غلام مصطفٰی خاں

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

سابق صدر شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی

حیدرآباد